

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

# شعاع المنير في بيان شمسية

هذا الكتاب من تأليف  
المصنف الميرزا محمد باقر  
القمي صاحب المصنفات  
العلمية المشهورة  
التي لا تعد ولا تحصى  
في مختلف العلوم  
والفنون  
والله اعلم بالصواب

الجمهورية الإسلامية  
طبع في طهران  
في المطبعات  
التي لا تعد ولا تحصى  
في مختلف العلوم  
والفنون  
والله اعلم بالصواب



# مجموعة التقاريف

۲  
 وقت ریل دلیزیر الطبع دیوان شمشیر و مختصر واقعات  
 مصنف نیکو سیر صاحب فضل و ہنر از تناسخ افکار گوہر بار و قیمہ  
 شناس مضمون حقیقت نکتہ سنج رموز معرفت عالم علوم حکمت  
 و ارت فنون طبابت شاعر شیرین مقال نغمہ سہری گلشن و جد  
 و حال ادیب و حید العصر طبیب فرید الدہر عالی جناب مولانا  
 مولوی حاجی حکیم محمد عاشق حسین صاحب آغائی ابو العلانی  
 زاد اللہ تعالیٰ مجددہ و غم فیضہ المتخلص بہ ہاتھ

الحمد للہ و المنۃ لہ نسیم سہری مین خوشبو کی وہ سرور افزا ہرین چلی آتی ہیں کہ  
 منہ سے درود نکلا پڑتا ہے۔ جام دل بادہ مسرت سے چھلک رہا ہے۔  
 رنگین خیالی کے دامن سے عرائس معانی خود آرائی کا جلوہ دکھا رہی ہیں۔  
 جتنکے رخِ زیبا پر نظر بازان حقیقت و مجاز بکملی لگاتے ہوئے ہیں۔ ہر کہیں  
 بات کی عین خوشی تھی کہ چمن فصاحت کے پہولون سے ہر گلچین کا دامن  
 بھر پورا و جسکے دلکش ترانوں سے ہمارے کان مدت کے آتش اور حبس کی  
 شیرین کلامی سے ہماری زبان زمانہ کی لذت گیر ہے اُسکے باغِ سخن  
 مین ہر نظر ہا باز کو گلگشت کے مزے اُڑاتا ہوا دیکھیں بارے وہ توجہ پوری



ہوئی اور دیوان شمشیر رنگ طبع میں وہ چمکا کہ ہر طاق پر اُسی کی زینت  
 کے جلوے نظر آ رہے ہیں۔ اگرچہ ہمارا دلی مقصد یہ تھا کہ دیوان شمشیر پر تفصیلی  
 رائے کی روشنی ڈالیں اور جو لوگ اس مذاق سے چندان فاصلہ پر ہیں انکی  
 نظر ہی ان مضامین و قیقت تک پہنچانے کی کوشش کریں مگر افسوس ہے  
 کہ هجوم افکار و کثرت اشغال سے اس کام کا بظن ناغہ ممکن سا معلوم ہوتا ہے  
 دوستانہ اخلاص کا مقتضایہ ہے کہ جوہر کلام کو اجمالی خیالات کی کسوٹی پر  
 جڑھا کر شمشیر کی آبداری زمانہ کو اجنبی طرح دکھا دیں مولوی محمد عبدالکریم خان  
 بہادر ہمارے ایک عزیز اور قدیم دوست ہیں اور یہ بات بھی نہایت ادب سے  
 عرض کی جاتی ہے کہ مولائی و مرثوی راہنمائے حقیقت و سبب طریقت  
 حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی حلقہ گوشتی نے ہمارے اور شمشیر  
 کے رشتہ اتحاد کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ انہیں ارتباط اور قریانہ تعلقات  
 کا نتیجہ ہے جو اس وقت شمشیر کے شاعرانہ خیالات و دلی جذبات پر اپنی مخلصانہ  
 رائے قائم کرنے کا بیڑا اٹھائے ہیں۔ خان بہادر کو خدا نے ایک غیر معمولی  
 ذہانت و ذکاوت عطا کی ہے۔ طبیعت نہایت سلیم اور مذاق بہت  
 اعلیٰ واقع ہوا ہے۔ مدتوں مختلف علوم و فنون کی تحصیل کرتے رہے۔ سالہا  
 پیر و مرشد کی خدمت میں انوارِ باطنی سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ انکی روحانی  
 پرواز کا اندازہ انکے کلام معرفت انضمام سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے

کہ تصوف انکی شاعری کا جزو اعظم ہے۔ خان بہادر کی خدا داد قابلیتیں جس طرح  
حیرت میں ڈالنے والی ہیں اسی طرح انکی مستعدی۔ دیانت داری۔  
جفا کشی اور قوت انتظامی بھی تعجب انگیز امور میں شریک ہے۔  
جب دائرہ ملازمت میں قدم رکھا صنیعہ پولیس کی مختلف خدمتیں اس  
پھرتی دلاوری سے انجام دین کہ خان بہادر کے معزز خطاب کے نامور فرما  
گئے اور عمدہ کوتوالی کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ کر اپنے کمال لیاقت کا نمایان  
ثبوت دیدیا۔ خدا نے خان بہادر کو اپنے آقا کی خیر خواہی اور ہر قسم  
کے کام کی صلاحیت کا نایاب جوہر عطا فرمایا ہے حال سلسلہ میں ہمارے  
بادشاہ قدر قدرت ارسطو فطرت۔ سکندر شوکت۔ دار الحکومت۔

والی دکن ظل خدائے ذوالمنن علی حضرت بندگان عالی متعالی  
حضور پر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر خلیل اللہ ملکہ۔  
وضعا عطا جلالہ کے الطاف خسروانہ سے نظامت کو رو گیری  
کے عمدہ جلیلہ پر نماز ہوئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ خان بہادر نے اپنی ملازمت  
کا بڑا حصہ پولیس کی خدمات میں صرف کیا ہے اور نظامت موصوفہ اس لحاظ  
ایک اعلیٰ عہدہ تھا مگر یہ اس اعلیٰ سے اعلیٰ اور اہم سے اہم خدمت کو جسکی اہمیت

کا پیدا ہونا اسی شہر میں تدریجی تجربہ حاصل کرنے پر منحصر ہے اس بہادر مغربی  
 و حسن انتظام سے انجام دے رہے ہیں کہ سرکار نے بھراجم شاہانہ ماہوار  
 میں اضافہ سے مزید طور پر بر فرازی کی افتخار بخشا۔ خان بہادر تصنیف و تالیف  
 میں اعلیٰ پایہ رکھتے ہیں۔ تھمشیر بے نیام اکا ایک نہایت دلچسپ و پر زور  
 کا رنامہ ہے اور اس سے انکی ادبیہ مہارت کا علانیہ پتہ لگتا ہے۔ دوسری  
 تصنیف فقہ منظوم ہے اس میں مسائل صوم و صلوة۔ ضروری احکام دین نظم  
 کئے ہیں۔ یہ رسالہ عام طور پر بچوں عورتوں اور نیز مبتدیوں کے لئے نہایت مفید  
 و کارآمد خیال کیا جاتا ہے۔ درحقیقت خان بہادر نے یہ رسالہ تصنیف  
 کر کے وہ ضروری خدمت ادا کی ہے جو ایک مصلح قوم اور روشن خیال عالم  
 کا فریضہ ہے۔ اس سے نہ صرف خان بہادر کی قادر الکلامی ثابت ہوتی  
 ہے بلکہ علوم دینیہ کی اشاعت سے دلچسپی کا ہونا یقینی وجہ تک پایا جاتا ہے  
 سمجھنے اور پر جو کچھ بیان کیا اُسکا حاصل یہ ہے کہ ہمیشہ خان بہادر کے سر  
 اہم فہمہ داریاں اور اعلیٰ خدمت کا بار کاموں کی طومار اور اشتغال کی بھرمار رہی  
 اور طرح طرح کے موانع۔ نت نئی گڑ کا وٹیں اڑے آتی رہیں جن سے سبٹ کر  
 شاعرانہ مذاق کا قائم رکھنا ایک ناگزیر و محال امر ہے۔ مگر ان کڑی منزلوں  
 میں بھی خان بہادر کی طبع روان نہ رکنا تھا نہ رُکی اور زور و شور سے بہتے  
 ہوئے دریا کی طرح موجیں ہی مارتی رہی ہم کو اس بات کا نہایت ہی ملال ہے

کہ اس پہلوان سخن کا بہت بڑا ذخیرہ جو اتفاق سے کسی دوست کے مکان میں دہرا ہوا تھا طغیانی رود موسیٰ کے نذر ہو گیا۔ مگر آفرین برہن بہت مردانہ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس قلم کے ڈھنی نے از سر نو اٹھتے بیٹھتے اپنے دیوان کی تکمیل کر لی۔ اگرچہ اور اضافہ کا خیال تھا مگر دوستوں کے اصرار نے موجودہ غزلوں کی اشاعت پر مجبور کر دیا۔ ہمارا مقصود اس خامہ فرسائی سے یہ باور کرنا ہے کہ خان بہادر میں بہت ساری خداداد قابلیتوں کے سوا شاعری اُن کا فطری جوہر ہے۔ فی الحقیقت ایسی شکل حالتوں میں شاعری کے سچے ہول کی پابندیان کار سے دارد۔ اور ایسے دشتوں کا مومن کا سر کرنا شمشیر جیسے تیز طبع جوان مردوں ہی سے ہوتا ہو ۵

سخن گفتن بکر جان سخن بہت	نہ ہر کس سزلے سخن گفتن بہت
--------------------------	----------------------------

خان بہادر کا کلام نہایت سہرا و زمرہ کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ بندش چُست۔ زبان نگسالی۔ تخیلات عمدہ ہیں۔ تشبیہات و استعارات کی طبع کاری اس نزاکت سے کی ہے کہ دل لوٹ جاتا ہے۔ دیوان کیا ہے معرفت اکہی۔ حسن و عشق۔ اخلاق۔ حکمت۔ شوخی۔ حسن ظرافت اور معنوی خوبیوں کا ایک دلفریب گلدستہ ہے۔ کہیں صوفیانہ رنگ ہے اور کہیں عاشقانہ رنگ۔ سنگلاخ زمین اس کو کہن و دقیقہ رس کے آگے پانی ہے۔ المختصر ہم نہایت زور کے ساتھ یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ خان بہادر کا کام شاعری کے اعلیٰ اصول اور

تھے اغراض پر مبنی ہے۔ کما حقہ ثابت ہو چکا ہے کہ خان بہادر مین استعداد علمی۔ موزونی طبع۔ قدرتی ملکہ۔ اصناف سخن پر قدرت۔ اصلیت و جوش غرض جتنی باتیں اک شاعر کے لئے ضروری ہیں سب کچھ موجود ہیں اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ جوش و اصلیت سخن کی جان ہے اور اسکا انحصار زیادہ تر فیوض باطنی پر ہوتا ہے اور معلوم ہے کہ خان بہادر اس نعمت سے بھی بہرہ ور ہیں۔ نیز تاثیر و تاثر جوش و اصلیت کا لازمہ ہے تو یہ بات ماننی پڑی کہ کلام شمشیر پر تاثیر ہے۔ بہر حال ہماری اس طولانی بحث پر ایک معمولی سمجھ والا بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خان بہادر شمشیر نے شاعری کا وہ حق ادا کیا جو ایک سچے مذاق و اور زندہ دل شاعر کا فریضہ ہے اب ہم تاریخ ذیل پر عثمان قلم کو روکتے ہوئے اپنا مضمون ختم کرتے ہیں۔

### قطعة تاریخ دیوان شمشیر

عشق کی ہستی نہ اترے گم رہن صبح و شام  
دل گنگنہ ہو رہا ہے کیا معطر ہے شام  
اب قرار دل کہاں کیسا طبیعت میں گیا  
جنمیں پوشیدہ ہوں اسرار معارف بالتمام  
حرف کرتے ہیں دل عشاق پر خنجر کا کام

بادہ پرکیت سے ساقی بلا سر جوش جام  
نور کے ٹرکے چلی آتی ہے خوشبود مبدم  
اگرے کی کہتے ہیں جس سے آئی نسیم  
دل میں آتا ہے کلاب ایسے ترانے چہرے  
وہ لکھی ہے ہر غزل شمشیر نے جادو بہری

نقطہ نقطہ عاشقانہ رنگ میں دوبا ہوا | ہریان پر جوش ہر مضمون حقیقت انعام

کنز مخنی سے ملی ہا قف کو تاج شیوع  
آج یہ جو ہر کھلے شمشیر ہے نازک کلام

۱۳۵۳ھ

از کلک گہر سلک فصیح اللسان بلیغ البیان مداح قاسم کوثر و  
سبیل حلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلاسل اکبر

ملازم بارگاہ بادشاہ دکن حفظہ اللہ عن البشر افضت

خان بہادر مولوی محمد عبد الباقی خان المتخلص بشمشیر ناظم کرو گیری سرکار عالی  
کا دیوان زیور طبع سے آراستہ ہو کر دیدہ افروز خلائق ہوتا ہے جسکی نسبت امید  
ہے کہ عام طور پر خاص نظر سے ملک میں دیکھا جائیگا یہ ظاہر ہے کہ ہر قوم کا علم  
ادب اسکی تہذیب و شائستگی کا پتہ دیتا ہے۔ جو لوگ اپنی زبان کی ترقی میں  
سعی کرتے ہیں اسکا اثر صرف اُنکے خوش طبعی نزاکت خیال اور وسعت معلومات  
کے اظہار تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ درحقیقت اس ذریعہ سے اپنے ملک  
قوم کے تمدن اور تہذیب کے سنوارنے میں حصہ لیتے ہیں اور دوزبان کی مینا  
شاعری پر اٹھائی گئی ہے اسی وجہ سے جو رتبہ استناد کا شعر کو حاصل ہوا وہ  
کیونکر حاصل نہوسکا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہر طبقہ کے اشخاص بالخصوص معزز و

سربرآوردہ بنائے وطن شعر و سخن کا مذاق رکھنا ضروری سمجھتے تھے چنانچہ ہمیشہ سے دکن نے اس بارے میں بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ یہاں سلاطین دکن اور ان کے امرا کی قدر دایہوں نے اک تازہ روح شاعری میں ہونگی ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ اُردو شاعری کس مہر سی کے عالم میں پڑی ہوئی ہے چنانچہ شمشیر کی توجہ اور محنت کی مین خاص طور پر داد دیتا ہوں کہ انہوں نے سرمایہ علم و ادب میں ایک دیوان کا اضافہ کیا اور باوجود فرائض منصبی میں مصروفی کے کچھ نہ کچھ وقت عمدہ اشعار کی تصنیف میں صرف کرتے ہیں۔ اس دیوان میں بیشتر کلام خاص صوفیانہ مذاق کا ہے امید ہے کہ آئندہ عاشقانہ کلام بھی شائع ہو کر بدینہ ناظرین ہوگا

ریختہ کلاکیادت و نجابت پناہی شفیق رب بندگان الہی

حضرت میر امیر علی صفا متولی آستانہ سلطان الاولیاء ہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

نظم حقائق ایک فن شریف و قدیم ہے جسکو اولیاء اللہ کی جماعت کثیر نے اختیار فرمایا ہے اور اب وہ گویا مسنون الطریقیت ہو گیا ہے مگر اس سنت سلف کی ادائیگی اب نہایت دشوار ہو گئی ہے اسلئے کہ سخن گو اور سخن سنج لوگوں کی اول تو طبعاً و فطرۃً کمی ہے پھر مختصر طبائع موزون میں مذاق علم حقائق و معارف بہت کم ہے۔ المنت للہ کہ اس سنت قدیم

کو چارے محب و مخلص نظر کردہ اولیائے کرام مقبول بارگاہ اولیائے  
 عظام صاحب جاہ و توقیر خان بہادر محمد عبدالکریم خان شمشیر نصیر اللہ  
 النصیر نے نہایت حسن و خوبی سے ادا فرمایا ہے۔ جس طرح ذاتِ مصنف  
 بمصدق مصرع ”درویش صفت باش کلاہ تشری دار“۔ باطن میں انوار  
 دینی سے اور ظاہر میں اعزاز دنیوی سے آراستہ ہے اسی طرح دیوان کا  
 باطن مضامین و معانی تصوف کے اور ظاہر ضائع و بدل نظم سے پیراستہ  
 ہے۔ خداوند عالم سے آستانہ غریب نواز زمین ہماری یہ دعا ہے کہ  
 یہ بابرکت و پر فضاحت کلام نہ صرف مشہور عالم ہو بلکہ پسندیدہ طبقہ اولیائے  
 کرام ہو اور مقبول بارگاہ ملک علام ہو۔ اور مجالس سماع میں غزلیات شمشیر  
 کی صد گونجی ہے کہیں

**نقٹہ** دلیر یاز قلم رنگین رقم سید محترم مقبول بارگاہ  
 صہ جناب میز نثار احمد صاحب جانشین تولیت آستان علیہ  
 حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

ستائش مراد سے رامز است کہ شمشیر تشہد در دست انگشت شہادت دادہ  
 و بے عقد انا مال و رانا مال اہل سعادت نہادہ۔ و نعت مر سولے رازی بابت  
 کہ از تیغ ہدایت فرق کفر و الحاد را بچو جزا دو نیم کردہ۔ و از نوشتہ بر آن



لا اله الا الله از لوح هستی بصورت حرف غلط نقش اصنام و تخیم کرده  
 هو محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم۔ اما بعد یگوید بنده  
 ششید را حمد اجمیری جانشین متولی درگاه معلی حضرت خواب  
 خواجگان چشتی سنجری رضی الله عنه۔ کہ بہان ساعت مسعود و وقت محمد  
 روئے نمود کہ از دیر باز در انتظارش چشم براہ بودیم و محو شوق دیدش از سال  
 و ماہ اعنی دیوان حضرت شمشیر رو با نطباع آورد۔ و در فصاحت و بلاغت  
 گوئے سبقت از معاصران برد۔ زہے ہر فصاحتیکہ پیش لمعات انوارش  
 فصاحت کلام سبحان کرم شب تاب نماید و ختم قر بلا غنیکہ انوار جہانش  
 ہوش سخن ول افروز انوری نے رہا بد۔ مصرع مصرعش بہر شہیدان  
 تیغ ناز خنجر برانست۔ و شعر شعرش بہر عاشقان جان باز شمشیر عریان۔  
 اللہ خیر الخیر التست کہ روح سعدی علیہ الرحمۃ تحسین گویان آمد و چہ طاعت  
 است کہ روان جامی قدس سرہ السامی آفرین خوانان۔ خداے  
 حی لایموت این شمشیر عشوہ ناز را از جوہر قبولیت تاہستی سپر خرواہ در  
 کمر ہر مہرین کناد بالنبی والہ و اصحابہ الامجاد۔ ۵

نیا ہونا ہر اک ناز زمین زناکت ہو | ادا ادا سے ادا ہو ادا انگی

از نتائج طبع منیف صاحب العلم و یقین جناب مولوی محمد

نور الدین صاحب الصدق اُستاد متوسلین آستانہ علیہ غریب نواز  
رضی اللہ عنہ مولانا مولوی محمد قمر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ معینیہ

سخمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اہل البعد۔ میں نے جناب خان بہادر محمد عبدالکریم خان  
صاحب شمشیر ناظم کروڑگیری سرکار عالی کے دیوان میں سے  
بعض بعض غزلیات کو دیکھا مآشا اللہ ہر جثیت سے اُس کو بہت اچھا پایا۔  
اسکی اُردو رشک و داوین دیگر شعرا سے ہم عصر اور بندش اشعار اہل علی چہ  
پر ہے اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ علم تصوف کے نہایت دقیق و لطیف نکات  
کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ اشعار میں ادا کیا ہے کہ اگر دیکھنے والا تبس  
کی نگاہ سے اسکا مطالعہ کرے تو یقیناً گلمائے مسائل علم طریقت سے  
اپنا دامن مقصود پر کر سکتا ہے۔ مجھ کو اپنی عدیم الفرستی اور بے بضاعتی کی وجہ  
سے وہ الفاظ نہیں ملتے جو اس دیوان کے شایان ہیں لہذا عذر تقصیر  
کو تقریظ کی جان سمجھ کر دعا پر ختم کرتا ہوں خدا تعالیٰ اس دیوان سے حقیقت  
پژوہ حضرات کو مستفید فرمائے آمین۔

**تقریظ منطومہ ریختہ کلک گہ بار فصیح اللسان**  
جادو بیان مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد

# غوث الاسلام صاحب رس در معینہ عثمانیہ واقع دگاہ معی دار انخیر اجمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دشمنہ آغوش میں کہتی ہے فغانِ شمشیر  
کیا روانی ہے کہ حسا د کٹے جاتے ہیں  
نیست این نظم مگر گوہر کانِ شمشیر  
اے نہ ہے نظم دلاویز کہ دہما صید است  
جو کما شعر دہی کانِ جوہر نکلا  
فقرہ فقرہ میں اثر پہننے صنون کا پایا  
قد جاناں ہے ہر اک مصرعہ طبع موزون  
ککاک و بھر ہوا خواہ عصائے موسیٰ  
سرد قد اصدف تیر نظر ساز مرا  
سوز اور درد سے ہر حرف ہے ایسا بر لو  
وقت تحسین ہے زبانِ مہوشا ہر لب کے  
لعلد الحمد کہ از دیدہ انصاف پسند  
مرو میدانِ سخن جوہرین و جوہر اکسین

ہے زبان تیغ کی یا تیغِ زبانِ شمشیر  
تیغ چلتی ہے کہ چلتی ہے زبانِ شمشیر  
یا فتم نقد سخن را بہر دکانِ شمشیر  
می جہت یہ کہ شمشیر ز کمانِ شمشیر  
موج زنِ حبس ہے یا طبع روانِ شمشیر  
دلِ عشاق پہ چلتا ہے لبانِ شمشیر  
تیر مژگان ہے ہر اک تیر و سانِ شمشیر  
وز پئی خصم باندیش زبانِ شمشیر  
کہ خمیدہ بخیال تو لبانِ شمشیر  
آگ اور ابر سے جیسے کہ روانِ شمشیر  
واہ کیا کہنا ترا حسنِ بیانِ شمشیر  
نغز دیدم کہ نظم بکانِ شمشیر  
ورنہ پہچان سکے کیا کوئی شانِ شمشیر

سوئے من ابروئے خمدار سبحان کیا	ایک ابروئے تو بہتزدکان شمشیر
تیغ لاغوش گرفتاری چو بہت بہت	سپر اندازہ افتی بمیان شمشیر

## تقریظ بر اشعار نعت

من نتائج افکار گہر بارشاعر جادو بیان و شمار گہر نشان محب اہل بیت  
 رسول التقلین جناب غیر متظر حسین جہان منصار و تحصیلہ مدرسہ کلا علی  
 عند لب زبان از ترانہ حمد شعی عذب البیان است کہ نعمائے کاملہ خود  
 بر بندگان خویش ایثار فرمودہ۔ و طوطی لسان از نغمہ ستایش خالق طری البیان  
 است کہ از آلائے شامہ خود مخلوقات را منعم کردہ۔ از جملہ نعمات کاملہ او  
 صفت ناطقہ است کہ آواز از خصائص انسانی توارید دادہ چہ صفت کہ واصف  
 حقائق عرفان و کاشف دقائق یقین است۔ اسرار عشق الہی از ترانہ  
 ریزش واضح و نکات محبت نامتناہی از نغمہ انگیزش لائح یا شقائق کمال  
 چون از شوق لقایش بیتاب میگرددند بذریعہ آن فریادے میکنند و ازان  
 مددوائے در خویش می نمایند۔ و دیوانگان بیدل چون از تیغ ہجرش سہل  
 میشوند بوسیلہ آن نعرہ می زنند و ازان مرہبے بر ذخم خویش مے نمند۔  
 از جملہ عاشقین کاملین و و الہین و اہلین بل افضل و اکمل آہنا سوریست کہ

زبان معجز بیا نش چرخ راه هدایت - و لسان گوهر فشانش شمع شبستان  
 معرفت است اعنی سید ولد آدم و فخر عالم عمده موجودات و خلاصه کائنات و  
 زبده مخدو قات و فضل المکنات سید المرسلین و شفیع المذنبین و رحمة للعالمین  
 احمدهمحبتهی محمد مصطفی علیه وآله الاف التحية والثناء -

ای سید خلق و شاه شان جهان	در دست مبارک تو زبان جهان
من جان خودم چرا فدایت کنم	ای جان جهان شاد تو جان جهان

اما بعد بر قلوب صافیة ارباب کمال و عقول زاکیه صاحبان فضل و احوال  
 مخفی و محجب نماند که درین زمان میمنت قرآن و اوان برکت نشان منظر مقرر  
 حقیر سراپا تقصیر اقل الحائقین میمنتظر حسین دیوانه گذشت که چکیده کمال  
 بدایع سلک عندلیب بر خطه بلاغت و گلبن فصاحت آبشار  
 چنستان خوش بیانی و نصارت بخش گلزار نکته دانی - گوهر  
 درج عقل و ذکا و قمر برج عظمت و اعتماد امیر الاکرم و الکریم الاعظم الانعم  
 عالی جناب طباطبائی فیض مآب نواب محمد عبدالکریم خان بهادر ناظم  
 کر و رگبری المتخلص بشیر است ادام الله اقباله دیوانه که هر قدش  
 مخزن دُر و عُریشیا بانیست و هر سطرش معدن جواهر و اهر شیرین زبانی  
 هر مصرعش ساغر داده معرفت و هر بیتش خنجر شراب محبت - باستماع آن

قلوب عارفان میل مدہوش و باطلع آن جانماے عاشقان بسمل ہوتے  
 الفاظ شیرینش لذتے در کام جان شتاقان ریختہ کہ از دوش ہوش و  
 حواس باختہ اند و کلمات نگینش فرحتے بدر دل مجوران آمیختہ کہ از شوقش  
 بھرت دوام ساختہ - خرم نہ حقائق آگاہی و مجہولہ دقائق نانتاہی نظیست کہ  
 نظم عقدہ یا بلعاش قربان و دفتر لیست کہ ہر صفحہ اش محیط در ہائے غلطان  
 چون زبان خامہ این ہیچیدان از توصیف و تعریف آن قاصر است لہذا  
 بر تسطیر و تحریر قطعہ تاریخ طبعش ختم کلام نمود فقط

مخزن گوہر صفا است معین جوہر ضیاء	دفتر نظم این کہ بہت چہرہ نائے معرفت
شد چو قلب فطر خواہش سال طبع آن	آئدہ ز آسمان ندائے بردہ کشائے معرفت

من نتائج افکار ماہر فنون فصاحت و اقف رموز نکات بلاغت  
 صاحب العلم والوالاجنب مولوی صدیق الزمان صاحب المخلصون فا  
 افازہ السد علی مدارج العلیا

وہ دیوان جس پر شعرائے شیرین بیان کی جان قربان - اور جو صوفیائے  
 حقیقت بین کی جان و ایمان - ہر شعر کا مضمون سبب انوکھا - اور ہر مضمون  
 جدت طرازی کا نمونہ - ہر لفظ میں باکپن اور ہر باکپن میں سادگی کی بچین -  
 ہر نقطہ نقطہ انتخاب - اور ہر نکتہ نکتہ نایاب - جو سچے کہی نہ بہوے اور جو

یاد ہو سب کچھ بھول جائے۔ جوڑ ہے جذب شوق سے لوٹے۔ اور ایسے  
 منے لوٹے کہ گویا محبت سخن سے ہم آغوش۔ اور دنیا و مافیہا سے فراموش۔  
 کلام کی سلاست و روانی سلسبیل سے زیادہ روان اور ایک ایک شعر ہر صغیر  
 و کبیر کا حرز جان سبیل محتج کا پیش بہا نمونہ۔ قادی الکلامی کا بے رنگ آئینہ جشو  
 و زوائد سے معرا۔ زلات و زخافات سے مبتلا۔ محاورات اُردو کا ایسا مخزن  
 کہ جس کے آگے اہل زبان قضا بدین سخن فہم یوں کے لئے کلید سخن۔  
 اور حاسدون کے واسطے لطمہ محن۔ غرض کہ اس البیلی اداؤں اور نئی آن بان  
 کے ساتھ ملک و دل سے نکل کر یہ حقیقت طے کرتا اور داد سخن دیتا ہوا عالم شہو  
 میں جلوہ گر ہوا۔ اور شتافان جمال کلام کے حق میں نور بصارت۔ اور قدرو اتنا  
 کمال کے لئے مایہ بصیرت ہوا۔ اس نے کاغذ کی سفید پیشانی پر اپنے  
 سیدائی حروف سے نقش طرازی کیا کی کہ بجان دنیا میں جان ڈال دی۔ اور  
 دنیا کو ایک ایسا نسخہ کیما دیا کہ مردہ دلوں نے حیاتِ جاودانی پائی اور سار  
 نظار گیان جمال مہبوت و گئے تو بہلا اس ہیچ میرز کی کیا بساط۔ لاچار زبان  
 خاموش سے داد دینے پر اکتفا کی اور حضرت داغ مرحوم کا یہ شعر پڑھا ۵

ہر نکلیا شمع دل میں چھب گیا  
 اس سے بڑھ کر کوئی کیا مارے گا تیر

## تقریر اشعار و حید معرفت شمار

از قنارج طبع رسا گنج رنج روان معانی و صراف عیان بقود و مخزن انی خبر  
عالی قدر سید عبدالمعبود حسنا معینی اجمیری عضا اللہ فضلہ و کمالہ

شمشیر فصاحت کا چمکتا ہوا جوہر یہ ہے کہ ہستی اوہام کو فنا کے گھاٹ  
ہمارے میدان یقین میں آئے اور خدائے واحد و قہار کے نام پر طرے المثلک  
الیق م کا ڈونگا بجائے فصاحت اسی زبان کا حصہ ہے جو توحید کا اقرار کرے  
اور بلاغت اسی بیان کا حق ہے جس سے حقیقت کا اظہار ہو۔ میرے دوست  
کی دلیل! اس ہمال کی تفصیل اگر مطلوب ہو تو کتاب منزل من اللہ موجود  
ہے سورہ شعراء کی تلاوت کیجئے جہاں شعراے جاہلیت کو تبعیہم  
الغاکون فرمایا ہے۔ اور فصحاء اسلام کو ذکر و اللہ کثیراً کا خلعت پہنا  
پنایا ہے اس برہان قاطع سے ثابت ہے کہ نہ صرف وہ زبان لائقِ رحم ہے  
جو فصاحت کی جاشنی سے بد ذوق ہو۔ بلکہ وہ فصاحت بھی قابلِ نعرین ہے  
جس کے گلے میں فی کلّ وادیٰ یہمّون کا طوق ہو۔ مزید برآں جب  
ارشاد کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِيًا سے ثابت ہو چکا کہ مقصود آفرینش معرفت  
ذات ہے تو نعمت عَلَّمَ الْبَيَانَ نصیب ہوتے ہی انسان کا فرض ہے



کہ اُس کثر معنی کی بقدر معرفت تعریف کرے میں بقدر معرفت کی قید اس لئے لگائی کہ  
تعریف بلا معرفت ہونیں سکتی اور معرفت کی حد تک ماکر فُعالِکے حق معرفت کے  
غیر ممکن ہے اگرچہ ہر عاقل و بالغ جمالی طور پر یہ جانتا ہو گا کہ خدا ایک ذات کا نام  
ہے جو ستجمع جمیع صفات کمال ہے۔ لیکن صفات کمال کا تفصیلی علم قباب  
نبوت سے علی قدر مراتب سلسلہ عارفین ہی کو نصیب ہوا ہے۔ حقیقت یہ  
ہے کہ جس نے خرقہ مہستی کو سالکانِ طریقت کے ہاتھ پر کر دیا وہی منزل حقیقت  
کے نظارہ سے سرور ہوا۔ اور جس نے میخانہ حقائق میں نقد جان ساقی کے  
حوالہ کیا وہی بادۂ سفاہت و سر بھٹکنا بآکھوڑا سے مخمور ہوا اور آہنگ  
راز و نیاز بند کی تو درد فراق۔ شرح اشتیاق بخوانہ کی توصیف۔ ساقی  
کی تعریف۔ غرض جو کچھ قلب سلیم میں آیا کہ سُنا یا۔ مولانا کی شہنوشی۔  
حافظ کا دیوان۔ خسرو کی غزلین۔ سرمد کی رباعیاں یہ سب کیا ہیں  
اُسی آہنگ معرفت کی صدائے بازگشت ہے جو آج صد ہا سال گزر جانے  
کے بعد بھی دلی والوں کو بیہوش بنانے کے لئے ہزاروں برس کی پُرانی  
شرا بہ زیادہ کار آمد ہے ہندوستان نے جب ساتویں صدی  
میں اپنے ہادی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا خیر مقدم کیا تو یہاں ہی  
اجمیر کی تجلیوں نے اقلیم کو جگمگا دیا جسے سر نیز جگایا افسر تفرید پایا

میرے آقا کا روضہ معینی طور کا نقشہ	ہوا بد ہوش موسیٰ و ابود ہارین آیا
------------------------------------	-----------------------------------

جون جون عربی و فارسی کا رکھ رکھاؤ بڑھتا گیا جو ہر مغزیت کا بھاؤ چڑھتا گیا۔  
 آغوش ہند نے اس مشرقی زبان کی آدابگت بڑے پیار و محبت  
 سے کی۔ یہاں تک کہ خدا نے اس لہجہ اللہ محبت کے صلہ میں ہندوستان  
 کی گوہر کوہی ایک حقیقی جاگتی زبان سے بہرہ دیا۔ اُردو کے معلیٰ پیدا  
 ہوئی اور اُس نے اُول درباروں میں تربیت پائی۔ پھر بازاریوں میں  
 آئی پھر ٹکسالوں میں گئی۔ اسکی نشوونما میں بڑے بڑے خزانے  
 خالی ہو گئے۔ جب اُسکی تسمیہ خوانی ہوئی تو ہزاروں مُعلم اُسکی تعلیم پر مامور ہوئے  
 اور جب اسنے میٹھی میٹھی باتیں شروع کیں تو اُس استادوں کے  
 گھر دولت سے بہرہ گئے۔ توڑے ہی دنوں میں اسکی مزیدار گفتگو قدیم فارسی  
 کا مقابلہ کرنے لگی۔ اور یاروں نے آواز سے بھی کدے۔

وہ جو کہے کہ ریختہ کیونکہ ہر شک فارسی  
 گفتہ غالب ایک بار پڑھے اُسے سنا کیون

غرض بڑے کروڑوں سن بلوغ کے قریب پہنچی۔ اب وہ زمانہ نزدیک تھا  
 کہ تمام علوم و فنون میں سبذجامیت حاصل کرے کہ ناگاہ ایک دم انحطاط شروع  
 ہو گیا۔ اُس استاد تربیت چوڑی بیٹھے۔ تعلیم ادھوری رہ گئی۔ حقائق و معارف  
 کے پہول ابھی تک اس میں بہت کم کملے تھے اور اس روش کی گھکاری محض  
 اہل دل کی توجہ پر موقوف تھی۔ یوں تو رب العالمین کی تسبیح و تحمید خانقاہ

اور مدرسین رات دن ہوا کرتی ہے۔ مگر اُردو کی تکمیل سے اُس کو کیا علاقہ۔  
 یہاں تو ایک موتی پر آبِ تحمید۔ اور تابِ توحید چڑھنا ہے۔ یہ کام سادہ فقیر  
 کرنین سکتے۔ نرے ملاکون سے ہونین سکتا۔ بلکہ اسکے لئے علم اور  
 فقر کی جامعیت کے ساتھ زباندانی کا جو ہر ہی شرط ہے چونکہ ایسے  
 جامع کم تھے اور مزید برآں اُردو کی تکمیل خوشی کا سودا رہ گیا تھا۔ لہذا اس زبان  
 میں نظمِ حقائق کا قحط سا بڑ گیا۔ گنتی کی غزلین جو اب تک موزون ہوئی تھیں  
 اُنکا دور سماع کی مجلسوں میں ہزاروں بار ہو چکا تھا۔ اب دل و دماغ نئے الفاظ  
 اور نئے مضامین کے لئے بیقرار تھے۔ ایسے وقت میں ایک مونس عرفا  
 نے سازِ معرفت کو چھڑا اور نعماتِ حقائق کی آوازِ بلندی اُردو کو منوں کیا  
 اور بزمِ سماع کی رونق بڑھائی۔ وہ کون مونسِ عرفا ہمارا محبوبِ نظر شان  
 ابو العالیؒ مصدر احسان آغالیؒ صاحبِ الجود و الکرم مالکِ السیف  
 والقلم۔ خان بہادر محمد عبد الکرم خان شمشیر مسلہ اللہ القلیہ

بدست بازوئے عبد الکرم خان شمشیر  
 ز جو قطع تعلق کند چنان شمشیر  
 زدست برد منزه نمود آن شمشیر  
 چنان کہ ز نیت اغوش غایان شمشیر

قلمِ قصید و جنبِ چہلوان شمشیر  
 مرا فیت ز شمشیر قاطع اجسام  
 ملک شاہ خراج کرو گیری را  
 جو شمع رونق بزمِ حقیقت است لش

قلم اُٹھایا اور شمشیر فصاحت کی بارہ کو ازایا ایک ایسا دیوان معانی مرتب  
 کیا جس کی ہر غزل توحید کی مثنوی اور ہر شعر تحمید کا قصیدہ ہے سبحان  
 اللہ کہین کا ذکر دیکھو دینی ذکر کھڑکی تذکیر ہے کہین یُجَبُّهُ وَفُجِّقُ ذَلَّہُ  
 کی تفسیر ہے۔ کہین وحدانیت پر دلیل ہے۔ کہین نفی و اثبات کی  
 تفصیل ہے ایک مقام پر درد و فراق کی داستان ہے دوسری جگہ  
 یسرا حن آفرین کا بیان ہے۔ کہی سانی کی بلائیں لیجاتی ہیں کہی میخانہ  
 کو دعائیں دیجاتی ہیں۔ کہی جلو سے پہنچ رہے۔ کہی اپنی بود سے گریز ہے۔  
 غرض ہر مصرع ایک غنیہ ناشکفہ ہے جسے بہارستان معرفت میں نشو و نما  
 پائی اور ہر شعر گلزار حقائق کا ایک گلدستہ ہے جسے مشام روح کو  
 بوے صدق و یقین سے معطر بنایا یہ تو بطون کا حال ہے۔ ظاہر دیکھئے  
 تو مضمون کی نزاکت۔ معنی کی بلندی۔ الفاظ کی بندش۔  
 عبارت کی روانی۔ زبان کی شستگی۔ روزمرہ کی صفائی۔  
 اشعار کی موزونیت۔ مصرعون کا ربط اور اُس کے ساتھ بولتے  
 ہوئے قافیے۔ اور چسپان ردیفین یہ سب ایسا مجمع فضل و کمال ہے  
 جسکی مدح و ستائش مجھ ایسے بے بضاعت کے محال ہے اس پر ہی مینے ہمت  
 کو بند کیا تھا کہ اس خرم خوبی میں سے ایک مٹھی کی جانب اشارہ کرنے  
 کی کوشش کروں لیکن ابھی ایک حرف لکھنے پنا یا تھا کہ صائب کا خیالی

مجسمہ میرے سامنے آیا اور اُس نے متبہمانہ لہجہ میں یہ شعر سنایا :-

صائب و وحیرتی شکستہ قدر شعر را | تحسین ناشناس و کثرت سخن شناس

اس کے بعد اندیشہ ہے کہ ناشناس کی تحسین شعر کے لئے قدر شکن نہو۔  
لہذا سلسلہ خیالات کو اُس اصل الاصول کے اعادہ پر ختم کر تا ہوں جو اس مبارک  
دیوان کے ہر شعر کا خلاصہ اور ہر غزل کا لب لباب ہے۔

یعنی اللہ بس باقی ہو س      سگستانہ غریب نواز فقیر عبدالمعین

## ایضاً علی کلام النعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ      اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ رِزْقًا وَرِزْقًا  
کریم مطلق کی سنائش کے بعد اُس کریم برحق کی نیایش لازم ہے جس کی رست  
بحکم تَوْحِیْدٍ اَبَدِیٍّ وَرَسُوْلٍ اَبَدِیٍّ وَنَسِیْلٍ خَالِدٍ اور جس کی اطاعت بفرمان  
اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ اصل الاصول حنائے صوفیوں کا مسلہ ہے کہ جو شخص  
فنائیت ذات کے مرتبہ میں پہنچا صفات میں نمودار ہو ایسی حقیقت  
محمدیہ نے اُس پر تجلی کی جس کے معنی یہ ہیں کہ عالم صفات میں جلوہ گر ہو نامرتبہ ذات  
کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ بیشتر وادی کلام الہ میں گم ہوے اور بعض دائرہ  
اَلَا اللّٰہ تک پہنچے مگر وہ بہت کم ہیں جنہوں نے ان دونوں مقامات کو طے  
کر کے حقیقت مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰہ تک رسائی کی۔ اس سے ظاہر ہے

کہ حقیقت محمدیہ کا ادراک کامل محال ہے اور ثنائے کامل بلا ادراک غیر ممکن۔ مگر جب ورود کا حضور نبوی تک پہنچنا حدیث صحیح سے ثابت ہے تو ہم یہ عیب کیوں نہ کہیں کہ بندہ عشق کے ثنائیہ اشعار جو سلطان کوئین کے شوق و محبت میں نظم ہوئے ہوں بیگاہ رسالت میں پیش ہوا کرتے ہیں ہاں اگر درد کو فرشتے لیجاتے ہوں تو قصائد کو صبا پیش کرتی ہوگی میں نے صبا کو یہ فضیلت اس لئے دی کہ ہمارے نبی کریم کے تحت جسگر سید سجاد امام زین العابدین علیہ السلام نے پیام و سلام نعت کیلئے اسی ایک خجستہ کا انتخاب فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ کی نعتیہ نظم سے ظاہر ہے

بَلَّغْ سَلَامِي رَوْضَةً فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَرَّمُ  
مَنْ ذَاكَ تَوَفَّرَ لِيَدِي مَنْ تَعَفَّرَ لِيَوْمِ

اِنْ نَلَيْتَ بَارِيْلِمَ الصَّبَا يَوْمًا اِلَى الْفَضْلِ الْحَرَمِ  
مَنْ وَجَّهَهُ تَمَسَّكُ مِنْ خَلْدٍ بَدَلُ الْبَحْرِ

اسکے بعد میرا یہ دعویٰ ہے کہ بارگاہ رسالت سے ہر نعت منظومہ کو بقدر خوبی خلعت قبولیت عطا ہوتا ہے جسکے نظائر میرے پاس موجود ہیں۔ کیا اس نظیر کے بعد میرے دعویٰ کی حقیقت کا فیصلہ نہوگا کہ ایک مداح رسولؐ نے نظم نعت پڑھ کر سنائی اور اُسکے صلہ میں خاص ممدوح کے خدا منسل ہاتھوں سے وہ گران قدر چادر پالی جو متاع کوئین کے معاوضہ میں بھی ارزا ہے۔ ہاں کوئی یہ نہ کہے کہ یہ عالم حیات کی باتیں ہیں ہمارے زندہ جاوید بادشاہ کو ہمیشہ وہی اقتدار ہے جو اسوقت تما نکتہ سنج اب بھی نعت سناتے

ہین اور انعام پاتے ہین۔ اگر مین اسکے بعد کسی عربی شاعر کی مثال پیش کرونگا تو یہ کہا جائیگا کہ مقبولیت لسانِ عربی کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر جب اہل فارس کا نام لوں گا تو رنجیدہ گو کامطالبہ ہوگا۔ ایسی حالت میں اُردو ہی کی نظیر کیوں نہ پیش کروں کہ حجت تمام ہو جائے۔ کل کی بات ہے کہ شمشیری نے اپنے ششویہ نعتیہ قصیدے میں شنگا گوئی کے بعد عرض مطلب کیا ہے

تہا ہے درختوں پر تھے درخت کھجور	اقتضیٰ حقیقت بڑے طائر روح مصید کا
---------------------------------	-----------------------------------

مدینہ میں جس آؤ بھگت سے اس تمنا کو شرفِ قبولیت ملا اسکو بڑے بڑے روشن خیال جنک لپجائی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہے ہین سر آمد فصحا امیر مینائی مرحوم کا شعر ہے ۵

کاش خاک در محبوب میسر ہوتی	میری تربت ہی شمشیری کے برابر ہوتی
----------------------------	-----------------------------------

عرض یہ کہ صلہ بقدر خلوص و محبت ضرور ملتا ہے خلوص تو مداحانِ رسول کا خرد و افئیک ہے مگر محنت کی حقیقت یہ ہے کہ جسطرح مشکل ترین اصنافِ سخن نظم اشعار ہے اسی طرح اصنافِ شعر میں ترتیبِ غزل دشوار ہے۔ طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان نے جب مرغیوں کو صلیب پست کر دئے تو انہوں نے دربار میں یہ باور کر لیا کہ خسرو ششوی نہیں لکھ سکتے۔ امیر امیر نے ایک جواب ششوی لکھی حسین فرماتے ہین ۵

مدغمی کا و مذاق شعر نہ داشت	مثنوی را بہ از غزل پنداشت
-----------------------------	---------------------------

آئندہ بیت الغزل تو آنگفت | مثنوی راجہ در تو اندسفت

اس سے ترتیب غزل کی اہمیت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اور غزل بھی نہایت حسین و صاف

با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار | دیا باخدا دیوانہ و با مصطفیٰ ہمشیار باش

دائرہ صدق و ادب کے اندر دیگر اشعار میں جدت و نزاکت پیدا کرنے کی فکر ہو بڑی محنت کا

کام ہے۔ جبکہ آج محب و مداح رسول گنجینہ صدق و قبول حصنا و الفضل و التذکر

خان بہادر محمد عبدالکریم خان شمشیر آعلیٰ اللہ دیکھانے نے نیل کو پہنچا یا وہ دیوان

نعت ترتیب دیا جس کا ہر قطعہ بہت کثرت سے منظر رسایل و دیگر غزل میں برائی نقل کیا

الفتح کی دلیل ہے ہر زمین میں نعت کا بے لگایا اور ہر طرح میں بھی لکھنا کھینچنا مآثر اللہ

مطلع و الفجر کی تفسیر ہے تو شعر و دلیل کی تعبیر اسکے ساتھ دل کی ارادت۔ زبان کی

فصاحت خیال کی شوخی۔ ذہن کی رسائی مضمون کی جدت۔ الفاظ کی

شوکت۔ مطلع کا حسن۔ مقطع کی نیز نگیناں کس کس خوبی کا ذکر وں بسا دیوان وضع ہے

وزن و تاقہ مش ہر گجا کہ سے نگر م | اگر تہمہ دامن دل میکش کہ جا بہجاست

حوصلہ کی یہ بندی کہ مہر دیوان محمود قرآن ہے قبولیت کا عالم کہ اوہ دیوان مرتب ہوا

اُور اپنے مالک مجازی کے ساتھ نائب النبی فی الہند کے دربار میں بلا گئے اور خدا جانے

کیا سے کیا بنائے گئے۔ اس نعمت قبولیت کی دل سے مبارکباد دینے کے بعد فقیر کی دعا

کہ خداوند ابراہیم و عیسیٰ مین ہمیشہ بلاغت کے جوہر کھلتے رہیں اور شمشیر و

تیرے حبیب کا سایہ رہے۔ آمین۔ - نقیب معینی عفی عنہ



# الشعراء قلائد الميادان

احمد ندر که دیوان بحر عرفان عمدة الفصحى از بدة البلاغ عند حسن بیان  
ابوالعلای پروان شمع جمال غزل فی عالم الجنایات بهادرمحمد عبدالکریم خان  
شمشیر دام اقباله نظم کرد و گیری ممالک محروسه سرکاری خلد الله مملکته

الموسوم باسم تاریخی

## ستار المعرف

۱۳۳۲ هـ

## دیوان شمشیر

حسبنا یش هذا الحکم فی الیقین واقف اسرار دین حاجی اسحق بن شرف الدین عابد  
مولوی حکیم محمد عاشق حسین حسنا آتف ابوالعلای غازی علی الله ملازم  
ساکن بیگم بازار حیدر آباد

مطبع ابوالعلای آگره مین چایا گسر

حافظ بنض الدین برنشر





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
روایت اللف

فی التحمید والتوجید

(۴)

(۱)

نقارہ ہو چکا مری چشم خیال کا  
کچھ رنگ اور لایکا خاکہ مثال کا  
یہ آئینہ ہے ذاتِ عیدِ مثال کا  
دونوں میں خوب نگ جاہی کمال کا  
اس راستہ میں غل ہے عجیب و قال کا  
جلوہ ہے ہر طرف صنم خوشفصال کا  
ہر ماہ آسمان پہ نکلتا ہلال کا

مانع ہے جسکی دید کو پرہ جلال کا  
چیل گیا ہے روح نے گلگشت کا خیال کا  
آدم میں ہے تجلی اشما کا سب ظہور  
حیرت نما ہے گل سپید و سیاہ کی  
کھلتا نہیں ہے آمد و رفتِ نفس کا بید  
ارض و سما میں ہیل گئی رُخ کی روشنی  
ترشا ہوا یہ ناخنِ پاکس حین کا ہے

روشن رہیگا قبر میں شمشیرِ شمع

(۱۰)	ہے دل میں داغ عشقِ محجّر کی آل کا	(۲)
	<p>میں قسط ہر تہا دریا نما ہو گیا خیال آنا سب ہوا ہو گیا تو دل مست قالو بلے ہو گیا جو فرمان کن تھا ادا ہو گیا جب آئینہ دل صفا ہو گیا مگر روپ ہر جانیا ہو گیا مراخانہ دل صفا ہو گیا گنا ہونکا دفتہ ہوا ہو گیا وہ خارج میں خود خود ہوا ہو گیا</p>	<p>تقصین جو دل سے جدا ہو گیا جو سالک فناء الفناء ہو گیا ازل میں سنی جب صدائے الست فلک بن گیا خیمہ بے ستون نظر انگہی اپنی صورت مجھے جو تما علم میں اُس نے پایا ہو کیا کارِ جاوید بے سانس نے وہ آہن ہرین بینے ہو کر خجل رہے علم کے علم میں سب کے سب</p>
(۷)	سنی سینے شمشیرِ تری غزل مجھے کیفیت میں مزا ہو گیا	(۳)
	<p>دلو لہ دل کا فزون ہو ہی گیا جب کہا کن فیکون ہو ہی گیا روز و دو چار کا خون ہو ہی گیا چشم ساقی کا فزون ہو ہی گیا بے دوا دردِ درون ہو ہی گیا</p>	<p>عشق میں جوشِ جنون ہو ہی گیا ثباتِ ہوش سے تاعش عجب کر بلا انگلی گلی کا ہے نام ہو گئے خلق میں سب بدلانے اک نظر کی نہ میجانے ادھر</p>

حشر میں ہوگی کہیں دید تری      یاں تو امید کا خون ہو ہی گیا

(۴)      دیکھ کر کعبہ ابرو شمشیر  
سہر عشاق نگون ہو ہی گیا      (۸)

جو الفت گیسو سے معنہ میں رہ گیا  
نادان ہمیشہ طلبِ زر میں رہ گیا  
خُم دہو کے میں لی جاؤنگا وہ ست سانی  
دیکھو نگا احد کو جو نظر آئیں گے لاجل  
میخانہ سے سچ کی طریت جاؤنگا لیکن  
رضوانِ جہنمِ خلد میں رہ جاؤنگا میں ہی  
بازارِ محبت میں قدم مینے رکھا ہے  
ہر بیچ میں آجائے گا چکر میں رہ گیا  
بلجائے گا آخر جو موت در میں رہ گیا  
مے کا کوئی قطرہ بھی نہ ساغر میں رہ گیا  
ظاہر کا نظارہ مجھے منظر میں رہ گیا  
مجھ سے مست کا دل پادہِ احمر میں رہ گیا  
لیکن مراد دل کو چہ دلبر میں رہ گیا  
چرخِ چامری رسوائی کا گھر گھر میں رہ گیا

(۵)      شمشیرِ وفادار فدا شد عثمان  
یہ نام ہی سرکار کے دفتر میں رہ گیا      (۸)

آدم کو پہلے خاک کا پٹلا بنا دیا  
ہر دم ہے ذکرِ دوستِ پیدِ اخیال  
روزِ اس کے میں ہوا سرفرازِ عشق  
قد کو دکھا دیا کہ مٹا یا غرور کو  
کیا نامہِ عمل کے ڈبوئے کیواسطے  
پھر اُس کو نورِ ذات کا جلوہ بنا دیا  
صیقل نے آئینہ کو تختِ مابنا دیا  
بندہ مجھے کیا تجھے مولا بنا دیا  
تمنے چمن میں سر کو سیدِ مابنا دیا  
آنکھوں نے ہر شرک کو دورِ مابنا دیا

مسجد نبیؐ تو شور اذان کا ہوا بلند  
ہر دم اسی خیال میں صحرانورد ہے  
نا قوس ہو نکلنے کو کلیسا بنا دیا  
مجنون نے دل کو محفل لیلۂ بنا دیا

(۶) شمشیر رات دن ہے یہ کیسا خیال غام  
(۱۳) منظور حق کو جیسا تھا ویسا بنا دیا

راز حق کا بیان نہیں ہوتا  
راز سب پر عیان نہیں ہوتا  
ساکانِ طہریق ایقان کو  
کس پنہا ہر کرون میں لکی بات  
ہم کلام کلیم کو ہر گز  
منظر سیکڑے میں نہیں سب بند  
تیرے کوچہ کے پہننے والوں کو  
خضر مشکل سمجھے کے عشق کی راہ  
کام زاہد کا ہے ریا آمیز  
گنج رنگین پہ مبتلا ہے دل  
دیرو کعبہ میں مست ہیں عشاق  
ہم دکن کے تہن پہ مئے تہن

بر ملا بے نشان نہیں ہوتا  
اہل دل پر نشان نہیں ہوتا  
کچھ بھی وہم و گمان نہیں ہوتا  
ہر کوئی راز دان نہیں ہوتا  
لب و کام و دلتان نہیں ہوتا  
لطف پر معائن نہیں ہوتا  
اشتیاقِ جان نہیں ہوتا  
بے سرکار روان نہیں ہوتا  
جز صلوٰۃ و اذان نہیں ہوتا  
ماہل گلستان نہیں ہوتا  
ذکر تیرا کہاں نہیں ہوتا  
قصہ ہندوستان نہیں ہوتا

جب تعین میں ہنس گئے شمشیر

(۹)	لا تعین عیان نہیں ہوتا	(۷)
<p>مست صوفی کو حال میں دیکھا دل کو نقصان ہال میں دیکھا رحمت ذوالجلال میں دیکھا ختم اتنا ہلال میں دیکھا یہی سر آن کی فال میں دیکھا طاہر دل کو حال میں دیکھا جب گندہ بال بال میں دیکھا آپ کو فیل و قال میں دیکھا</p>	<p>دل کو تیرے خیال میں دیکھا نہ رہا عشق میں شکیب و قرار روز محشر سیاہ کاروان کو مغربی تیغ ہن ترے ابرو دیکھ لینگے ہم اونکا مصحفِ رخ زلف بچان میں رگیا تا عمر خوب ہم روئے کھکے یا غفار کیا میرے حال سے خبر و غطا</p>	
(۹)	<p>کبھی روئے کبھی ہنسنے شمشیر لطفِ حجب و وصال میں دیکھا</p>	(۸)
<p>پر زے پر زے ہو گیا ہے جامہ احرام کیا ہم کہ ہر کے رہنے والے ہیں ہمارا نام کیا ہو گیا جو حد سے باہر کفر کیا اسلام کیا کچھ پاتلا نہیں میں ہو گیا بدنام کیا ہے ترے نزدیک کس خالص کیا اور کم کیا جگہنا ہے عاشقوں کا اسکے زیر نام کیا</p>	<p>راہ میں کعبہ کی یاد آیا بت خود کام کیا دو عدم میں جلوہ گاہ ہستی ہو ہو م ہے میں وہ مطلق ہوں نہیں ہے قید مذہب کیا تیری چاہنے میری ہستی مٹا دی اس قدر کیا ہے برابر ہر طرف تہر کرم کی روشنی یا خدا بے پردہ وہ باہر نکلتے نگین کیا</p>	

ہوگا اُجرت کے سوا مزدور کو انعام کیا  
خضر تو اس رستہ میں چلے گئے پوچھا کیا

خدا میں حوروں کو پکار خوش ہوا بکدول  
راہ بیاض عشق کی منزل کا کوئی اور ہے

گر گئی کام اپنا اسے آغا ترمی تر چھی ٹسر  
ہو گیا شمشیر بیدل بند بے دم کیا

(۱۲)

در نعت و مناقب می سراید

(۹)

وجہ وجودِ دو جہان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
رحمت حق ہو ہر زمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
خلق پہ ہو گیا عیان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
کیجئے ورد ہر زمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
حسن نبی خدا کی شان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
آپ میں سب پہرمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
شغل ہے جگہ ہر زمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
حل مہرِ مشکینِ ثن ثن صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
صدقہ کروں میں نبی جان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
پہر ہر زمان کمان کمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ

نورِ زمین و آسمان صَلَّی عَلَیْہِ سَلاٰتٌ  
بہجتا ہے خدا درود آہلِ ذاتِ پاکؐ  
شوقِ قمر کا معجزہ خوب دکھایا آپؐ  
دورِ ممال و درِ پنج بوجل ہوں تمامِ کلین  
پڑتے ہیں سب حسین درودِ پاکِ خدائی کی نذر  
بکیں وختِ دل میں ہم کیجئے لطفِ او کو  
گرچہ گناہ گار ہوں حشر کا دوزخ میں ہے اب  
زادِ سفرِ نین ہے کچھ روزِ جزا کی فکر ہے  
دیکھو نوجواںِ پالاکِ خوابِ بین ایک کتبہ  
ہو میرے درد کی دردِ لطفِ اکرم سے نیکی

عشق نبی سین زار ہون خستہ و مقیر ہوں | اشک میں چشم سے روان صل علی نبینا

(۱۰) حشر میں آرزو ہے شمشیر کی یا رسول پاک  
(۸) زیر لو ہوا ہوشا دامن صل علی نبینا

محبوب خلیفہ ملی فی ہر کار دو عالم صل علی  
مستاق لقا ہوں صبح و ساد کسا دو جمال فیروزا  
ناچیز ہوں خستہ و زار ہوں میں آفتابہ پوینہ نگار ہوں  
سر ہر چو گناہوں کی گھڑنی ہشتک ہنایت کی  
بلو او دکن کے اپنے قرین تم ہوں بجا و جگہ کسین  
دیدار کے پیاسے تشنہ دہان تو امین ہوں بزم ہر بیان  
قرآن میں نیا خوان ہے یزدان ہم صوف کین کا مہربان  
سرتاج جہان نہ ہوں کبھی سرکار دو عالم صل علی  
ہے دلی تمنامیری ہی سرکار دو عالم صل علی  
اک نیم گم ہو حضرت کی سرکار دو عالم صل علی  
امت ہوں خبر لیا میری سرکار دو عالم صل علی  
اے ماہ عرب علی نبی سرکار دو عالم صل علی  
لو اُنکی خبر جلدی جلدی سرکار دو عالم صل علی  
اور کیا ہو ہماری میتی سرکار دو عالم صل علی

(۱۱) شمشیر پہ ہوا کبار کرم سے شافع محشر شاہ امم  
(۱۴) بڑھ جائے خوشی ہو دور غمی سرکار دو عالم صل علی

دل کو خیال و صفِ حبیب خدا ہوا  
جب ذکر معطفے کا زبان سے ادا ہوا  
میں جا رہا ہوں کعبہ کو بخود بنا ہوا  
ہوں مست اپنے حال میں عالم سے خیر  
ہیسات اُسکے دل کی لگی کو چچا کون  
ہر شعر میں ہے مطلب قرآن چہا ہوا  
محفل میں شور صل علی واجب ہوا  
سب درود غم نصیب کا میسے ہوا ہوا  
ہے دل میں عشق سانی کو ٹھہر چاہوا  
دن رات جگاد میں ان لدا ہر ہے لگا ہوا



وان سے جلوں مدینہ جو فضل خدا ہوا  
جلوہ احد کا پاتا ہوں بہین چسپا ہوا  
گر مہربان ہوا تو شہ انبیا ہوا  
قرآن میں وصف اُنکے ہے ہر جگہ لکھا ہوا  
ہے ہر عاصیان در جنت کھلا ہوا  
افسوس یوں ہی گر گیا میں دیکھتا ہوا  
مرشد کا فیض جسکے لئے رہنما ہوا  
آئینہ بن گیا جو میرا دل صفا ہوا  
دل جلوہ گاہ عشق رسول خدا ہوا  
جانے لگے مدینہ کو جب حج ادا ہوا  
اور میں حضور دل سے غلام آپکا ہوا

کعبہ جو پہنچوں یاد مدینہ نہ دے قرار  
محبوبیت کا میم ہے حجر کے نام میں  
ساتھی نہیں ہے رنج کی حالت میں کوئی دوست  
فہم رسا سے نعت نبی لکھ سکے نہ ہم  
محشر میں کہہ ہی ہے شفاعت رسول کی  
ہر سال جانے والے مدینہ کو جا چکے  
محفل میں مصطفیٰ کے وہ دخل ہرگز  
آنے لگا نظر رنج محبوب و مبدم  
سینہ میں گلستان مدینہ کی ہے بہار  
گہر سے خدا کے ہے کشش عشق شاہین  
پردانہ جو شمع ہے بلس فداے گل

(۹)

فانی ہے یہ جہان نہ ہے یان کوئی بشر  
شمشیر ادھر کا دیہان ہے پھر کیوں لگا ہوا

(۱۲)

در مناقب حضرت خواجہ بہر بزرگ حبیب اللہ مکیوید

لکھا ہے صفحہ دل پر کلام خواجہ کا  
فقیر کو ہے بروئے سلام خواجہ کا

زبان کو ورد ہے ہر بار نام خواجہ کا  
امیر کو ہے ہوس کا میاب ہونے کی

کیا ہے آپے سب طائرانِ لکھنؤ ہوئی ہے بخیر ہی اپنے حال میں ہست جہک کے سر کو جبین اپنی در پہ رگڑیں گے حیاتِ نل مجھے ہوتی ہے دم بہ دم سرور بخش ہے آج بیکر کی ہو انگو مدام شربت دیدار کی حلاوت ہے	بچھا ہوا ہے زمانہ میں دامنِ خواجہ کا سن ہے پیر کے مونہ سے پیامِ خواجہ کا ادا کرینگے یوں ہی ہم سلامِ خواجہ کا جو اٹھتے بیٹھتے لیتا ہوں نامِ خواجہ کا بہارِ خلد ہے گویا مستِ خواجہ کا نہ بے نصیب رہا نشہ کا مِ خواجہ کا
---	--

یہ فیضِ حضرت آغا ولی ہے اے شمشیر  
 پیکار تے ہن مجھے سب عن سلامِ خواجہ کا

(۱۹)

قال في الشوق والتخل

(۱۲)

مہِ کاملِ سحاب سے نکلا کامِ اتنا شراب سے نکلا مونہ نہ اُن کا نقاب سے نکلا میں بلا کے عذاب سے نکلا دہنِ لا جواب سے نکلا کامِ اتنا خضاب سے نکلا بڑے تیر شہاب سے نکلا	روئے روشن نقاب سے نکلا نشہ میں وہ حجاب سے نکلا شرم سے دور دور ہیں شہل جان نکلی غمِ بدانی میں سخنِ تلخ نام وصل پہ لے زاہد اب بزمِ بادہ میں ہے شریک شرِ آہِ چرخِ پردیکو
--	---

<p>دل جلا آنکھ سے گئے آنسو          ہاے ارمان ایک جی کبھی          عشق کی حب سے کھائی ہو سو گند          جان لے پڑھ کے سو وہ یوسف          کیا بہرہ سہ حیات کا اپنی          عرق آلودہ ہے رخ رنگین          رخ تابان تزلزلت بے ہر          ہوسہ رخ پیون نہ بگڑو تم          ترک عشق صنم نہیں مکن          رخ ترا خوب ہے ہزاروں بین          کفر و دین سے نہیں رہا مطلب</p>	<p>لطف نے عجب کجا بے نکلا          دل خانہ خراب سے نکلا          غم سے چھوڑا عذاب سے نکلا          عشق حق کی کتاب سے نکلا          یہی نکتہ حجاب سے نکلا          عطف کھینچ کر گلاب سے نکلا          بڑھ کے کیا آفتاب سے نکلا          لے لیا جو حساب سے نکلا          کب بین دیر خراب سے نکلا          رنگ بڑھ کر گلاب سے نکلا          میں ثواب و عذاب سے نکلا</p>
--	--

(۱۴)	<p>میں بھی وہ بے نیام ہوں شمشیر          سب میں کس آب و تاب سے نکلا</p>	(۱۵)
------	---	------

<p>نرالا ڈھنگ سے ہوا ہے بوسے اوس گل کے چوں کا          پرستان پر مٹی کی بد بکر ہدیہ جی بن کا          جھانے اور اوٹکے پنج میں پردہ ہے چلن کا          علامت بزمین کے زور کی ہے پھر سیرمن کا</p>	<p>ہمارا نوجوانی ہے گیا موسم لڑکپن کا          تلاش اوس حوروش کی کس قدر اکبر کا          اگر وہ بات بھی کرتے ہیں ہم چپکے کرتے ہیں          نشان مکرزادہ بگلی تسبیح کی گردش</p>
---	--

<p>خدا نے بھی بتوں کو سخت دل اتنا بنایا ہے          اسی میں ہوں پہلے شاخ و پتھر کا رنگ بنانے          سنور بکر وہ تیرا شب کو آنا یاد آتا ہے          وہ میرا بگڑا زمین خاک ہو جانا محبت سے</p>	<p>لبوں پر جان ہی آئے تو موقع یوں نہیں کا          کہ اک لک دانہ خرمن تپا دینا ہے خرمن کا          حیا سے بیٹھنا جھک کر وہ ملنا عطیوں کا          وہ چلنا انکا ہاتھوں کا اٹھا کر اپنے دھن کا</p>
--	--

(۱۳)

جو میرے سر پہ لے شمسیر سائیں چیتا کا ہے  
 تو منزل کو پہنچ جاتا ہوں کہیں خوف نہ رہتا

(۱۵)

<p>دن رات مشغلہ ہے شراب بکاب کا          ساقی مجھے نہ دے ابھی ساغر شراب کا          خانہ خراب ہو دل پر اضطراب کا          اک خوف دل کھ رہا ہے روز و شب کا          میسے لئے بنا ہے یہ پنجر اعدا ب کا          مطلب نہ نکلا اس دل خانہ خراب کا          یان مجھ کو انتظار ہے خطا کے جواب کا          کیا کچھ مزہ ہے شب کو شراب بکاب کا          پردہ تہا در میان میں شرم و حجاب کا          ناحق و ناروا ہوں میں مورد عتاب کا          کیا یہ جواب تھا سخن لا جواب کا</p>	<p>کٹتا ہے کیا ہی لطف سے موسم شباب کا          ہوں بیخبری میں مست نہیں کچھ خودی نیچے          رکھتا ہے چین سے نہ مکان میں باغ میں          میرے گناہ آنہ سکین گے شمار میں          زندان کا یا مکان ہے کٹے کیا شرفاق          کو چہ میں اُس کے یوں ہی کٹی شرفاق کے تھاق          لیجا کے نامہ دیر ہوئی نامہ بر کو کون          وہ بھی جو ان پہ چہی جو ان میں ہم ہے شوق          امید تھی کہ وصل میں چہیرن گے وہ ضرور          چہیرانہ غیر کو نہوئی بات تک کہی          طالب جو وصل کا ہوا الکار کر گئے</p>
--	--

اس عمر کو لباس ملا ہے جناب کا	جو کچھ دیا یا وہ دہان کام آئے گا
(۸)	(۱۶) شمشیر راہ عشق ہو دشواریوں سے طے کیون منور چر گیا ہے ابھی سے جناب کا
چر چا ہے ہر مکان میں قطع و برید کا موقع نہیں ہے دور سے گفت و شنید کا جھنگل پرے کا خالی نہ شہباز دیکھا کچھ غم نہیں ہے اُلو کو سیاہ و سفید کا لپٹاؤ نکا گلے سے کہ ہے روز عید کا عقبی میں چار چند ہو ترسہ مرید کا بسمل ساحل ہو گا دل نو خرید کا	پہنا لباس یار نے وضع جدید کا ہین بام پر کھڑے ہوئے مسدوفِ پردہ کرتے ہین آج طائرِ دل کو شکار وہ لاکھوں ہزاروں سیکڑوں جانیں ہوئیں تباہ وہ کونسا ہو دن کہ ملے مجھ سے میرا یار مرشد ہوں رہنما تو نہیں خوف کا مٹا اُجھے ہوئے یہ آپ کے جو بن غضب کے بہن
(۱۴)	(۱۶) خنجر سے پاکٹاری سے کر دیجئے حلال شمشیرِ تم سے پائے گا رتبہ شہید کا
نقشہ بناؤں کیا نہیں حال تباہ کا کیا خوب فیصلہ ہوا مجھ سے داؤد خواہ کا نقشہ بگڑ چکا ہے کچھ اُن سے تباہ کا کیا قید خانہ ہے یہی بابل کے چاہ کا زخمی ہوا ہے دل کسی تیسرے نگاہ کا	مضطرب ہوں ناتواں ہوں بے شغل آہ کا پوچھا خفا میں کیوں تو وہ دیتے ہیں گلابان منت ادھر ہے اور وہ بنا ہوئے ہیں مین دل منیر گیا کسی کے زخمِ جان میں اگلے کیا پوچھتے ہو میرے تڑپنے کا حال تم

رخسار یار کے یہ سینے ہین دو آئینے  
 آسان مغفرت ہو طویل حبیب پاک  
 چھوڑا نہ اُنکھو اور نہ غیرون سے بات کی  
 عذر گناہ ہوتا ہے بدتر گناہ سے  
 محنت کا ریزہ ہو گا حبیب اور خطر  
 سردار خود ہی بڑھے جو میدان میں لڑے  
 تکلیف کا تو ذکر ہی کیا جسکے سر پہ ہو  
 محفل میں جب غزل یعنی حاضرین

رتبہ بلند اسلئے ہے ہم سہ راہ کا  
 جھگو کمان خیال ہے دنیا کی چاہ کا  
 یہ ہو رہا عتاب ہے کیوں خواہ مخواہ کا  
 پھر کیوں قبول عذر ہی ہو عذر خواہ کا  
 کیونکر اُٹھا کے جاؤں میں بوجھا گناہ کا  
 کیونکر ٹپ ہے نہ جو صلہ دل سپاہ کا  
 سایہ رول پاک کا آصف کے جاہ کا  
 چارون طرف سے شور مجاہدہ واہ کا

(۱۸)

شمشیر مشکلات سفر کھچ ہون طے  
 جھگو خیال چاہے کچھ زار واہ کا

(۱۱)

تھا دماغ افلاک پر وہ مہک کو عشق پاک تھا  
 کشمکشِ دون طرف تھی وصل کی شکیبہ  
 دیکھ لینا تھا ہمارے دل کے دغون کو فخر  
 جان کا وہو کا جہر دیکھا وہین رکھا قدم  
 ایک تہ تک لے ہے سنگ آئینہ کا ستہ  
 پس گویا کیونکر تھارے گیسو پر پوچھ میں  
 آتشِ فرقت نے یارب کر دیا خانہ خراب

دل میں پیدا ہو حسن جھٹلا لو لاک تما  
 اُنکا دامن چاک تھا میرا گر بہان چاک تھا  
 لائق میرے پری گلزارِ فرحت نہاک تھا  
 میرا دل ہی عشقی کے فن میں کیا میساک تھا  
 اُنکے دل سے ملیا میرا دل میساک تھا  
 دل کو سمجھے تیرے بڑا ذی فہم ذی دراک تھا  
 دل کو دیکھا چیر کر پہلو میں جلا کر خاک تھا

اس قدر ہم ہجر کے صدمے اٹھا سکتے تھیں ایسے نقشہ کا حسینونین نہیں آنا نظر دوش پر دوساں پیداسر کے کرتے تھے غذا	اے اہل توجہ آجاتی تو جگہ پاک تھا حسن کی محفل میں وہ بت گویا سب کی کہتا ہنس گیا ابلیس کی تذریر میں خفاک تھا
---	--

(۱۴)	دین و ایمان دون جان و عجب صبر و ہوش لینے والا ان کا لے شمشیر اک سفاک تھا	(۱۲)
------	---	------

عشق کی رُہ میں کوئی اپنا بزرگ نہ تھا آپ تھے بزم میں اور مجمع اعتبار نہ تھا عشق نے ساتھ دیا ان کا غریب میں نام عاشقوں میں کوئی جانب از ہمتا میری طرح شکر ہے آپ نے کی میری تواضع جیسی حسن یوسف پہنچی آشفقت زینجاد سے اب تو ہم پاتے ہیں غیور کی محبت کا رگڑ سرحد دل چیمین کی حکومت تھی ملام غیر ہی دیکھتے کیا صورت زبیا تیری کُھب گئی اب میری گونہیں گستاخی بہار ہرگز میری مجمع عشاق میں ہوتی ہی بہار	دل میں جو داغ تھا وہ قابل تہا نہ تھا گل کے نزدیک جو دیکھا تو کوئی خار نہ تھا قیس و فرہاد کا کوئی بھی مددگار نہ تھا محبیبوں میں کوئی تمسا جفا کار نہ تھا میں ہی مسمون ہوا آپ کو ہی بار نہ تھا کون تھا آپ کا جودل سے خریدار نہ تھا پہلے تو آپ کو کہہ ان سے سروکار نہ تھا کون ایسا تھا کہ اس ملک کا حتمار نہ تھا میری تقدیر میں کیا شربت دیدار نہ تھا میں کبھی محو تماشائے رخ یا نہ تھا گرم کس روز حضور آپ کا دربار نہ تھا
--	---

مشکلیں سب میری پاک آن میں حل ہو جاتیں

(۶)	وہ اگر چاہتے شمشیر تو شوارم تھا
وصف کرتا ہوں تو ملتا ہے مزا گلشن کا ماہ کی خبر میں انجم کام دین پسند کا سامنے جلوہ نظر آنے لگا دل بند کا و اعظان باریا سے کب اثر ہو بند کا کشت زار تن میں موقع رہ گیا سوگن کا	اے گل خوبی تمہارا نسب گویا قند کا چشم بد سے دور اسکا چہرہ پُر نور ہو گوش چشم دل سے جب بنشترن کرین کردیا ساقی نے نچو بکوادہ عرفان مست خرمن ہستی جلاؤ والا ہے برق عشق نے
(۸)	چل گئی گوار کوئے یار میں اغیار سے چھپ سکا جو ہر کہاں شمشیر حیرت مند کا
غضب کی ہے نگہ چشم یار کیا کہنا کہتا ہے یار نے خط غبار کیا کہنا ہوا کسی میں نہ میرا شمار کیا کہنا ترا کرم میرے پروردگار کیا کہنا لقاضہ دل بے اختیار کیا کہنا وزان وزان ہے نسیم بہار کیا کہنا ہوا بلند ہوا پر غبار کیا کہنا	کیا ہے طائر دل کو شکار کیا کہنا نہیں ہے صاف طبیعت ابھی کہ در پہ نہ پارا ہوں نہ زاد ہنر نہیں کیا ہوں چمن ہے ابر ہے ساقی جو جام ہے گل ہے حضور کہیں میرے پہلو میں تم نہیں کہتے کیا ہے زندہ جاوید کسی خوشبو نے رہی عروج پہ نجمہ خاکسار کی مٹی
(۱۰)	میان بزم قیہوں سے چل گئی شمشیر سنا کئے سخن آبدار کیا کہنا



لیچلا صبر و توان ہی وہ سنگر لیچلا  
گھسے جو ٹکلا ادھر ہاتھوں میں تہہ لیچلا  
سامنے رنڈوں کھاتی بھر کے ساغر لیچلا  
لیچلا جذبِ محبت یار کے گھر لیچلا  
کوچہ معشوق میں اپنا بستری لیچلا  
کون دوزیہ نظر سے دل چرا کر لیچلا  
کینچ کر شوق شہادت زیرِ خنجر لیچلا  
آئینہ تیرے لئے گھسے سنگر لیچلا  
ساتھ اپنے میں سیکاری کا دھڑ لیچلا

دل مرا طرزا داسے مسکر کر لیچلا  
بھیڑ ہے لڑکوں کی اکثر تھے دیوانہ کر پاس  
اگیا ہے موسم گل لگ گئی جڑ کی سہل  
ایک جا رکھنا دل کی مہر اسی مجھے  
چلے یے شیخ و برہمن دیو کعبہ کی طرف  
میں گمان لال پناؤں تو نہوں اک کسانام لون  
دیکھ لی ہنسنے تڑپ کر اپنے قاتل کی گلی  
حسنِ بنی کا تجھے پیدا ہوا ہوتا شوق  
محکمہ میں حشر کے بنتی ہے کیونکر دیکھئے

(۱۱)

پہلے پوشیدہ تھے اب جو ہر گئے شمشیر کے  
پیشِ داوِ حشر میں داغِ پیہر لیچلا

(۱۲)

دنیا میں جو آیا ہے تو کچھ نام کئے جا  
نظارہ محبوبِ دلِ رام کئے جا  
لے نقد کبھی اور کبھی و ام کئے جا  
ہشیارا گریہ ہے تو ہی کام کئے جا  
ذکرِ سرخ و گیسو حشر و شام کئے جا  
کچھ اپنا بیابانِ دلِ ناکام کئے جا

غافلِ ہنسی کا تو کچھ کام کئے جا  
سراپنا بھر کا دل کی طرف بند کر کہیں  
پڑھیں ترنگر بادہ پرستی سے خبر  
اپنے کو بنامتِ خرابات میں رگم  
افسانہ محبت کا اُٹا اپنی زبان سے  
ہو جائے گا ایک دن تو کبھی حرمِ کو قبا

ساقی تیرے مستون کی ابھی پیاس کے باقی رُخ دیکھ کے تو گیسوئے شبگون نظر کر نکلے گا کبھی دل کا خریدار کوئی شوخ زہار نہ رکھ خیر کی امید عدو سے	ہر جام پر از بادہ گلغفام کئے جا قصہ اپنا حلب سے طرفِ شام کئے جا اس مال کو بازارِ مینِ بیلام کئے جا اے مردِ خدا نفس کو تو رام کئے جا
--	--

(۲۴)	دیوانہ جہان میں تجھے شمشیر کہیں گے اپنے کو محبت میں نہ بدنام کئے جا	(۱۰)
------	--	------

دل کو آغوش میں ہر آن مچلتے دیکھا وہ سمانی ترے کوچ کی ہوا آنکھیں نیم بسمل نظر آتا ہے کوئی ایکٹ ایک کہہ رہا ہے مے کا خون میں شیرِ منصوبہ پتے پتے سے عیانِ شانِ حقیقت تیری ایک پردہ انہیں شمع نہیں مہ نہیں عشق کے راز وہ پیدا دلِ مضطر سے ہوئے غیر کو سخت کلامی سے دبایا ہم نے اُسے نشوونما سے کبھی چھڑ دیا ہاتھ میں	کوئی ارمان نہ نکلا نہ نکلتے دیکھا گلشنِ جہان میں دل کو نہ پہنتے دیکھا کوچہ یار میں تلوار ہی چلتے دیکھا نشہ جب حد سے بڑھا کس کو سمجھتے دیکھا بوٹی بوٹی میں تجھے رنگ بدلتے دیکھا قرے قرے کوئے کوئے عشق میں جلتے دیکھا ایک بابا ہے جو کوڑے سے اُبلتے دیکھا سنگ پر ہر سرِ موزی کو کچلتے دیکھا لیکے چٹکی میں کبھی دل کو مستے دیکھا
---	---

(۲۵)	شاہ کے خیر طلب شاد رہیں اے شمشیر آتشِ رشاک سے بدخواہ کو جلتے دیکھا	(۷)
------	---	-----

شیشہ بنا ہے لال جھوکا شراب کا  
مستی میں سینے نام جو الٹا شراب کا  
بھٹی کے پاس بیٹھ کے پینا شراب کا  
خالی ہونے پائے پیلا شراب کا  
کرتے ہیں فصل گل میں تقاضا شراب کا  
ہے خنک کے ساتھ مدارا شراب کا

ہے سرخ سرخ رنگ کچھ ایسا شراب کا  
بارش مجھے شراب کی آنے لگی نظر  
آتا ہے یاد موسم گل میں گھڑی گھڑی  
مجھ بادکش کے سامنے خم ساقیا رہے  
ساقی کے آس پاس، بادہ کشوں کی دھڑکی  
بہرہ کے جام موند سے لگتے تہین بادہ نوش

(۹)

پھر عزم پار سانی ہے شمشیر آپ کے  
دامن پر ہے جناب کے دیبا شراب کا

(۲۶)

کیا چاند بننے چمکا روشن جبین کا ٹپکا  
غش لگیا ہے مہکوا موند دیکھ کر سیکا  
ہے تیرے رخ کے آگے پہلوں کا رنگ پیکا  
ہاتھوں میں جام جم ہے ہے دوسریشی کا  
دشستہ روز افزون سایہ ہوا پری کا  
جی میں پڑا ہوا ہے ارمان سیر جی کا  
ساقی مجھے پلاوے ایک جام خجری کا  
خوشبو چھپی ہوئی ہے موند بندہ کلی کا

آسے ہون سنور کر عالم ہے روشنی کا  
چڑھ کو گلاب موند پر یا تلخہ سنگماؤ  
قامت کو تیرے پونچا ہرگز نہ دربتان  
آغوش میں صنم ہے اللہ کا کرم ہے  
ہے عشق لبت لبگون میں بنگیا ہون مجنوں  
وہ شوخ بیوفا ہے لمجائے تو مزا ہے  
مرد ہوش تو بنادے سارا جہان ہلا  
اسرار عشق میں نہان رکھے ہیں دلیں

دے گی مجھے دلاسا اگر خدا کی رحمت

(۷)	شمشیر روزِ محشر کوئی نہیں کہی کا	(۲۷)
چشمِ فشان کا اشارہ کبھی ایسا تو نہ تھا آشنا غیر تمہارا کبھی ایسا تو نہ تھا ذکرِ محفل میں ہمارا کبھی ایسا تو نہ تھا اپنا گوشِ مین سارا کبھی ایسا تو نہ تھا گرم بازارِ تھہرا کبھی ایسا تو نہ تھا دل تپانِ غم سے ہمارا کبھی ایسا تو نہ تھا		وہ شکرِ تم آرا کبھی ایسا تو نہ تھا میں رہوں دور وہ سایہ کی طرح سناٹا ہے غیر کہتا ہے بُرائی کے جو چاہتے ہیں نظرِ آتی نہیں اب چاندی صورتِ تیری مستری بنگلے بوسف کے زلیخا کی طرح کبھی ایسی تو نہ تھی مجھے تجھے بے مری
(۸)	انتہا ہو گئی گرمی کی دکن میں شمشیر ایک سو سات پہ پارا کبھی ایسا تو نہ تھا	(۲۸)
اک چاند کا ٹکڑا شبِ متاب میں آیا تینکا کوئی بہت ہوا گردِ آب میں آیا بان اک مہرِ موقوفِ آداب میں آیا کب ذکرِ مرا محفلِ احباب میں آیا گویا حبشی کعبہ کی محراب میں آیا کچھ ہو کو مزا سب کا عناب میں آیا کہتے ہیں کہ گھرِ غیر کا سیلاب میں آیا		بیداریِ قہرِ تھی کہ وہ خواب میں آیا یہ جو شش گریہ یہ تین زارِ الہی دیکھا جو تجھے مینے جو بکا یا مہرِ تسلیم آوارہ محبت کا ہوں ہر دل سے جدا ہوں لے شوخ ترا خال سے پہ تہا برو تھا بوسہ لبِ مین جو خیالِ قرنِ یار دریا کی طرح خوبانِ تہے مے آنسو
	شمشیرِ شبِ ہجر کٹی آہِ دُغمان میں	

(۱۲)

وہ شوخ کسی دن نہ میرے خواب میں آیا

(۲۹)

اُٹتا ہوں صبح دیکھ کے منہ آفتاب کا  
 مینے ہی عطر کینچ لیا ہے گلاب کا  
 یا کوئی حاشیہ ہے خدا کی کتاب کا  
 مٹی مری جی ہے پیلا شرب کا  
 چوٹا سا کس حساب میں دن ہے حساب کا  
 افسانہ باد ہے دل خانہ خراب کا  
 دیوان کا ہر ورق ہے ورق آفتاب کا  
 سوزِ درون جلا دے نہ کاغذِ حساب کا  
 رخ کو متارے پھول کیونگا گلاب کا  
 کہو کر زمانہ ڈھونڈ رہے ہیں شباب کا  
 دریا میں پھوٹ پھوٹ کے ملنا جاب کا

رہتا ہے اپنے دور میں ساغرِ شرب کا  
 توصیف ہے تے رخ رنگین کی یہ نظم  
 خطِ سیہ مصحفِ رخسارِ پار پر  
 مجھ سے مست کو مذاق ہے گردشِ لب و لہجہ  
 گنتی نہیں غفورِ ہمارے گناہ کی  
 فرمایے تو عرض کروں آکے سامنے  
 مضمونِ تجلی رخِ جہان کا نظم ہے  
 ہم دل جلوں سے دور کہ لے کا تبیل  
 غنچہ اگر دہن ہے تو زکس ہے چشمِ مست  
 سر کو جھکا کے چلتے ہیں پیران کو پوشت  
 دکھلا رہا ہے کثرت و وحدت کا ایک رنگ

ہر رزم و بزم میں یہ چمکتا رہا ہمام  
 شمشیر آدمی ہے بڑی آب و تاب کا

(۴)

ردیفِ بے موحہ

(۳۰)

در مخرج برتر دہرے سراید

<p>شام کا رنگ عجب صبح کا ہنگام عجب          ملگیا محکومے ناب کا اک جام عجب          آپ کا ہوجھی چکا بندہ بیام عجب          آپ کی بزم میں ہنر خاص عجب عجب          آگیا طائر دل میں راتہ دام عجب          ستم ایجاد ہے وہ کافر خود کام عجب</p>	<p>روئے تابندہ عجب لافِ سیام عجب          کیون نہ نوشتہ میں سپر ملکوتی صل          کچھ عجب تھی نگہ ناز کہ دل لٹ لیا          پاس اختیار میں خوش - دو ہر شیدائے حزن          یار کے گیسوے پر تہج کا شیدائی ہے          دل مرا چین کے چٹکی سے مسدینا ہے</p>
---	---

(۱۵)

ہے خمار آفتِ جان بعد سردی کے شمشیر  
 میکشی کا عجب آغاز ہے انجام عجب

(۳۱)

### تحت شوق بحضور یک زینات علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیات

<p>جنت سے سروکار نہ کلزار سے مطلب          حاصل ہے مراعتِ پراسرار سے مطلب          اختیار سے کچھ کام نہ اختیار سے مطلب          مقبولِ جہان در حمتِ دندانِ نبی ہے          شیرب کی ہوا میں چین سے بری ہونا          دامن میں چپا لیں گے قیامت میں شہین          دل ببلِ بستانِ مدینہ ہے ازل سے</p>	<p>ہے محکوم در سیدِ ابرار سے مطلب          ہر دم ہے نیچے احمدِ مختار سے مطلب          فدوی کو ہے کونین کے سرکار سے مطلب          حل ہو گیا مضمونِ گہوار سے مطلب          اپنوں سے مجھے کام نہ اختیار سے مطلب          گویا ہے شفاعت کو گنگار سے مطلب          صحرا سے اُسے کام نہ گسار سے مطلب</p>
--	--

حل ہو گیا اپنا نگہ یار سے مطلب  
عاشق ہوں مجھے کوچہ و بازار مطلب  
نکلے گا زائد کاتے پیار سے مطلب  
صحرائے مدینہ کے ہے ہر خار سے مطلب  
محب کو تو نہیں پست بازار سے مطلب  
دیدار کے پیاسے کو ہے دیدار مطلب  
گھر سے ہے مجھے کام نہ بازار سے مطلب

جی اُٹھے جدھر دیکھ لیا چشمِ گرم سے  
جنت کی طرف میسے قدم بڑھ نہیں سکتے  
بگڑ گیا اگر تو تو قصہ آئینگی سبکی  
اُچھے مراد امن تو ہوں لکنی نکلیجا  
جودل کے مکان میں ہے میں شیدائی ہوں لکنا  
نلسہ کسی رخ سے نقاب اپنا اٹھاؤ  
صحرائے مدینہ ہی میں رہنے کی خوشی ہے

ابروئے رسول عربی دیکھ لو ن شمشیر  
ماہِ رمضان میں نہیں تلو اسے مطلب

(۹)

## دیفیہ فارسی

(۳۲)

دکھاتی ہے گرمی کا جنم کی شرد ہو پ  
پاؤن کے تلے آگ بجاتی ہے مگر ہو پ  
اس واسطے رکھتی ہے جلانے کا اثر ہو پ  
جلتا ہوں سہراہ ادھر ہو پ ادھر ہو پ  
کہاتے ہیں فقط راہ میں سبیلِ فرد ہو پ  
رکھتی ہے مری آہ کی گرمی کا اثر ہو پ

خوشتر جانتا ہے تیز نظر ہو پ  
سر پہ پیش ہر جہاں سوز ہے گویا  
سورج کو ہے اسماے جلالی کا غلج ہو پ  
کیا کچھ گیا مجھے تری دیو کا سایہ  
ٹنڈا کہین پینے کو ہی پانی نہیں ہوتا  
گھر غیر کا دم بہر میں جلادے تو مزہ ہے

ہوتا ہے بدن آہوے صحر کا تیاب	پڑ جاتی ہے ایک ایک پیر اُنہ اگر دہویا
چنگاریاں کیوں پڑتی ہیں انسان کے بزمین	لے آئی ہے کیا جا کے جہنم سے شہر دہویا

مین راہ رو منزل مقصود ہوں شمشیر  
ہے شوق کی گرمی کے مقابل میں کھمبہ دہویا

(۱۵)

## روایتائے قرشت

(۳۳)

### تثنائے سید المرسلین حبیب رب العالمین

ہے یہی کام ہمارا دن رات  
نام لیوا ہوں تمہارا دن رات  
ہم نے جنت کو سنوارا دن رات  
وان رہوں انجمن آرا دن رات  
نہیں ہوتا ہے گزارا دن رات  
سہمے یہی دہیان ہمارا دن رات  
ساری دنیا کا پسارا دن رات  
پاک روضہ ہے تمہارا دن رات  
ایک ارمان تمہارا دن رات  
چارہ گرڈ ہو نہ وہ چاروں رات

نام لیتے ہیں تمہارا دن رات  
جلوہ دکھلاؤ خدا را دن رات  
خوب کی شہر مدینہ کی صفت  
چمنستان مدینہ دیکھو دن  
شومی نجستے جو شیرب میں  
جائیں کعبہ کو مدینہ میں رہیں  
مجھ کو الجھسا ز کسے یا اللہ  
جس طرح جاؤں مری نظر و نہیں  
دل کا دل ہی میں ٹاٹے نئی  
درد دل ہی کہیں اچھا ہو جائے



ہے یہی قصد ہمارا دن رات	مکمل کی باندہ کے روضہ کو تکمیل
در پہ بلو او حنہ مارا دن رات	مین گدا ہون میری جہولی بہر دو
بجرا الفت کا کنت مارا دن رات	خوب ڈھونڈا نہ ملا واسے نصیب
ہے محمد کا سہارا دن رات	یا رجائی کوئی دنیا میں نہیں

مر مٹوں جا کے اُدھر اے شمشیر  
اس تمنہا ہی نے مارا دن رات

(۸)

ردیف تمامے مثلث

(۳۴)

در مناقب غوث صمدانی محبوب جانی مولا محی الدین شیخ  
عبدالقادر حبیلائی قدس سرہی طرازو

جینے سے اپنے بیزار ہون میں صورت دکھاؤ یا غوث یا غوث

بغداد گری میں بھی تو دیکھوں وہاں تک بلاؤ یا غوث یا غوث

مجھ پر ہے ہماری یہ زندگانی بیکار گزاری ساری جوانی

ہو جائے مولا اب مہربانی عظم سے چہرا دریا غوث یا غوث

گزاری ہو امین گزاری ہو میں میں عمر بہ ہون عصیان کس میں

رکتا نہیں ہون عقبی کا توشہ آپ ہی دلاؤ یا غوث یا غوث

دنیا و دین کے غم سے ہوں نالان دن بات بہن میں حیران پریشان		
مشکل کشا ہو حاجت روا ہو تشریف لاؤ یا غوث یا غوث		
کس کو فناء اپنا سناؤن آئیے والی کس در چہ باؤن		
بگڑی کو میری آپ ہی بناؤ آپ ہی بناؤ یا غوث یا غوث		
حضرت کے در سے تاج بندہ دوری اب تک ہوئی ہر حسرت بخوری		
درد و عالم سے ہے ناصبری نزدیک آؤ یا غوث یا غوث		
شوق لقائین ہے بقیاری دن رات محکوم ہے آہ و زاری		
پردہ اٹھا کر فرقت کا اپنے جلوہ دکھاؤ یا غوث یا غوث		
روز ازل سے تم پر خدا ہے ہر دم تمہارا دم بہر رہا ہے		
شمشیر کو اب صورت دکھاؤ بخود بناؤ یا غوث یا غوث		
(۱۹)	وَلَا تُفْنِ الْقُدْسَ سِرًّا	(۳۵)
<p>غریب زار ہوں دن رات چشم نم یا غوث</p> <p>نہیں ہے در زار بیت الحرم سے کم یا غوث</p> <p>ہنسنا ہوں دامن بلا میں کرو کرم یا غوث</p> <p>کہ بار بار ہے چلتا قدم قدم یا غوث</p> <p>بڑھاکے اپنے قدم میں کھون نغم یا غوث</p>	<p>کچھ اپنے در کے گد پر ہے کرم یا غوث</p> <p>میں ہر جگہ کے کہوں کہا کے قیسم یا غوث</p> <p>ہوا و حرص میرے دل میں ہر دم یا غوث</p> <p>تمہارے ہجر میں زار و نحیف ہوں ایسا</p> <p>پُچھار میں آپ مُرید بی تو لا تحف ہر با</p>	

ہمارے در کی گدالی میں لطف شاہی ہے  
ہما کا سایہ رہے فوق اہل دولت پر  
یقین کے ملک میں ہر دم ہے گداز  
جہاز اُسکا ابھی جا لگے کنارے پر  
بلایے دردِ دولت پہ کیجئے مسرور  
جو زارِ راہ بنے عشق مئے گیسو کا  
مجھے مراد کو پہنچاؤ کروں سپہ جان  
دلِ طہان کا جو مطلب ہے پہنچ کر بغداد  
ہیں آپ پیرِ وکے پیرِ اہلین مجھے کپڑے  
صلے قم لب جان بخش سے جو ہو جائے  
مدد کو پہنچو دکاروں ہوں وقت پر نکلو  
یہ نفس میرا کہیں آئے راہ پر لنگر  
مجھے کسی سے نہیں شکاف ہون لے

نچا ہے یہ مجھے دولتِ حشمِ یاغوث  
ہٹے سر پہ ہے آپ کا قدم یاغوث  
گمانِ دہم رہیں مجھے سب عدم یاغوث  
کہے جو بحرِ مصیبت میں دمبدم یاغوث  
نکالے مے سینہ سے تیر غم یاغوث  
ہے نیچ میں بچہ کوئی پیچ و خم یاغوث  
بلخ - عراق - بخشان - عرب - عجم یاغوث  
ادا کروں میں ادب کے زیادہ کم یاغوث  
بنا ہوا ہوں میں خاکِ رہ قدم یاغوث  
تو جی اٹھوں میں اسی موت کی قسم یاغوث  
ضرور حل کرو مشکل کو دمبدم یاغوث  
ہوا ہے درپے آزار دمبدم یاغوث  
عدو کو رشک سے پیدا ہو درد غم یاغوث

تہ لو اسے محبت میں سرخوردہ گھٹنا  
مدام بھرتا ہے شہرِ تیرا دم یاغوث

روایتِ حیم و حدہ

## در ذکر سیلۃ المعراج می نویسد

آگے جو بڑے عرش پر حضرت شمع علی  
محبوب کی ایشان عیظت شمع علی  
جبریل امین حکم خدا لائے ہوئے تھے  
رہوا سواری میں جلوہ میں تھے ملائکہ  
جب بیت مقدس میں گئے گھر سے حضور آئے  
و ان سے جو بڑے عرش فلک میں گیا  
خوش ہو گئے حضرت سے ملے موسیٰ عیسیٰ  
کیا نور نبی پھیل گیا ارض و سماں  
گرا و جہ ہو تا میری قسمت کاتارا  
حضرت سے کہا ملے فرشتوں نے مبارک  
ایسے ملے خالق سے کہ پردہ نہ تھا کوئی  
کیا مست ہوئیں ہو گئے کے حور این شہتی  
ہو جائے مجھے خواب میں دیدار نبی کا  
جب میم جدا ہو گیا جلوہ تما احکا

معلوم ہوئی آپ کی عظمت شمع علی  
آئی نظر اللہ کی قدرت شمع علی  
دو لہا کی طرح بن گئے حضرت شمع علی  
کس دہوم سے تاعش تھی شہرت شمع علی  
کی آپ نے بنیوں کی امانت شمع علی  
اللہ سے رہوا کی عجلت شمع علی  
قربان ہوئے دیکھ کے صورت شمع علی  
دیکھو بولہ کمان چپ گئی ظلمت شمع علی  
ہوئی مجھے پا بوسی حضرت شمع علی  
ہے تہنیت بخشش امت شمع علی  
بڑھتی ہوئی بنیوں سے عظمت شمع علی  
کیا پھیل گئی زلف کی نگہت شمع علی  
سو جاؤں تو جا گے مری قسمت شمع علی  
یون کس گئی احمد کی حقیقت شمع علی

آزاد رہے حشر کے میدان میں گنہگار

تمشیر ہوئی بخشش امت شب معراج

## ردیف حمیم فارسی

فی العشق والشوق

(۷)

(۳۷)

اد نکو ہو جاتا ہے باور جوٹ سچ  
ہم کہیں گے تھے کیونکر جوٹ سچ  
کہد یا محفل کے اندر جوٹ سچ  
بزم میں کہنا سمجھ کر جوٹ سچ  
سُن مگر سبکی پر اور جوٹ سچ  
مان جاتا ہے ستمگر جوٹ سچ

غیر سمجھاتے ہیں اگر جوٹ سچ  
کہنے سننے پر قہقہوں کو گئے  
غیر کے کہنے کا نمک و عتبار  
غیر سے کہد کہ حاضرین ہی ہوں  
رکھ قدم باہر نہ راہِ لطف سے  
ہر دے ہیں کان کچھ اعتبار نے

دیکھ اے تمشیر وہ کہتے ہیں کیسا  
غیر نے باندھا ہے غیب جوٹ سچ

(۱۵)

## ردیف حائے حلی

(۳۸)

در لغت سرور کائنات علیہ التحیت والصلوة میفرماید

ہو پونچھ گھاڑ کے طائر پر دار کی طرح  
ہے بوستان ہند مجھے خار کی طرح

غیر نظر میں پھرتا ہے گلزار کی طرح  
کب جاؤں میری کب ہو سالی حضورؐ کی طرح

بطحی کی سزمین چکد ہو تو خوب ہے  
 سرکار او طرف سے مراد لگا ہوا  
 مرکز میں نعت کے مین رہون بنکے اور  
 دنیا میں ہو گئے ہیں اور العزم انبیا  
 پوچھیں غبی جو حال ترا کیا ہے اب بنا  
 مصرع طرح کا ہوتا ہے اغلب طرح  
 روتا ہوں مجھ کو گو ہر دندان کا ہویا  
 جلوہ مجھے دکھائی عیسیٰ نفس میں آپ  
 واقف ہیں مجھے حال سے جہاں کو لوگ  
 دل میرا چند روز بیل جائے کیا عجب  
 انکار غیریت مجھے تازہ نگہ رہا  
 یاں دل میں بات تھی کہ تھے دل میں لگی

دل بھی تو باغ باغ ہو گلزار کی طرح  
 مجبور و ناتوان ہوں ناچار کی طرح  
 ہوتا ہوں نشان میں پرکار کی طرح  
 کوئی نہیں ہوا مرے سرکار کی طرح  
 لکھ کر سناؤن صاف میں اظہار کی طرح  
 لکھتا ہوں میں تو ہاتھ دیندار کی طرح  
 میسے سرشاک ہیں درشتوار کی طرح  
 بس جی ترس گیا مرا بجا کی طرح  
 ہر جام انسانہ ہے انبار کی طرح  
 جنت اگر ہے کوچہ دلدار کی طرح  
 پرہیز توڑنا نہیں بجا کی طرح  
 پہونچی خبر ادھر سے ادھر تار کی طرح

بزم سخن میں خوب کہے آبدار  
 شمشیر ہم چمکے گئے تلوار کی طرح

(۹)

رویت ال عمرین مقولہ

(۳۹)

در ثنائے سلطان رسالت علیہ السلام و التحیت کے سر اید

<p>آسمون میں ہے نور رخ نیکوئے محمد          ہر شاخ پہ بیل ہے تناگوئے محمد          صحرا چمن جسد نظر آئے نہ کیونکر          دیدار بنی کیون نہ دیدہ اجندہ کا          تکلیف جو دیتا تھا سلوک اسکا تھا ہوتا          محشر میں یہ کارون کی بن آئی جو کیسی          جب ہول کو سونگھا تو پڑ ہا مہنے دودا          لیلون ورق مہر فلک سے دم تحریر</p>	<p>سینہ جو مدینہ ہی تو دل کوئے محمد          ہر ہول میں موجود ہے خوشبوئے محمد          ہے مد نظر گلشن دجھوئے محمد          ہے آئینہ ذات خدا روئے محمد          کیا عرض کروں میں صفت خوئے محمد          رہتے ہیں تو سایہ گیسوئے نعمت          بیاختہ یاد آگئی خوشبوئے محمد          کچھ نظم کروں میں صفت سے محمد</p>
---	---

ہوتی ہے ہوس یہ مدنو دیکھ کے شمشیر  
 آجائے نظر خواب میں ابروئے محمد

(۹)

ایضاً در فارسی میگوید

(۳۰)

<p>واللہیل بود مدحت گیسوئے محمد          باشد دل میں خاک کوئے محمد          یار نبی کن شاد رساں سوئے محمد          در خواب چو نیم رخ نیکوئے محمد          در نظم نوایم صفت روئے محمد</p>	<p>والفخر ضیائے رخ نیکوئے محمد          سازم چو فلجان بدش نیکوئے محمد          از خویش گزشتہ دل لایم ہویش          زندہ شوم و جلوہ حق بینم و نازم          گیرم ورق مہر فلک را دم تحریر</p>
--	---

<p>آید بہ دماغم چو گئے ہوئے محمد ہست آئینہ ذات خدا کو محمد باشیم تہ سایہ کیسویں محمد</p>	<p>تا عمر شوم مست و ندامت خرویش لاریب بود دیدن او دیدن زردا ماگر چہ سیہ کاری عصیان ہمہ داریم</p>
<p>(۸)</p>	<p>یارب ز کرم سوے مدینہ برسانی شمشیر غریب است ثنا گوئے محمد</p>

## در یاد پیر دستگیر خوش مے سراپد

<p>اپنی طرف ہے ہر دم اغماض مرشد مستازہ ہے کیا کیا اور لطف ہی زیادہ مست شراب حدت کیونکر رہے نہ ہو اُس نے نظر جو ڈالی گم ہو گئے جہان سے کامل ہیں بلکہ اکمل سب کچھ ہیں پیر آغا الطاف پیر کامل کرتا ہے حق کو حاصل</p>	<p>سب نقش کلچرین دل پر مقال مرشد یاد آ رہا ہے مجھ کو لطف مقال مرشد جان مریدین ہے ہو جو و حال مرشد مرست کے جھنے دیکھا فیض کمال مرشد ہو جاؤں میں فدائے حسن کمال مرشد پائے مرید کا دل لطف وصال مرشد</p>
<p>شمشیر مر و مدین دن رات دیکھتا ہوں تاب جلال مرشد نور جمال مرشد</p>	

## ردیفے رائے قرشت



(۸)

## فی التوحید والمعرفت

(۴۲)

<p>دل کے آئینہ میں عکس آفتابِ بظ دل کو جب دکھا تو کعبہ کا جواب آ نظر میکدہ میں محتسب مست شرابِ بظ تیرا ولد ادہ زمانہ میں خراب آ نظر یون ہوا پر چلتے پرتے ہی سحابِ بظ مینے جب دکھا تو شیشہ میں گلابِ بظ دور ساقی میں کہاں قحطِ شرابِ بظ</p>	<p>جلوہ سلطانِ خوبان بے حجابِ بظ اسمین نور ذاتِ حق ہوا سمین جسم کی نزل عبد ساقی میں کوئی بے کیفیت رہتا نہیں بکیں و بیچارہ و آوارہ و خستہ درون کوہ جب سے غیر متحکم تو کب سے اسکی قدر روئے نگین کے پسینہ کا ربا دل کو خیال ہر طرف سے کی سیلین جا بجا مستون کی ہوم</p>
--	---

(۸)

تابِ نظارہ کہاں شمشیر و تہ سے بے نقاب  
بند آکھیں ہو گئیں تب آفتابِ بظ

(۴۳)

<p>اسی میں ہے ضم اللہ اکبر تھے ابرو کا خم اللہ اکبر صدائے زیر و بم اللہ اکبر کہیں یہ کسکو ہم اللہ اکبر تمہارا ہر قسم اللہ اکبر ہزار ہنے وہ دم اللہ اکبر ترانہ شش قدم اللہ اکبر</p>	<p>مے دل کا حرم اللہ اکبر اسے خنجر کہوں یا طاق کعبہ بنا دیتی ہے ستانہ سر بزم نرکما عشق نے دنیا و دین کا پچھری بھے گلے پر پہیرتا ہے نظر ہر سانس میں آنے لگے وہ جہان میں بچا گاہ عاشقان ہے</p>
--	--

(۸)	پلائی ہے وہ می ساقی نے شمشیر ہو گئے کیا مست ہم اللہ اکبر	(۴۴)
-----	---	------

<p>محفل میں جہاں ہے ہن دھن کباب ہو کر اپنی جہلاک دکھائی موتی میں آبت کر جلوہ دکھا رہی ہے دنیا تراب ہو کر نکلے ہن امتحان میں ہم کامیاب ہو کر جنت ملے گی اگلا پچھلا حساب ہو کر پھرتے ہو میرے آگے کیا بے نقاب ہو کر دریا کو جوش آیا نکلا جواب ہو کر</p>	<p>آیا نعل میں ساقی مست خراب ہو کر بھلی میں آپ چکے برے حساب ہو کر نادان دوڑتے ہن پیچھے خراب ہو کر جان باز عشق سب میں کھلا چڑھ بے سولی محض کر ہے پھری مجمع ہے جہر ہن کا موسیٰ سے لن ترانی کی تمنے یا چانی یکزنگی حقیقت پہلے جوتھی وہی ہے</p>
--	---

(۹)	شمشیر یاد جانان ہے زندگی کا سامان رہتی ہے پاس میرے یہی بٹا بٹ کر	(۴۵)
-----	---	------

ایضاً در شوق و ستائش سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم		
	ہنچ کے سچی مین میں گندھاؤں بہت ہی بیماری گلوں کی چادر	
	ادب سے سر کو جھکاؤں جا کر چڑھاؤں بیماری گلوں کی چادر	
	جو آپ کے واسطے گندھاؤں تو خلد سے پھول سب ننگاؤں	
	گلاب کے عط سے رباؤں حضور ساری گلوں کی چادر	

نہیں ٹھکانا ہوں بے ٹھکانا حضور در تک مجھے بلانا

ریاضِ بطحی میں لیکے پونچھون بنا کے ہماری گلون کی چاؤ

چمن میں وحدت کے پھول ہو تم خدا کے پیارے بول ہو تم

خدا ہے بلبلِ ہزار جی سے بنی تمہاری گلون کی چساؤ

نبیِ بلائیں تو سے جاؤں گندہ گندہ ہا کر میں ساتھ لاؤں

تمام پھولوں کا پیارا کج سدا تمام پیاری گلون کی چاؤ

قبول درگاہ ہو تو بس ہے یہی تمنا یہی نبوس ہے

حضور پیش نگاہ آئے کہیں ہماری گلون کی چساؤ

گلاب یا موتیا جینیلی یہ سیوٹی جانی جوئی لیسکر

بناؤں ہر صبح شاد ہو کر چڑھاؤں ساری گلون کی چاؤ

حکمران ہے نہم عالم ہوا بدینہ کی لائی خوشبو

بنا کے خلد برینِ سحر و دن نے کیا سنواری گلون کی چاؤ

مدد سے آغا کے بے رسائی تمام امیہ سدا دل برآئی

غریب شمشیر نے بنائی یہ آباداری گلون کی چاؤ

(۷۱)

تغزلِ تعشق

(۴۶)

میں وہیں پڑا ہوتا سنگِ آستان ہو کر

نخست نے مدد میری کنی مہربان ہو کر

جان دی ہزاروں نے کچھ نہ نوکا آخر انہی جلوہ فرمائی دیکھتا ہوں اپنے میں تیر کی طرح سیدھے ہم ہے جوانی میں دو عدم میں اک مستی وہ بھی سچ ہو چکا دہیان اوس پری وژ کا دل سے جانیں بکاتا	تیرے عشق کا سودا رہ گیا اگر ان ہو کر دل میں مدعا پھرے تن میں ہے جان ہو کر ہائے عمدہ پیری میں جھک گئے گمان ہو کر جانیگے کہ ہر اب ہم آئے ہیں کمان ہو کر رہ گیا مے دل میں کوئی میمان ہو کر
--	---

(۹)

سوزش دل مخزون کم نہیں ہوئی شمشیر  
دبدم نکلتی ہے آہ میں دہوان ہو کر

(۴۷)

دل میں دیا تجھ کو وفادار سمجھ کر مستی میں نہو جا کے کہیں باؤں کو غم عاشق ترے کوچہ میں پڑا رہ گیا یوں ہی عیسیٰ نے میری نبض بھی لکھی ہو کیا اب رو کی محبت نے مجھے مار ہی ڈالا ہیں داغ محبت کے ہزاروں میر دل میں جویان تری رحمت کے ہیں جگر میں الہی مستی میں جو مجمع سر مسجد نظر آیا	کی تو نے جفا مجھ کو خطا وار سمجھ کر پیتے ہیں مے ناب کو پیشیاں سمجھ کر پامال کیا سایہ دیوار سمجھ کر کی کچھ نہ دوا عشق کا بیمار سمجھ کر سراپنا جھکایا کیا تلوار سمجھ کر آجاؤ کہیں سیر کو گلزار سمجھ کر کرتے ہیں گنہ ہم تجھے غفار سمجھ کر دوڑا میں ادھر خانہ حنفار سمجھ کر
--	--

شمشیر کٹھن کہتے ہیں عشق کی منزل  
رکھنا قدم اس راہ میں ہر بار سمجھ کر

# دیفیہ مجر

(۷)

(۸)

در مناقب خواجہ خواجگان ولی المندجیب التمدیر العزیز علیہ السلام

<p>عزیز بارگہ مصطفیٰ غریب نواز مین سربلند جہان مین ہو اغریب نواز کیا خدا نے تمہیں ناخدا غریب نواز یہی ہے کعبہ مقصد و اغریب نواز ہمار گلشن لطف و عطا غریب نواز ادھر بھی نیم نگاہے ذرا غریب نواز</p>	<p>جیب خالق ارض و سما غریب نواز بُلا کے در پہ کیا سوز از نعمت سے سنبھال ہی مہی کشتی کو موج طوفان سے در حضور کو مین چہوڑ کر کمان جاؤن چمن چمن ہو اشاد اب خاطر محزون ہزار باد در دولت سے کامیا بجئے</p>
--	---

(۸)	<p>پھر ستانہ پہ شمشیر کو بوالینا بھری ہے سر مین اُدھر کی ہو اغریب نواز</p>	(۹)
-----	--	-----

<p>پاس آ جاؤ یا غریب نواز تمہیں بلجواؤ یا غریب نواز چہرہ دکھلاؤ یا غریب نواز آپ ہی فرماؤ یا غریب نواز مجھے بلواؤ یا غریب نواز تم ہی دلواؤ یا غریب نواز</p>	<p>رحم فرماؤ یا غریب نواز نہیں قدرت سے مجھ کو ملے کی شریت دید کا پیاسا ہون چہوڑ کر در کھ کر جاؤن مین آرزو ہے اُدھر کتے آنے کی اپنے در سے فقیر کو کھڑا</p>
--	---

دل ہے الجھا ہوا محبت میں      تہی سلجھا دیا غریب نواز

کہیں شمشیر آپ تک پہنچے  
جس دلوں کو یا غریب نواز

روایت شمسین معجم

(۵۰۰)      در غلبہ شوق میگوید      (۹)

بس ہے گشتن میں ہر شاخ را خوش  
پہر دور میں ہے مے گز رنگ ساقیا  
سوزِ غم فراق بدل جائے وصل سے  
ناخوش اگر ہے سدا زمانہ تو غم نہیں  
حسرت ٹھل کے لے گی بلا میں حضور کی  
تمنائی کے خیال سے اک جہی جہی  
دونوں کو اپنے ظل عنایت میں ہی جگہ  
پورا کیا نہ تھنے کبھی وعدہ وصال

پیش نظرِ مدام ہے رنگ بہا خوش  
پھر آمد بہار سے ہے بادہ خوا خوش  
ہو جائے یا خدادل آنشفقہ کا خوش  
مجھ سے سدا رہے میل پروردگار خوش  
پاس آ کے کیجئے دل امیدار خوش  
اللہ نے رکھا مجھے زیرِ مرزا خوش  
خوش اہل دین میں آپ کے زنا و خوش  
اک روز ہم ہوئے نہ شب انتظار خوش

پہنچنی جو اس کے سامنے شمشیر کی نزل  
ہوتا ہے دیکھ دیکھ کے وہ بار بار خوش

(۸)

## ولہ فیما

(۵۱)

شر ہے سنگ میں یہاں حجاب میں آتش  
لگی ہوئی ہے کنشت خراب میں آتش  
غضب کی بڑگئی خنجر کی آہ میں آتش  
تو ناگمان نظر آئی حجاب میں آتش  
نہان ہے ربط و چنگ رباب میں آتش  
لگی ہے کیا ورق آفتاب میں آتش  
چہی ہوئی تھی غضب کی شراب میں آتش

جک سے برق میں یہاں حجاب میں آتش  
بتوں کی دل میں جگہ او میں آگ عشق کی تیز  
جو سرخی رخ قاتل کا عکس ہے دم زوج  
پڑا جو دست خانی کا عکس دریا میں  
صدائیں انکی جڑ نے لگی حرارت دل  
اثر ہے اسم جلالی کا کس قدر روشن  
جگر بیاں ہوا میکشون کا اے ساقی

ہماری آہ میں شعلے بجھتے ہیں شمشیر  
بھری ہے کیا دل خانہ خراب میں آتش

(۹)

## یہ دیفنیہ ہے

(۵۲)

ذی مروت کو جفا سے کیا غرض  
حبیب و امان بقا سے کیا غرض  
آہ کو رنگ حنا سے کیا غرض  
سچ ہے سلطان کو گلہ سے کیا غرض  
ہم کو خضر رہنما سے کیا غرض

جو رہے کدو فاس سے کیا غرض  
جامہ و جویش جنون پیلہ ہوا  
خون عشق سے ہیں دونوں ہاتھ سرخ  
اُن کو پروا اپنے عاشق کی نہیں  
یا رنگ دل لیچا ہے کہنیچ کر

ساکنانِ کوچہ دلدارین تیرا کشتہ زندہ جاوید ہے زن کو زیور کے لئے زرجا ہے	ہم کو باغ و گلشا سے کیا غرض جان من اس کو قضا سے کیا غرض مرد کو حرصِ طلا سے کیا غرض
--	--

فراق پر شمشیر ہنرِ نعلِ بول  
سایہِ بالِ ہما سے کیا غرض

(۸)

روایف طاعے حلی

(۵۳)

نمکو خط میں غیب نے لکھا غلط عاشقِ جانہار کی سچ بات ہے دید سے مطلب ہے مجھ کو جان من دیکھنے جائینگے ان آنکھوں سے ہم جب کہا میں نے ترا شیدا ہوں میں جاتے ہیں ہر طرح اہلِ خرد چاند کیا ہے تھے سُرُخ کے سامنے	کیون نہ اولا غلط انشا غلط غیب کی تقریر سرتاپا غلط اور کچھ اسکے سوا بیجا غلط ہوگا کب تقدیر کا لکھا غلط سُن لیا پھر سن کے وہ بولا غلط مہستی موہوم کا جب گڑا غلط زلف کے آگے شبِ یلدا غلط
--	---

جو کہا شمشیر نے پورا کیا  
قولِ مردوں کا نہیں ہوتا غلط

(۹)

روایف غلبِ معجزہ

(۵۴)



<p>مے گمزمین روشن ہوا چہ چراغ سبحانچمن چاہئے کیا چراغ جلاتا ہوں مسجد میں گئی کا چراغ تھے گمراہ یوسف کے گویا چراغ بچھے ہاتھ میں لیکے ہر جا چراغ کہ ہے شاہ عثمان کن کا چراغ وہ روشن ہے بجلی کا ہر جا چراغ ہر اک داغ دل کو بنایا چراغ</p>	<p>بنا دل میں داغ تمنا چراغ عجب ہے تجلی ترے حسن کی جب آتا ہے گھر میں وہ شمع و زلیخا تو پروا نہ ہے ہر طرح نہ پایا تجھے جس تو ہمنے کی الہی یہ روشن ہے ہر شرمک یوں ہی شمع فانوس میں لگئی ضرورت نہیں قبر پر شمع کی</p>
--	--

نثار اُس پتھر شمشیر ہوتا ہوں میں  
مرا دل ہے پروا نہ آغا چہ سوز

(۹)

## روایت

(۵۵)

بنا ہے سجد گاہ عاشقان صاف  
قد بالا ہے سرو پستان صاف  
ہوا نازا ہر سر اسو زینا صاف  
نظر میں ہے بہارِ بجزرین صاف  
تمارے دل کا آئینہ کہاں صاف

خدا کا گھر ہے تیرا آستان صاف  
روح رنگین تر ہے غیت سرگل  
دم گرم کر یہ جو نکلے گرم آنسو  
زخا حسد جمال کبریا ہے  
ہمیشہ ہم سے رکتے ہو کہ درت

نہیں بیل سے شاید باغبان صفا  
بنا آدم نشان بے نشان صفا  
گریبان کی اڑائیں دجیان صفا

کھلا شاخ گل سے اشیان کو  
کیا موصوف او کو ہر صفت سے  
بہار آئی کہ دیوانہ ہوا بین

دل شمشیر ہے خطرون سے خالی  
رہا دل بے گھر رہنے کا مکان صفا

(۸)

## ردیف قاف

(۵۶)

ضیائے شمع کا پروانہ عاشق  
حزین - آفت گزین - پروانہ عاشق  
ہوا ہے خلق سے بگناہ عاشق  
کہے کیا درد کا افسانہ عاشق  
بہت ہشیار ہے دیوانہ عاشق  
میان کعبہ و بتخانہ عاشق

فدائے عارض جانا نہ عاشق  
رکے ہین نام مجھے چار تمنے  
یگانہ جب سے کہ لایا کسی کا  
نہیں ہے تاب سن لینے کی لنگو  
ترا سودا بھرا ہے کسے سرین  
ہمیشہ تیرا جلوہ دکھاتا ہے

محبت میں قدم رکھا ہے شمشیر  
قری ہے ہمت مردانہ عاشق

(۹)

## ردیف کاف

(۵۷)

(۹)

## فی المعرفة

۵۷

دل بسا نیکا ہے انداز نیا ایک سے ایک  
 ہے فزونِ سرمہ جو روحِ جفا ایک سے ایک  
 دل کے دھرت میں وہی ہیں جلا ایک سے ایک  
 مل گیا بڑے کے محبت کا مزا ایک سے ایک  
 شکل انسان کی بنی وہ بھی جدا ایک سے ایک  
 بڑے کے غوغا ترے کوچہ میں ایک سے ایک  
 گوشہ خاں میں ہے بڑے کے دو ایک سے ایک  
 آسمان پر ہے ہر آئینہ صفا ایک سے ایک

ہر جگہ مجھ کو صنم بڑے کے ملا ایک سے ایک  
 بچے نکلاتے ہاتھوں کے نہ عالم میں کوئی  
 اپنے دل کو دو پارہ جو کیسا خوب کیا  
 دل ہے سینہ میں تپان لب پر فغان آنچ پھر  
 دل سے ہو جاؤں کمال دید قدرت کے نثار  
 شوقِ ناتواں کہیں ہے کہیں آواز اذان  
 مرضِ عشق گمان کی کوئی شے نہ ملی  
 دیکھ لے تومہ و غور شید میں صورت اپنی

سنگ اسود کہی چو ما کہی چو کہٹ تبری  
 لطف شمشیر کو ملتا ہے نیا ایک سے ایک

(۹)

## ولہ فی النعت

(۵۸)

سر جھکاؤں بار پاؤں آپ تک  
 یان سے نکلون اور آؤں آپ تک  
 دل تڑپتا ہے کہ جاؤں آپ تک  
 کیا کروں کیونکر میں آؤں آپ تک  
 سو زدل جب لے نہ جاؤں آپ تک

کو نہ سادن ہو جو آؤں آپ تک  
 مجھ کو جنت سے نہ گلشن سے غرض  
 کیوں مدینہ میں طلب کرتے نہیں  
 غم کے دریا سے مری کشتی ہو پار  
 زندگی میری یہاں بیکار ہے

سیرکڑوں کی یاد فرمائی ہوئی گم ہوا ہوں تیری چاہت میں مین بیقرار ہوں نگار و اشک بار	حیف کہ گر میں نہ آؤں آپ تک ڈھونڈنے اپنے کو آؤں آپ تک اسطرح کا بجے آؤں آپ تک
---	---

یابنی شمشیر کی ہے التماس  
کون سا دن ہو جو آؤں آپ تک

(۱۴)

## روایت نام

(۵۹)

سخن در عشق و حقیقت سے گوید

اُٹھتا ہے ستم تھے مراد دل ہمیشہ کوئے قاتل میں مراد دل جلا کا عشق گیسو ہو گیا ہائے بدل دی ہے جگہ بھارنے کیا بتاؤ تو ذرا منہ میں کیا ہے یہ کس پر نکل تہمتی ادھر سے خدا نے ایک دل بکودیا ہے رہیق دیو حرم میں کافرو شیخ سنواریں آپ زلفوں کو نہ چنی	ملا ہے مجھ کو کیا نولاد کا دل بہادر ب دلون میں مراد دل پنسا یا مجھ کو اور خود ہی نہ بدولی ترے کوچہ کی کتا ہو ہو دل مراد دل ہے مراد دل ہو مراد دل ابھی تھا اور ابھی چوری گیا دل ستم ہو تا جو ہوتا دوسرا دل خدا ہے وہ مرا جس سے لگا دل بکھرتا ہے بکھرتا ہے مراد دل
--	--

<p>جو مٹھی میں مستے ہو مژدول مرا بھر کس لئے اونسے ملاول دکن تین بڑا سلطان عادل حسینون میں تمہارے بڑا دل</p>	<p>غضب جھگڑا تم تجھ سے کیا کبھی وہ مجھ سے ہی نہیں چنگتی ہر طرف ہے تیغ انصاف مجھے دیتے ہو بوسہ مسکرا کر</p>
<p>(۱۰)</p>	<p>(۶۰)</p>
<p>ہزاروں دل فدا ہیں اُن پشیمانی پشتا ہے کہیں آیا ہو اول</p>	

### ولہ و نشان دستا کش سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

<p>سب معینوں کا ہے سر دار ربیع الاول اے خوش طالع بیدار ربیع الاول ہے وہی طرہ و ستار ربیع الاول پے عجب دولت دیدار ربیع الاول ہے نئے رنگ کا گلزار ربیع الاول پھر رکھا جلوہ دیدار ربیع الاول اسی خدمت کا سزا دار ربیع الاول آگیا ماہ گھبراہ ربیع الاول رحمت حق کا سزا دار ربیع الاول</p>	<p>ہے مبارک رہے آثار ربیع الاول ماہ میلاد ہے سحر جہان میں مشہور دہوم ہے بارہویں تاریخ کی گسی ہر جا جس قدر ہو سکے تعظیم کرے ہر مومن گلستان نبوت کا ہوا میں منظر تھے مشتاق ٹھپتے ہیں تھے یہاں نہیں جتنا ممکن ہو پڑ ہو مولہ حضرت میں درود ذکر میلاد مبارک کو ملائک سن لیں اس معینہ میں ہو کے سرور عالم پیدا</p>
---	--

(۷)	یہ جو شمشیر ہے حضرت کے غلاموں کا غلام ہو مدد آپ کی حسب رابع السبع الاول	(۶۱)
<p>ارمان میرے دل کا نکل آئے یا رسول دل سے یہ داغ ہجر کا بٹ جائے یا رسول دل کثرت گنہ سے نگہ برائے یا رسول در چوڑ کر تمار اکہ ہر جائے یا رسول جلوہ کہی مجھے تو نظر آئے یا رسول فصل و کرم سے آپ کے بٹ جائے یا رسول</p>	<p>پردہ جو مجہین تم میں ہے اٹھ جائے یا رسول بطحی میں گہر بناؤں دکن سے کون سفر مخشدین آسمانے زیر لوائے پاک فدوی کی عمر ساری گناہوں میں کنگھی مدد سے ہوں تڑپتا ہوا عشق دیدین دنیا کی فکر میسے لئے ہے ہٹائے جان</p>	
	<p>بیٹھے فقیر بنے تے در کے سامنے شمشیر کا نصیب چاہئے یا رسول</p>	
(۹)	رویف مہیم	(۶۳)
<p>زلف بل کمانے لگی سنتے ہی زنجیر کا نام کیون انوماہ دو ہفتہ تری تصویر کا نام کیا کردن یاد تھا کاتب تقدیر کا نام سایہ زلف میں رکھ چوڑوئے زنجیر کا نام بیوض میں کہی لینے کا نین پیر کا نام</p>		<p>نگہ یار نے مارا جو لیا تیر کا نام ہو گیا چار طرف خانہ عاشق روشن وصل جانان دم تحریر لکھانا تھا مجھے لے پری ضعف بہت تھے دیوانہ کو درس توحید پڑھایا ہے عنایت سے مجھے</p>

جلد محفل سے کرو غیر شر انگیز کو دور یا خدا اُس بت کا فر نے نہ پوچھا مجھ کو ہاتھ آئی ہے جو خاک کفیلے محبوب	خیر کے کام میں لیتے نہیں تاخیر کا نام کیون نہیں آہ و فغان میں مگر تاثیر کا نام ہمت ہو بولے سے بھی لیتے نہیں کسی کا نام
---	--

(۹۳)	غیر کارنگ جا مجھے صفائی نہ ہی کنج گئے وہ جو سنا برزمین شمشیر کا نام	(۹)
------	--	-----

تھے عشو سے ہی ورنہ سے ہوناک میں دم طاہر دل کو نظر آپ کی کرتی ہے شکار راز دل اپنا وہ ظاہر نہیں کرنا نہ کرے دل ہو یا جان ہو کہ میسر اگر خستہ ہو لے گیا نامہ کہ ہر کچھ ہی چاہے اُس کا وہ جتاتے ہیں مجھے سب کو کہے دیتے ہیں کہتے ہیں آتے ہیں اور ان کا کچھ ٹھیک نہیں وہ ہو اُس کا جو ہے ہیکور رفاقت ابدی	شوخ نظروں سے اور انداز سے ہوناک میں دم ہائے اس چنگل شہباز سے ہوناک میں دم میرا اوس خانہ برانداز سے ہوناک میں دم سب کا اکثر بت طناز سے ہوناک میں دم اُس کبوتر کی ہی پرواز سے ہوناک میں دم ایسے نادان کے ہمارے سے ہوناک میں دم اُس جفا کار دغا باز سے ہوناک میں دم اوس ستم گار کے انداز سے ہوناک میں دم
---	--

وہ تو عیاری میں یکتائے زمان ہو شمشیر تیرا اوس یار دغا باز سے ہے ناگ میں دم
---

ردیف نون

(۸)

## در توحید و تصوف سراپد

(۶۴)

نہان جہان میں بہین بہین عیان بہین بہین  
 بند و پست و زمین آسمان بہین بہین  
 نہیں ہے غیر کا نام و نشان بہین بہین  
 بہین سرور بہین پیر بخان بہین ہم بہین  
 شجر بہین بہین گل بوستان بہین ہم بہین  
 ظہورِ حبس و کون و مکان بہین ہم بہین  
 بہین شکار بہین تیر دکمان بہین ہم بہین  
 صدف بہین بنگے گہر زمان بہین ہم بہین

جبر نگاہ پڑی بیگمان بہین ہم بہین  
 مکائنیں ہم بہین ہمیں لامکائیں بہین ہو جو  
 عدد بہین بہین بہین دوست بہین ہمیں کچھ  
 بہین بہین ساغر و مینا بہین بہین بادہ پست  
 بہین بہین بلبل شیدائیں بہین کی بہار  
 بہین محیط و دو عالم بہین بہین منظر کل  
 بہین بہین قاتل خنجر بکفت بہین مقتول  
 بہین بہین بحر بہین موج بہین بہین طوفان

(۷)

بہین بہین شخص بہین عکس بہین بہین شمشیر  
 ہزار آئینوں کے دریاں بہین ہم بہین

(۶۵)

جہاں گتا ہے پیشکر محل میں کون  
 ہے نہان آدم کے آب گل میں کون  
 شمع بن کر ہے مری محفل میں کون  
 راستے میں کون ہے منزل میں کون  
 کون ہے نادان میں عاقل میں کون  
 جلوہ آرا ہے مہ کامل میں کون

آگیا ہے چھپکے میرے دل میں کون  
 اسمیں ہے تنویر اسماء و صفات  
 ہر طرف ہے دل میں کی روشنی  
 صوفی دواہد کو دیکھا غور سے  
 کافر و مومن میں کس کا نور ہے  
 عکس رخ ہے کس کا روشن آفتاب



(۹)	کیا کون شمشیر اپنی کیفیت چمکیاں لیتا ہے مجھے دل میں کون	(۶۶)
بر ملا راز منان کتا ہوں دن کو مسجد میں اذان کتا ہوں تجھ کو میں جان جان کتا ہوں تجھ کو بے گوش و زبان کتا ہوں قصہ درد نہان کتا ہوں دیکھا ہے پیر مغان کتا ہوں خود کو میں وہم و گمان کتا ہوں قد کو میں سرور و ان کتا ہوں	بے نشان کو میں نشان کتا ہوں شب کو ناقوس میں کرتا ہوں میں شور جسم کی طرح جہان ہے سارا تو ہی سنتا ہے تو ہی گویا ہے اُسکے سننے کی اگر طاقت ہے وہ پلائے کہ نہ اپنے میں ہوں ہے وجود آپ کا میں کچھ ہی نہیں رخ ہے گل نرگس شہلا ہے وہ آئینہ	
(۷)	زندہ دل پاتا ہوں شمشیر کو میں اسلئے اُس کو جو ان کتا ہوں	(۶۷)
اٹھا کے پردہ یہ ہنسنے دیکھا کوئی نہیں جا بجا ہمیں ہیں		
نمکِ ہمیں ہیں بشرِ ہمیں ہیں صنمِ ہمیں ہیں خدا ہمیں ہیں		
ہمیں سے سارا جہان ہے روشن ہیں کون مکان ہے روشن		
ہمیں ہیں سورج ہمیں ستارے رخِ نمر کی ضیا ہمیں ہیں		
ہمیں ہیں قمری ہمیں ہیں مہلِ ہمیں ہیں سرور و ان ہمیں گل		

شجر ہمیں ہین نمر ہمیں ہین چین ہمیں ہین فضا ہمیں ہین

است کاراگ ہمیں نے گایا ہمیں نے قابو ہلایا

ہمیں نے رنگ جہان جہاں ہسان ہمیں بر ملا ہمیں ہین

ہمیں ہین سلطان ذی مراتب ہمیں ہین ہر ایک شے پہ غالب

امیر ہم ہین فقیر ہم ہین غریب ہم ہین گدا ہمیں ہین

ہمیں توہین کا فر کلیسا ہمیں ہین ہوسن میان کعبہ

ہمیں ہین سالک ہمیں ہین عارف فنا ہمیں ہین بقا ہمیں ہین

ہمیں ہین شمشیر دست سلطان دل عکس ہمیں ہین لڑان

ہمیں ہین ناظم ہمیں ہین حاکم قدر ہمیں ہین قضا ہمیں ہین

ساقی ترے تصدق سوا ہین توہم ہین  
سر زار پر ہے اپنا سر دار ہین توہم ہین  
ہر دم کی بخودی میں ہشیما ہین توہم ہین  
ڈالے ہوئے گلے میں نثار ہین توہم ہین  
معتلج ہین توہم ہین زردار ہین توہم ہین  
تم آ کے سیر دیکھو گلزار ہین توہم ہین

میخانہ ازل کے میخوار ہین توہم ہین  
سیرین بھری ہے شورش منصور کی کشتہ  
ساقی کے گرد پہر کر قصان ہین یکہ میں  
عشق صنم نے ہلکوا کافر بنا دیا ہے  
دل بے خکیب و طاقت رخ زرد زلف لٹا  
کیا داغماے الفت سینہ میں ہین ہار

گر خواب چشم ہلکوا شمشیر رات بہر ہے

(۹)

کہتے ہین حضرت دل بیدار ہین توہم ہین

(۶۹)

<p>جلو کر کیون پر خیا نہ نہیں دل کی خلوت گاہ میں آیا کرو کیا ترسے جل نہیں ہیں یکڑوں دیکھتے ہیں ہم در تو کچھ سدا یار اپنا بننے سمجھا ہے تجھے جمع بین دن رات ہمایا ان عشق آنکھ کی پتلی میں کسا نور ہے راہ میں پامال کتنوں کو کیا</p>	<p>کسے گردش میں بیجا نہ نہیں کوئی اپنا کوئی بیگانہ نہیں کیسا ترا انداز تر کا نہ نہیں بند ہر گز باب میخانہ نہیں اب کسی سے مجھ کو یاد نہیں کیا ترا کو بچہ شفا خانہ نہیں دل میں کیا تنویر بمانہ نہیں کیا تمہاری چلستان نہیں</p>
--	--

(۸)	<p>چپکے سے پینے لگے شمشیر راست کو کب دوہمیا نہ نہیں</p>	(۷۰)
-----	---	------

<p>نرگس کی آنکھیں واہیں ہمیشہ باز ہے کچھ تو آشیانہ جل الوریہ میں اے گلبدن بہار میں گدزی تمام عمر تصویر یا آئینہ دل میں دیکھ لے فرو و سس میں تو دل مرا وحشی بنا رہا ہو عشق میں فنا تو بقا بھی نصیب ہو رکھنا نہ تو نے عشق کسی کام کا مجھے</p>	<p>اک غیرت چمن کے بنے کیا انتظار میں یہ مرغ دل تڑپتا ہے کسے شکا میں دل عاشقوں کا ہے تے پہلوں کے ہار میں بند آنکھ ہو تو لطف انتظار میں راحت اگر ملی تو ملی کوئے یاہر میں یہ وہ نہیں شرب جو کے خمائر میں حیران ہوں کہ رہ گیا میں کس شمار میں</p>
---	--

(۹)	شمشیر میرے ہوش بین بردم اٹے ہو پاتا ہوں اک بری کودل سقرا میں	(۷۱)
<p>جان اپنی دون تو حق محبت ادا کروں میں وہ نہیں جو غیر سے کلمہ التجا کروں حیران تھے بخل صبیحت کو کیا کروں مجھ پر حفا وہ یار کسے میں وٹا کروں ہو کا ہوں خون دل ہی کو اپنی غدا کروں میں دل کو آب ذکر سے ہر دم صفا کروں اغیار کی طرف نظر اپنی میں کیا کروں قامت کو دیکھ لوں تو قیامت ہا کروں</p>	<p>بے پردہ تم جو آؤ تو میں فیاض کروں جو کچھ طلب ہے آپ ہی کستان ہے جو تو بادشاہ حسن ہے اب کچھ ہے تھے پاس اُسکے ستم میں بھٹک گئے زندگی کا پاس تہمک کر پڑا ہوا ہوں محبت کی راہ میں زاہد وضو سے صاف تو کر اپنے ہاتھ پاؤں آنکھوں میں میرے یار سایا ہوا رات دن ہو جاؤں مست جب مری آنکھوں کو دیکھو</p>	
(۱۰)	افسوس آکے سارا زمانہ ملا تو کیا شمشیر میرے وہ نہیں ملتا کیا کروں	(۷۲)
در نعت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نغمہ سنجی مسکیند		
<p>خدا شناس خدا کی کتاب لکھتے ہیں عرق جبین کا ہے اُسکو گلاب لکھتے ہیں گھر ہی گھر ہی کا فرش تے لکھتے ہیں حیات کو بٹال جباب لکھتے ہیں</p>	<p>صفحات روئے رسالت آب لکھتے ہیں سخن میں اپنے ہے پیدار و دیکھتے ہیں وہ روز محکوم دکھائے نہیں کیا ہے سمجھ گئے ہیں جو ناپائدار اہل خرو</p>	

جڑا ہے عالم پیری سے ہتھ میں عیشہ | کہانِ فسانہٴ محمد شباب لکھتے ہیں

(۷)

سخنِ نون میں ہیں عجب الکریم خانِ شمشیر  
انہیں کو حسان بہادر شباب لکھتے ہیں

(۸)

### ولہ فی النعت

دلِ عشقِ نبی کی طپش میں ناز بھر میں جانوں اور وہ جانیں

بے اسکے نہیں میسے دل کو قرار کچھ میں جانوں اور وہ جانیں

کیا بید ہے اسدِ تیرا وہ سب کو بتائیں اپنی ضیاء

بڑھ چاے مزا چڑھ چاے خار بھر میں جانوں اور وہ جانیں

نہیں دہیان ٹھکانے نبی کے سوا دانی ہے میرا حانی ہے مرا

اس در پہ پڑا ہوں میں دلِ افکار بھر میں جانوں اور وہ جانیں

کیا دل کی لگی کو بھائے کوئی کیا دل کی بچی کو نگائے کوئی

جان اپنی گردن پہلے میں نثار بھر میں جانوں اور وہ جانیں

اے سرِ درگل اے شاہِ رسل اے مہرِ دلی اے ماہِ سُبُل

تم پر ہے مرا سب دار و مدار بھر میں جانوں اور وہ جانیں

کچھ لطف نہیں اس حینے کا جب حُبِ جہی ہی دل میں نہو

روتے تو رہو بس زار و نزار بھر میں جانوں اور وہ جانیں

ہم بیان سے جو سئے قبرِ حلیم اور بان سے لبوئے حشرِ حلیم

شمشیر کا ہوتے بیڑا پارہ پر میں جب انون اور وہ جانیں	
(۷)	دریا دبیر دستگیر سے گوید
	زبان پر کہ حق کا نام جاری پنجوڑ آغ اولی کا دامن
اسی میں اے دل جو رستگاری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	کمان سے آیا کدھر چلا ہے پڑی ہے مشکل تو فکر کیا ہے
تجھے ہے کیوں فتنل آہ وزاری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	دام مرشد کی رکھ محبت سے گی دونوں جہان کی نعمت
رہے گا ہر بار فضل باری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	مٹا جاتی کا رنگ سارا نہیں کیا کمین ہسارا
ہوئی ہے پیری میں عین خواری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	عجب ہے مطلب کا یہ زمانہ ہوا ہے بیگانہ ہمدرد گمانہ
بہری کدورت سے دل میں ساری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	بہر نفس ذکر خدا کا اسی میں اے دل مزا ہے کیا کیا
نہیں ہے دنیا کو پائیداری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	
	ابو اسلامی ہے تجھ پر سایہ اگر عُدو خلق ہو تو غم کیا
رہے گی شمشیر آبداری پنجوڑ آغ اولی کا دامن	

# فی الشوق والعشق

(۷۵)

(۹)

بے خبر بے بین بے شمار بے بیٹے ہیں  
 کیوں رقبہ یوں کے طرفدار بے بیٹے ہیں  
 ہم تھے محرم اسرار بے بیٹے ہیں  
 کوچہ بار کی دیوار بے بیٹے ہیں  
 پہلے ہم پھول تھے اجاڑ بے بیٹے ہیں  
 وہ جوانی میں ستمگار بے بیٹے ہیں  
 دونوں آئینوں پہ دو ماہ بے بیٹے ہیں  
 مست ساقی ترے میخوار بے بیٹے ہیں

ہم سے عشق سے سرشار بے بیٹے ہیں  
 آپ کو عاشق جاننا زکا کچھ پاس نہیں  
 بے حجانہ کبھی ہم سے ملاقات ہے  
 ہم وہ عاشق ہیں کہ اس سے ملنے کر نہیں  
 رہ گیا عالم پیری میں جوانی کا خیال  
 مشق تھی عالم طفلی میں دل زاری کی  
 گیسو بول کہاتے ہیں کیا بار کے خراؤ پر  
 دور چنانہ ہے گلشن پہ گٹا چھائی ہے

(۷۶)

(۸)

کام آجائے گی اللہ کی رحمت شمشیر  
 اس ہر دوسہ پہ گنگا گار بے بیٹے ہیں

اک بار ادھر چشم عطا ہو تو میں جانوں  
 دیدار بت ہو شش رہا ہو تو میں جانوں  
 آئینہ اگر دل کا صفا ہو تو میں جانوں  
 عیسیٰ سے اگر کسی دوا ہو تو میں جانوں  
 یہ شہ طاعت ہے ادا ہو تو میں جانوں  
 زاہد سے کہی یاد خدا ہو تو میں جانوں

معشوق میں انداز وفا ہو تو میں جانوں  
 کہتے ہیں اثر بخش عاے سحری ہے  
 زنگ ہوں و حرص نکلے نہیں دیکھا  
 بیماری دل کیوں مری اچھی نہیں ہوتی  
 موجود اُسے جانکر اپنے کو مٹا دے  
 صورت نظر آجائے اگر میرے صنم کی

<p>ن کیا غم ہے اگر سامنے آنکھوں کے نہیں ہیں وہ شوخ مے دل سے جدا ہو تو میں جانوں</p>	
<p>شکرِ تم یا را دا کیجئے شمشیر دل بسترِ تسلیم و رضا ہو تو میں جانوں</p>	<p>(۷۷)</p>
<p>دل بے خور و سال کے قربان خالق ذوا الجمال کے قربان تیرے خسار و خال کے قربان دولت بے زوال کے قربان میں بھی اپنے خیال کے قربان اپنے یوسف جمال کے قربان آرزوئے وصال کے قربان فصل گل میں کائنات کے قربان</p>	<p>جلوہ بے مثال کے قربان تنگو پیدا کیا ہے بے ہمتا اخت و ماہ کا ہے نظارہ میں ترقی پذیر حضرت عشق تجمک و دل میں رکھا ہے پونہ جہنم کی عمر بھر زینحسانی وہ نہ لے تو کیا جس لعلی کیا لگانی ہے مستعد ہستی</p>
<p>(۸)</p>	<p>خوب سے ہو نظم لے شمشیر آپ کی بول چال کے قربان</p>
<p>مفت کا مال ستمگار لئے پہرتے ہیں کسلئے ہاتھ میں تلوار لئے پہرتے ہیں ہم بغل میں دل بیمار لئے پہرتے ہیں سجہ میں رشتہ زنا لئے پہرتے ہیں</p>	<p>ہاتھ میں میرا دل زار لئے پہرتے ہیں کیا مجھے قتل کرینگے وہ چڑھا کر ہو مرض عشق کا چچا نے والا ینہ ملا زہدہ الون کی طرہ غور سے ہم دیکھ چکے</p>



ہنس دولت دیدار لئے پہ تے بہن  
جنس دل ہم سر بازار لئے پہ تے بہن  
بار کیوں سر یہ گنگار لئے پہ تے بہن

لطف شمشیر کی غرور کو ملایا دن کو  
تہمین عشق کے اخبار لئے پیر تہمین

کریم تو مجھ کو بخش دے گا تو کہ کہ حصہ میں ہو  
 یہ صوفیوں میں ہوں سچا عالمی میں کمال میں  
 خرابے خستہ ذلیل و سوا پڑا ہوا کوئے یہ زمین  
 متمین ہو میرے ساتھ نوا لے غبارے میں بختیہ میں  
 جنوں کے بڑھنے کی ہر علامت خیال فصل میں  
 کتابیں تین خاک تین باد میں تین تین  
 نہیں ہے شک و تردید ہر کیسے میں نظر میں ہو

نہ دلوں کو بیجا مکاری فکر و دشمنی ہوں  
 نہ زلف و عینِ بخت کو بیجا دشمنی ہوں  
 یہ ہوش باقی نہ بخش بر جاسر ادا خواہ  
 تمہیں بیجا بکرا لائے والے تمہیں ہوں  
 خدائے عشق کو سلامت عجب ہے زود طبیعت  
 میں جو ہوں متعلق نہایت کیلکہ ہوں  
 کہتی گئی ہیں کچھ نہ پرکھی جرات کا

ہوا ہونے میں شکیں جو حیرت بنا ہے دل آئینہ کی صورت  
لگا ہوا میں ہے خدا کی قدر خیال سے گامین ہو

عشق کے صدمے اُٹھاسکتا ہوں کیونکر سیکڑوں  
جان دیتے ہیں فیض ہوتے ہیں قبر سیکڑوں  
ایک دل ہے لینے والے ہیں تگر سیکڑوں

جس طرف دیکھا نظر آئے ہیں دہریہ کی روں  
حور سے بڑھ کر پری سے خوبتر خوبی میں ہو  
لوٹنے پر سب میں آدہ سمجھ کر مال مفت

مسجدین دیکھیں ہزاروں اور مندر سیکڑوں  
میری آہوں سے عیان ہوتے ہیں انگر سیکڑوں  
یاں تھکے چاہئے طے ہیں مضطر سیکڑوں  
میسماں پاتا ہوں اپنے گھر کے اندر سیکڑوں  
نیم بسمل نیم جان اللہ اکبر سیکڑوں  
دار پر چڑھ جائیں گے کمانیگے پتھر سیکڑوں  
زخم سینہ پر ہزاروں داغ دل پر سیکڑوں  
دوب جائیگے یہ کاروں کے دفتر سیکڑوں  
آگے چھپے دہن بائیں یکے پتھر سیکڑوں  
تہمتیں ناحق لگائیں طے جو پتھر سیکڑوں  
پابلگ ہیں تیسے قاست پر صوبہ سیکڑوں  
آپ کے مشاق ہیں لے بندہ پر سیکڑوں

دلبرہ جانی کو پاؤں کمان حیران ہوں  
آتش عشق بتاں دلیں نہاں کتا ہونین  
جہانک کر دیکھو چہرہ کے سے تماشہ راہ کا  
مھے دل میں حسرت حرص ہوا کا ہجوم  
کوئے قاتل میں ہزاروں روز ہو گئے جلا  
صورت منصور کرتے ہیں انا الحق کی صدا  
بسمل تیر نظر ہوں روئے نگین پنجا  
جب ندامت کا پسینہ حشر میں بڑھ جائیگا  
جمع ہیں چٹھی کے دن لڑکے ترے خوشی کے پاس  
جو کیا تھے کیا ہر خیر و شر تھے ہوا  
بڑی چشم سے محبوب ہے زکس کی لکھ  
حکود دیکھا آپ کا جو یا نظر آیا مجھے

(۱۲۱)

طبع موزون سے نکلتے ہیں مضامین آبدار  
ہم دکھا دیں گے ابھی شمشیر جو ہر سیکڑوں

(۸۱)

اس عمر کا قیام کہی ہے کہی نہیں  
دولت کا کیا قیام کہی ہے کہی نہیں  
رہتی ہے ناتمام کہی ہے کہی نہیں

دنیا میں اپنا نام کہی ہے کہی نہیں  
مغرور ہونہ یا رتوال و متلع پر  
افسوس اپنی عمر ہی لو کے تلاش میں

اسمین ہے کیا کام کہی ہے کہی نہیں  
کیا لوگے انتقام کہی ہے کہی نہیں  
یہ قصہ دوام کہی ہے کہی نہیں  
کرنا ہون میں سلام کہی ہے کہی نہیں  
کیسا ہے یہ مقام کہی ہے کہی نہیں  
اس طرح اُنکا کام کہی ہے کہی نہیں  
یوں ہی تو اُنکا کام کہی ہے کہی نہیں  
بہ چون کمان پیام کہی ہے کہی نہیں

کہتے ہیں وہ کہ کچھ ہی نہیں اُسکے پاس نہ  
بیدار کر کے وہ بت معنہ و چلہ یا  
دل لیکے بچہ کر بھی گئے مان میں بھی  
جو چیز پائدار نہ ہو اُسکو اسے تو  
بلواتے ہیں وہ شوق سے لیکن دور ہیں  
دیتے ہیں خود ہی بوسہ جڑ کتے ہیں خود ہی  
ماریں ہی جھکوا و جبر میں ہی جھکوا  
رہنے کا اُس پری کے ٹکنا نہیں کوئی

(۱۲)

شمشیر کو ہے فکر تو بعضی کی فکر ہے  
دنیا کا انتقام کہی ہے کہی نہیں

(۸۲)

مشکل بڑی ہے آئینکے نگار و خواب میں  
کتنی ہے اپنی عمر شراب کباب میں  
ملتا ہے کیا مزہ مجھے اُنکے عتاب میں  
تاخیر کیا ضرور ہے کار ثواب میں  
سیڑھی یہ پہلی ہے اوئے غل شراب میں  
حسرت بھری ہے کیا داخلہ خواب میں  
تلوار میں رات کو دیکھی تھی خواب میں

گنتی نہیں ہے شب کو تو کماضر میں  
معتشوق ہم نعل ہے مزہ ہے شباب میں  
بوسہ لیا تو گالیان دیتے ہیں بار بار  
تیر نظر سے چیدئے مجھے دلوں جگر  
زاہد کا زہد ایک ہی ساغریں رگیا  
کچھ سنکے پوچھ لو میرے پیلوں میں مہنگی  
کل صبح جھکوا بروئے جانان نظر پڑا

نقطہ لگائے کون خدای کتاب میں  
دل دیکے لئے جان پڑی ہو عذاب میں  
ماری گئے سیکڑوں کو وہ عذاب میں  
جاتا رہے گا لطف ہی لب لباب میں

اُس بکے رخ پہ خال بنا مارو نہیں  
صبر و شکیب و تاب تو ان کو چکے ہیں ہم  
بچپن میں ناز اُنکا بسا تا ہے سب کا دل  
تفصیلی حال مجھے نہ پوچھو وصال کا

(۱۴)

شمشیر نے لکھا اُنہیں شوق وصال جب  
آئینہ دیکے بھیجا ہے خط کے جواب میں

(۱۳)

خدا سے قاف پوچھنے کو بان پر مانگوں  
قبول ہووے دعا یا نہو مگر مانگوں  
ٹہنی ہے دل میں کہ اکٹ رہے خطیر مانگوں  
میں وہ نہیں ہیں خدایا جو تجھے زرا مانگوں  
تو کیوں ذلیل میں بھر بھر کے در بدر مانگوں  
اصول عقل ہی ہے کہ مختصر مانگوں  
اُدھر طلب وہ کریں اور میں اُدھر مانگوں  
دعا بھی مانگوں تو خالق سے بے اثر مانگوں  
ارادہ ہو جو تمہارا تو سوچ کر مانگوں  
کرم سے دیتا ہے مجھ کو میں جہد کر مانگوں  
دعاے خیر سچا ہوں تو کیا بیش مانگوں

دعاے وصل پر ہی رہیں اگر مانگوں  
کسی کے ہجر میں اتنا کہ جی میں آتا ہو  
وہ دین خوشی سے دیا ستے ہی گڑ جائیں  
جو تجھ کو دنیا ہو دے مجھ کو نصیب تان  
جو ایک در ہے خدا کا میرے لئے کافی  
نہ پورے کام کسی کے ہوں جبکہ دنیا میں  
مزہ تو جیسے کہ ساتی سے بادہ گلگوں  
ستم نہیں تو یہ کیا ہے جو آپ کہتے ہیں  
ہمیشہ کہتے ہو دو لگائیں کوئی چیز اپنی  
سوال رد نہیں کرتا معنی ہر ذات اُسکی  
جھائیں الی نہیں نام کو وفائ میں

<p>تو پھر میں کسکے لئے نفع یا ضرر مانگوں نہ چرخ کی نہ زمین کی تو کیا کہہ ہر مانگوں</p>	<p>ستائے غیر مجھے تم جفا سے پیش آؤ دعا بھی ایسی نہ اپنے لئے نہ اُنکے لئے</p>
<p>(۱۰)</p>	<p>جب اپنا نام ہی خود مشہور ہوا شمشیر سوائے اسکے میں کیوں تیغ اور تبر مانگوں</p> <p>(۹۴)</p>
<p>وہ ہی بس انتشار کی باتیں اس دل غمگسار کی باتیں تیغ ابرو کے وار کی باتیں سُنکے اُس راز دار کی باتیں بھے اُس گلے دار کی باتیں دل ایسے وار کی باتیں سننی پڑتی ہیں چار کی باتیں</p>	<p>نہیں سنتے ہیں یار کی باتیں کون ٹھنکا ہے کس سے عرض کروں خوب سمجھے شہر ساز ترا کبھی ہوتا ہوں خوش کبھی خوش قتل و شکر سے ہی ہیں شیریں تر اُو تو کچھ تمہیں سناؤں میں عشق ہونا ہزار آفت سے</p>
<p>(۱۵)</p>	<p>گر بلانا ہے آپ کو منظور مُنے شمشیر زار کی باتیں</p> <p>(۹۵)</p>
<p>در محامد بادشاہ حجابہ خودی سراپد</p>	
<p>کہ سایہ اُنکا ہے فرق رعایا پر پست میں بلخ میں روم میں انگنڈ قلیہ دلاست میں</p>	<p>الہی رکھ دکن کے شاہ کو ظل حفاظت میں میرے شہ کی ہے توقیر اور عزت ہر پست میں</p>

دعا میری یہ پہلی بچہ وقتہ ہے عبادت میں  
 دعا پہونچے میری یارب کہیں باب اجابت  
 کتابت میں خطابت میں فصاحت میں بلاغت  
 مروت میں عفت میں متانت میں نجابت  
 زکات میں نکی ایسا زمین ایسا ذہن میں  
 فراست میں ذہن ایسا بشار ایسا عدالت میں  
 گہر بخشی میں کیا ہے سخی ملک سخاوت میں  
 ہی میں پیشواے قوم ملت میں جماعت میں  
 لیا ہے بار اپنے دوش پر سبکیا ست میں  
 یہ اوس بڑھ گئے ہیں کھار علم بلاغت میں  
 کہیں بڑھ کر ہیں آصف شاعری میں اور فصاحت میں  
 کیا ہے خلق اکبر کو ریاست کے سیاست میں

الہی کہ مجھے شاہ دکن کو شادمان ہر دم  
 نبی حامی علی یا اور مرد پر غوث اعظم ہوں  
 نہیں کوئی نظیر او نکا جہان میں ہر طرف کیا  
 نہیں جاؤں جہت میں کوئی ہم سر ہر سلطان کیا  
 نہ یورپ میں نہ ہندوستان میں شاہ ذوقی بہت  
 مقابل میں میر شہ کے کمان نور خیر دان گیا  
 مجھے شہ کا مبارک نام ہے مشہور ہر اک جا  
 نہیں ہندو دکن میں آپ سلطان کوئی گز  
 وہ میں یتمائے دہر گوہر بر جہان بانی  
 کمان سبحان یہ پہلے کی کہانی سنتے آتا ہوں  
 اگرچہ دل میں اتاد لیکن اُنکے پہلے سے  
 خدائے آپ کو تو عدل میں بے مثل ٹھیرایا

(۷) چمک جاؤ گے اے شمشیر اکبر دیکھ لیتا تم  
 مقدر نے کہا ہے شاہ کے ظل عنایت میں

(۸۶)

آخر اسکو زوال ہے کہ نہیں  
 کہیں ایسا جمال ہے کہ نہیں  
 کہتے ہیں کیوں کمال جو کہ نہیں

یہ جوانی و بال ہے کہ نہیں  
 آئینہ دیکھ کر وہ کہنے لگے  
 ایک ہی وار میں تمام کیسا

مین تو مدت سے اُنہ قربان ہو سُکرا کر وہ مجھے پوچھتے ہیں وہ ہیٹ کر گلے سے کہتے ہیں	اُنکو میرا خیال ہے کہ نہیں آرزوئے وصال ہے کہ نہیں اور کوئی سوال ہے کہ نہیں
---	--

بند کر آنکھ و یکہ لے شمشیر  
ماسوی السد خیال ہے کہ نہیں

## روایتِ واو

(۸)

فے المعارف مے گوید

(۸۷)

آئینہ میں تصویر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
زنجیر بہ زنجیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
دل میں خلش تیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
الچی ہوئی تقریر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
مٹی میری اکسیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
قرآن کی تفسیر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
پیشانی کی تحریر ہے ایسی کہ نہ پوچھو

دل میں کوئی تصویر ہے ایسی کہ نہ پوچھو  
ہر چہ پہ ایک چہ ہے گیسوئے رسا کا  
اُنکی نگہ چشمِ فنون ساز نے مارا  
وہ زلف کے شیدائے بگڑتے ہیں ہر نرم  
کہتے ہیں اے گرد و غبارِ رہ معشوق  
خطِ مصحفِ خسار پر اُنکے کل آہاں  
پڑا ہر کوئی اس خط کو شاد ہے تو میں جاؤ

شمشیر مے ہاتھ میں رہتی ہے ہمیشہ

	اک چاند سی تصویر ہے ایسی کہ نہ چھو	
(۸)	معروضہ فقیر بحضور پیر دستگیر	(۹۸)
	نہ ہے پان جگہ کوئی مکان مرے پیر پاک مدد کرو	
	ہو مقام اصلی میرا جہان مرے پیر پاک مدد کرو	
	تسین ایک ہوئے داء میں نہیں نکلی دل کی کوئی ہو س	
	لیا جہان میں ہے سب جہان مرے پیر پاک مدد کرو	
	ہے عجیب کشمکش جہان نہ ہے کوئی یار و محمد مہسان	
	مے غیر اپنے ہی بیگان مرے پیر پاک مدد کرو	
	کبھی مجھ چاہے اک نظر میں غریب ہوں میں شکستہ پر	
	میں شمار تم پہ ہوں ہر زمان مرے پیر پاک مدد کرو	
	کیا یان کی فکر نے نیست تر میں ہوں خستہ دل میں ہوں تلخ حاکم	
	میں ہوں نیم سبل و نیم جان مرے پیر پاک مدد کرو	
	کہوں کس سے دل میں حال کیا قرض چہ بٹہ مال اب	
	ہو مدد میری شدہ دوجان مرے پیر پاک مدد کرو	
	بڑا خاد مومن میں جو سب سے ہوں کون کیا نصیب ہے و آڑ گون	
	مرا سہ تمہارا ہے آستان مرے پیر پاک مدد کرو	



مجھے ہے بہشت سے کام کیا میں تمہارے کوچہ میں پاؤں جا

رکھوا اپنے بندہ کو شادمان مے سے پیر پاک مدد کرو

(۱۰)

در حسن و عشق مے گوید

(۸۹)

کیا مہنے نثار سے جہان میں یحیٰں کو  
مکان کو بام کو دیوار کو چوکے یاوان کو  
نہ پایا قاصد جہان سے اونچا سر بوتان کو  
کیا ہے سُنہ زبانی یا دیکھا در گلستان کو  
کلیجہ سے لگاؤں جو ملون تصویر جہان کو  
کرم کو مغفرت کو رحم کو افضال بزدان کو  
ہمیشہ حفظ کرتا ہوں خدا کے گھر میں آن کو  
خدا کے کر دیا اپنا امانت دار انسان کو  
چلو جب راستہ سے تم اٹھا لو اپنے دامن کو

نکالا عشق نے پہلو سے دل کو حکم کو جان کو  
کیا جنت میں آکر یادینے کوئے جہان کو  
نہ دیکھا مے رنگین کے برابر پول گلشن میں  
چمن میں شاخ گل پر نغمہ زن ہو بلبل شیدا  
پے نسکین خاطر بھیجی ہو مہربانی سے  
گندگاؤں کے سر پر سایہ افکن جنت میں بکھا  
خیال مصحفِ خسار جہانِ دہلیں رہتا ہے  
فرشتے دیکھتے ہی ہٹ گئے انکا کر بیٹھے  
تر پتا ہے شہیدِ ناز خاک خون میں آلودہ

(۷)

عدو ہے قبضہ شمشیر میں یا نفس موذی ہے  
ما لُفَّصَ عَزَّ مِنْ لَدُنْہِ تَعْمِدُ عَمْرٍ وِ مِلْدَنْ کُو

(۹۰)

مست رہوں طے مزار تازہ تازہ نو بنو  
لیکنی دل ہزارا تازہ ستارہ نو بنو  
ہوں تیرے خجستہ چہا تازہ تازہ نو بنو

نگست گل کو لا صبا تازہ تازہ نو بنو  
تیری نظر کو کیا کروں سحر ہے ہمیں فیاں  
آپ میں بانی ستم دل کو کیا اسیرِ غم

ہول کملے تھے جا بجا تازہ بتازہ نوبنو  
بلبل دگل ہیں ایک جاتا زہ بتازہ نوبنو  
لطفے جبراجدا تازہ بتازہ نوبنو

صبح جو کی چین کی سیر تہانہ ہمارے ساتھ غیر  
یار سے ہنسنے یہ کہا جلد تکے پاس آ  
می ہی پلا کباب دے دینا ہو جو شانیے

(۱۴)

شمشیر جا کے کیجئے اسکی گلی میں جنگ  
جمع ہیں غیہ جا بجا تازہ بتازہ نوبنو

(۹۱)

طبیعت چلبلی ہو نیک خو ہو  
الہی وہ ہمیشہ روبرو ہو  
برآد سے دلکی جو کچھ آرزو ہو  
اجی تم ہی نہایت تند خو ہو  
وہ فرماتے ہیں ہر دم ترشہ ہو  
میسے سینہ میں میر دل میں تو ہو  
پریشان حال میرا موبو ہو  
پکارا ہے کہ شونخ جنگ جو ہو  
جو کچھ کہنا ہے کیئے دوبرو ہو  
بہت اعلیٰ ہے جسکی ایسی خو ہو  
شہانہ روز جسکی جستجو ہو  
نہ کیونکر اسکی سب میں آبرو ہو

ملے معشوق ہی جو خوبرو ہو  
منو غائب کہی میری نظر سے  
میری آغوش میں آؤ اگر تم  
ذرا سی بات پر ایسا بگڑنا  
نیکل جاؤ چلے جاؤ بہان سے  
جدر ہر دیکھو تیری تنویر دیکھو  
عتماری زلف سلجھائیں نہ اختیار  
یہ جھگڑے یہ ستم دن رات کیسے  
چھپانے سے کہیں چھپنا ہو مطلب  
محبت خلق اطاعت اور تواضع  
وہ ہر شے میں نظر آئے الہی  
ہے تھے کان کے بالے میں ہوتی

میرے اصف ہیش دان الہی      ہون خوش احباب دشمن زور و ہوا

ہوا مشہور یہ را نام شمشیر  
کوئی حاسد نہ میرے زور و ہوا

**ردیف تے ہوز**

(۹۱)

دور غیب دیا ر حبیب میگوید

(۹۲)

اللہ دکھا دے مجھے تو سوائے مدینہ  
مجاہد مجھے آب لب تھے مدینہ  
قسمت مجھے لیجائے کہین سوائے مدینہ  
ہاتھ آئے اگر خاک سر کوئے مدینہ  
سر آنکھوں سے ہم جا میں ابھی سوائے مدینہ  
ہے پیش نظر گلشن دلجوئے مدینہ  
سینہ بین مٹے بس گئی ہو بوائے مدینہ  
فردوس سے بڑا ہے مجھے کوئے مدینہ

وہ اچھے ہیں جو لوگ گئے سوائے مدینہ  
فردوس میں کب نہر کے پانی سے بچے ہیں  
اُس راہ کی تکلیف ہی راحت ہے بڑا  
سرمد کی طرح ہم سے آنکھوں میں لگائیں  
ہو جائے اگر یاد رسولِ عربی کی  
روشن میری آنکھوں کو تصویر نے کیا ہے  
آنکھوں میں تجلی ہے ہولِ عربی کی  
ہم کو بھی پس مرگ فرشتے ہیں لیجائیں

(۱۲)

اے بادِ صبا جا کے نبی سے یہی کہدے  
شمشیر و کن سے ہو طلب سوائے مدینہ

(۹۳)

فردوس کے بدلے مجھے مجاہد مدینہ

کتاب ہے یہی حشر میں نیدائے مدینہ

فردوس برین کھئے دل آ رہے دین  
 اے بخت رسالتی مدہوتوں پہنچو  
 یارب میری حسرت تجھے کھکتی ہو سکتی  
 معراج میں تماشا سورسرخ شش کہ دیکھو  
 کیا یاد مدینہ ہے کہ تھمتے نہیں آنسو  
 پہلا ہے چمن عشق رسول عربی کا  
 اک رات تو پہلے مری نفت یرالوی  
 شیلے رسول عربی کی دم آخر  
 محزون کو مبارک ہے وہ بخند کا جھل  
 آیا وہ مدینہ وہ چلے قافلہ والے

مسجدِ مکہ روضہ مطہرے مدینہ  
 مدہوتے مے سر میں ہے کھائے مدینہ  
 جنت کو کروں کیا مجھے لجا ئے دینہ  
 وہ آگئے وہ آگئے مولائے مدینہ  
 جاری مری نگہوں سے ہے دیائے مدینہ  
 بین داغ میسے سینہ کے گہلائے مدینہ  
 پہر عالم رویا میں نظر آئے مدینہ  
 کیا جنش اس کے ہے عیان ہے مدینہ  
 اور جھکوا ہمایوں ہو یہ صحرائے مدینہ  
 وہ دیکھ لیا گنبد خضرا ئے مدینہ

(۷)

ہو جائے کہین روضہ اقدس کی زیارت  
 شمشیر کی طرح ہو چنچ جائے مدینہ

(۹۴)

در منقبت سلطان المند حبیب اللہ قدس مہر می سراید

سینہ میں جلے خواجہ دل بن دلا خواجہ  
 اداہ تابا ہی بے غم ہے وہ آئی  
 بہرے تیرے آپ کا دم بہر معصیت کیا غم  
 جب ہو گیا مقابل لوٹا کیا مرادل

سرزمین ہوا خواجہ انکھوں میں اے خواجہ  
 کیا چیز حق تعالیٰ ہی پیش گدائے خواجہ  
 محشر میں رہ گئے ہم زبیر لوائے خواجہ  
 کرتی ہے نیم سب قلع ادا نے خواجہ

اے عاشقانِ مضطر تگو جو ہو مہم  
سینہ مرا نہیں ہے اجمیر کی زمین ہے

چاٹو دو اس مجھ کو خاکِ پائے خواجہ  
گو یا دلِ حزین ہے دولت سرِ خواجہ

سودا تھا جتنا سر میں ہے تیرے نظر میں  
شم شیر ہے گھر میں تشریف لا خواجہ

(۶)

ولہ فی العشق والاشوق

(۹۵)

بتوں کے بندے ہی کہلا میں ہم خدا کی پناہ  
ادھر سے ہے رہ چھپو جنوں شاید

کریمِ خدائی کا دعویٰ صنمِ خدا کی پناہ  
میرا ہے کیا تراطرِ رستمِ خدا کی پناہ

مرا جگر کہیں فولاد کا بت تو نہیں  
یہی ہے چاہبت میں نصیبِ عاشقِ زرا

نہاں ہے دل میں ہمیشہ پری رخوں کا خیال  
گدڑ بتوں کا سیانِ حرمِ خدا کی پناہ

میانِ خلق وہ شمشیر ہے بنامِ ہون  
کہ مانگتے ہیں عُدو و مدبمِ خدا کی پناہ

رویفے مائے تحسانی

(۹)

فی التوحید والمعرفت

(۹۶)

کوئی ہو نہ اپنا یا رہے تو بکچھ ہے  
حسن و عشقِ ہرین باہم دیکھنے کا ہو عالم

قول ہے مے دل کا یا رہے تو بکچھ ہے  
پیشِ قیس ہے لیلیٰ یا رہے تو بکچھ ہے

گل نے یہ کہا ہر سو مجھ میں یار کی ہے بو	رنگ یار ہے پیدا یار ہے توب کچھ ہے
کوئی شغل دینا کوئی مالک عجبے	میں ہوں یار کا شیر یا یار ہے توب کچھ ہے
جام و بادۂ وینت اسیر خوش لب دریا	ہم کو اُن سے مطلب کیا یار ہے توب کچھ ہے
یا قبلہ ایساں یار کعبہ عرفان	یار کا میں ہوں بندہ یار ہے توب کچھ ہے
پاس غیرت گل ہے دور سا غزل ہے	ساز لطف ہے کجا یار ہے توب کچھ ہے
سر و لب جو ہے فاختہ کی کو کو ہے	اسکا ہے ہی معنی یار ہے توب کچھ ہے

(۶)

حق نما ہے پیر دید کیوں نہوش مشیر  
یار ہے مرا آغا یار ہے توب کچھ ہے

(۹۷)

توہی ہے سورج میں نور افکن قمر میں روشن توہی توہی ہے

توہی ہے میل میں آہ و شیون گون این جوین توہی توہی ہے

توہی فلک پر ہے برق و باران توہی آخندان توہی ہے گریان

توہی ہے ہر تخم میں نمایان میان خرمن توہی توہی ہے

ترمی نظر میں ہزار افسون تری ادا پر حسان مفتون +

توہی ہے لیلیٰ توہی ہے مخزون لون کار ہزن توہی توہی ہے

حرم میں تو جو خاکے شمع ٹھیرا ہو اگلیسا میں شکل ترسا

توہی ہے زاہدین زہد و تقویٰ بت و برہمن توہی توہی ہے

توہی ہے گویا بخارا پست توہی ہے ہر جاش کار اپنا

توہی ہے دساز یار اپنا خود اپنا دشمن توہی توہی ہے

(۹)

توہی ہے شمشیرِ محو آغا توہی ہے پنهان توہی ہے پیدا

(۹۸)

توہی ہے ہر گلِ مینِ جلوہ آرا ہمارِ گلشن توہی توہی ہے

آئینہ ہے اور صفائیں ہے  
کوچہ کی تھے ہوائیں ہے  
آغوشِ مینِ ملقا نہیں ہے  
کوئی تجھے دیکھتا نہیں ہے  
شاید مری کچھ دوائیں ہے  
تو مجھے کبھی جدا نہیں ہے  
کوئی تھے ماسویٰ نہیں ہے  
عاشق کسی کام کا نہیں ہے

دل بے ہوس وہو انہیں ہے  
جنتِ مین ہے جی او اس میرا  
کیون شبکو نہ چاندنی مین لوٹو  
روشن ترا ہر طرف ہے جلوہ  
چپ کیوں ہے طیب دیکر بعض  
مین لفظ ہوں اور تو ہے معنی  
تو ہے تری شان ہے ترا رنگ  
کیا عشق نے کر دیا نگہ

(۱۰)

شمشیر کے اب کھلے مینِ جوہر  
مے نوش ہے پارسا نہیں ہے

(۹۹)

عشق دولت نہیں تو بہر کیا ہے  
شامِ غربت نہیں تو بہر کیا ہے  
باتِ حکمت نہیں تو بہر کیا ہے  
اب رحمت نہیں تو بہر کیا ہے  
تیری حسرت نہیں تو بہر کیا ہے

حسنِ فطرت نہیں تو بہر کیا ہے  
یہ جو سایہ ہے زلفِ شگون کا  
جسمِ مین جانِ نغمہ مین معنی  
آنسوؤں نے گناہ دہو ڈالے  
سینہ و دل مین دیکھ لے اگر

پُر زے دامن ہو اگر بہانِ چاک طاقِ ابرو میں کیجئے سجدے محتسبِ بادہ کش ہے رزون میں کوچہِ یار سے کدھر جاؤں	جوشِ دشتِ نین تو بہر کیا ہے یہ عبادتِ نین تو بہر کیا ہے فیضِ صحبتِ نین تو بہر کیا ہے باغِ خستِ نین تو بہر کیا ہے
(۱۰۰)	ہر جگہ بے بنام ہے شمشیر (۷) اہلِ جراتِ نین تو بہر کیا ہے
جب تک ایجانِ جہاں جسم میں جانِ باقی نہ زمین ہے نہ فلک ہے نہ بشر ہے نہ ملک آتشِ عشقِ بڑھتی ہے میرے سینہ میں میں خیالی نظر آتا ہوں تمہارا ہے وجود دردِ ہجران سے سنبھلتا نہیں شیدا کا فرج تھا گئے پاؤں تری راہ میں چلتے چلتے	سینہ و دل میں میے دردِ نمانِ باقی ہے فتناسب کیلئے تو مری جانِ باقی جل چکا دل مگر آنکھوں میں نہ ہواں باقی جس کو میں کہتا ہوں وہ محمد بن کمانِ باقی ہاتھ سینہ پہ ہے زورِ خفقانِ باقی ہے شوقِ دیدار میں چشمِ نگرانِ باقی ہے
(۱۰۱)	میں وہ آوارہ صحرائے فنا ہوں شمشیر (۱۰) نام کو بھی نہ کہیں میرا نشانِ باقی ہے
منتی ہے شرابِ بیخودی کی گم ہو ہی گیا ادھر جو پہنچا کیوں جلتی ہے شام سے سحر تک	بیخود ہوں خبرِ نین کی سیکی ہے راہِ عجب تری گلی کی کیا شمع کو لو لگی کی سیکی



<p>تاریک مکان میں روشنی کی          تصویر ہے سامنے پری کی          چلے گئی راو عاشقی کی          اندر سے غفلت آدمی کی          دشمن سے ہی مینے دوستی کی          دل لیکے نہ میری دہری کی</p>	<p>چمکا تہ قریب ذرا غ دل کا          جاتا نہیں زلف کا تصور          مسجد سے ذرا نکلے و غظ          مسجد ملک ازل میں ٹھیرا          ہے کون مرا جان میں دشمن          اُس نے مجھ سے تیرا رکھا</p>
(۸)	<p>مشکل میں مدد کرین گے شمشیر          الفت مرے دل میں ہے علی کی</p>
<p>سب میں مسجود ملائک ہو کے نکلا آدمی          اپنی صورت دیکھ لی مینہ ٹھیس آدمی          لے چکا بار امانت سر پہ کیا کیا آدمی          جسطرف مائل ہوا دیسا ہی نکلا آدمی          اشرف مخلوق ہر عالم سے اچھا آدمی          میرے گھر تک آگیا کیا اُنکے گھر آدمی          ہے تماشے کا تماشہ آدمی کا آدمی</p>	<p>یوں تو ظاہر میں بس اٹھی کتا پتا آدمی          اُس کو لایا کہینچ کر خود حسن بننے کا جانا          رہ گئے آخر فرشتے اپنی ہمت مار کر          بد کی صحبت میں بُرا ہے نیک کے پہلو میں          منظر کلِ خلق و حرثات کا آخر لباس          خوف رسوائی نے اُنکو مجھ سے بے پروا کیا          غیر کو پہننے بنایا محفلِ جاناں میں خوب</p>
(۸)	<p>دیکھ اے شمشیر وہ اللہ کا محبوب ہے          آسمان کی سیر کی تاعش پہنچا آدمی</p>

نہ حبِ دنیا نہ فکرِ عقبی کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
فقط ہے تیرا خیال مولا کوئی کیسا نہ ہم کیسے	
عجب ہے آگے مقامِ عقبی کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
کہاں ہے ہجو خیال اُسکا کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
وہ نفسِ نفی کا معرکہ ہے خدا کرے فضل تو مزہ ہے	
ہمارا اُس سے ہو یا مریض کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
نہ کام آئین گے روزِ محشر زن و پسر مادر و برادر	
رسول اکرم کا ہے سہارا کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
سرے کثرتِ مین پہونچکر ہم ترانے تھے جو گارہے ہیں	
یہ جوشِ بریکون ہے اپنا سینہ کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
جو گم ہوئے ہم گئے وہاں تک جہاں خوشنوں کے پرہیز جلتے	
مکینِ جسم لا مکان ہمارا کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
تیری ہی رحمت کے ہم ہیں خواہاں تو ہی ہمارا ہے بار و حامی	
ادھر بھی ہو لطف کا اشارہ کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	
سنو ذرا آ کے یار جانی عجب ہے شمشیر کی کہانی	
تمہارے غم میں کیے گا اتنا کوئی کیسا نہ ہم کسی کے	۱۰۴
جامِ مئی عرفانِ مین سستی کا اثر کیوں ہے	اس رمز کے پانے سے بیتاب شیر کو بیچ

دیدار کی حسرت میں وادیدہ ترکیبوں ہے  
 شکر کیا جس نے محبوب نظر کیوں ہے  
 کیا پوچھتے ہو یمن تاثیر دگر کیوں ہے  
 مانو نہ اگر اس کو دل پر یہ ترکیبوں ہے  
 بھوکو چلے آؤ تم تاخیر مگر کیوں ہے

کیوں دل جو تپان اپنا کشمکش کچھ ہے  
 اک گھونٹ پلاوی ہو آغانے مئے الفت  
 خمخانہ قاسم سے مے پیکے ذرا دیکھو  
 مطرب کی صدائیں ہیں یافت کی ادائیں ہیں  
 خوانِ کرم آغا گسترہ ہے عالم میں

(۹)

کیا وہ بیان ہے مولا کا کیا عشق ہو آغا کا  
 شمشیر تراوشن یہ داغ جل کر کیوں ہے

(۱۰۵)

ضیائے حسن کا پروانہ دل ہے  
 ترے انداز پر دیوانہ دل ہے  
 ہمارا کیا جواہر خانہ دل ہے  
 عجب آبادی ویرانہ دل ہے  
 میرا سینہ ہے خم چمانہ دل ہے  
 تعلق سے مرا بیگانہ دل ہے  
 ہمارا ایک آتشخانہ دل ہے  
 خدا کا گھر میں بتخانہ دل ہے

فدائے جلوہ جانا دل ہے  
 کرشمہ پر ترے منتون مری جان  
 محبت کی بہری ہین اس میں باتیں  
 جناب عشق میں تشریف فرما  
 شراب عشق سے مہوش ہوں میں  
 خیال غیر میں غماہ کروں کیا  
 بہی ہے عشق نے گرمی بلا کی  
 جا ہے کثرت مہووم کا رنگ

ہمیشہ دار پر ہتا ہے شمشیر  
 جو محو قامت جانا دل ہے

(۸)

## فی النعت والمناقب

(۱۰۶)

تپا پوچتا ہوں میں روح الامیں سے  
 لیا کام تنہے اسی دور میں سے  
 تمہارا تپا پوچتا ہوں تمہیں سے  
 سیما بنامین بھول کے نگین سے  
 مکان کو ہے زینت ہریشہ مکین سے  
 بڑا مرتبہ دل کا عرش برین سے  
 ملائی نظر کرنے مہربسین سے

میرے دل کو ہے لاگ لگا زینت سے  
 قریب اور بعید آپ کو دل نے دیکھا  
 تمہیں سے میرا جان پاتا ہوں تسکو  
 محبت نے نام اُس پری کا کہہ ایا  
 جو ہر جوح باقی بدن ہے سلامت  
 بیان آپ آئے گھر اپنا سمجھ کر  
 وہ موجود ہے دیکھ سکتے نہیں ہم

(۸)

و وثیقہ ہے بخشش کا شمشیر اپنا  
 مجھے عشق ہے سیاح المرسلین سے

(۱۰۷)

ضیا ہے عرش برین تک قمر زمین کے تلے  
 چھپا دے ہیں خزانے ادھر زمین کے تلے  
 ضرور ہے تجھے آگے سفر زمین کے تلے  
 چلا ہے سر پہ لے گنج دوز زمین کے تلے  
 ہے دلکش کوئی بستی گمزمین کے تلے  
 رفیق ہے عمل خیر و شر زمین کے تلے  
 ملیگا رہنے کو چوٹا سا گھر زمین کے تلے

رہاں کل ہے دیندہ زمین گمزمین کے تلے  
 بسے ہیں دفن دیندہ زمین سیکڑوں عاشق  
 کچھ اپنے ساتھ کے توشہ کی فکر کا غافل  
 ہوئی نصیب کسی کو نہ دولت قانون  
 پلٹ کے کیوں نہیں آیا جو اطراف کو گیا  
 کہلے گا حال سفید و سیاہ بعد وفات  
 قیام کو ہے عبث خانہ بند کی فکر

(۱۰۸)	خیال کوئے چیریدین ہے شمشیر فضائے خلد ہے پیش نظر زمین کے تلے	(۱۰۹)
(۱۱)	مجمکو در حضور پہ پہنچا کبھی کبھی دکھلا دے بارگاہِ معلیٰ کبھی کبھی دکھلا دے جہانِ آما کبھی کبھی تم ہی ملو سخی میرے داتا کبھی کبھی شہرِ نبی تو خواب میں آتا کبھی کبھی آپ ہی کرے گئے کام وہ پور کبھی کبھی مجھے کہاں ہوا عمل چاہا کبھی کبھی	یارِ نبی کا شہر تو دکھلا کبھی کبھی آہوں پہرے دیوانِ ادھر اور اندیشا عاجز بین ہاتھ پاؤں ترستے ہیں فوج دوہو ندون کہاں تائب طاقت ہے جویرین زور ہے نہ زور ہے نہ پروہاں ہیں مجھے ٹھیرا کہاں ہوں آیا ہوں کس کام کیلئے یا مصطفیٰ فقط ہے شفاعت پہ آگاہ
(۱۲)	آنے کا ایک دن ہے تیرا نے کا ایک دن شمشیرِ غرہ کس لئے اتنا کبھی کبھی	(۱۱۰)
(۱۱)	ہرگز نہ بول جانا مجھ کو شفیع میرے یاں سے ادھر بلانا مجھ کو شفیع میرے کچھ آپ ہی بنانا مجھ کو شفیع میرے ہو گا کہ ہر ٹھکانا مجھ کو شفیع میرے جلوہ ذرا دے کہانا مجھ کو شفیع میرے نہت سے غم کا کہانا مجھ کو شفیع میرے	دنِ حشر کے بچاں مجھ کو شفیع میرے مٹ جائے دغ و غم وقتِ باتہ آدگی حشر بگڑا ہوں سرخ و غم کا محتاج ہوں کرم کا دنیا کی آرزو ہے عقی کی جستجو ہے عشقِ نہان کی آتش بجے ہو لوبخاؤ نکلیت راہِ الفت راحت ہے دروہانگی

(۸)	یہ ہے دلی متنا شمشیر پر ہوس کی دہلیز تک بلانا مجھ کو شفیق میرے	(۱۱۰)
ہاتھ میں گوہر مراد آئے بیکسی میں خدا ہی یاد آئے میری عرضی پہ ہو کے صدا آئے در دولت پہ خانہ زاد آئے آتش و آب خاک باد آئے ہم ہی کب سے باہر آد ہوئے حور عین اور پر پی نثر آد آئے		کعبہ ہو چوں مدینہ یاد آئے پوچھا کون ہے مصیبت میں حال پرسان یہاں نہیں کوئی اب بلا لوجھے مدینہ میں ہوئے اعداد جمع ایک جگہ کی زیارت رسول اکرم کی میں وہ عاشق ہوں خواب میں مگر
(۸)	دیکھوں حق کو جو شہر میں شمشیر میرا محبوب مجھ کو یاد آئے	(۱۱۱)
اللہ تنہا گر ہے محمد کی نمنائے جبریل کو دیکھا تو اسی در کا گدا ہے کیا نفل مجھے صَلَّ عَلَیْہِ حضرت ہی کی تنویر سے سب کچھ یہ بنا حسرت، اگر دلیں تو آنکھوں میں ضیاء اس ہم کے پردہ میں کوئی راز چھپا		کیا شان ہے کیا آیر لگا لگا ہے محتاج کرم آپکا ہر ایک ہوا ہے دل مست مے عشق حبیب دوسرا ہے کیا عرش ہے کیا فرش ہے قند ہونہی کا اللہ کا محبوب زمانہ کا ہے مطلوب احمد میں جو دیکھا تو تماشائے

صحرا کی طرح ہے چمن بندہ سیر  
جنت کا چمن کسے ہرینک کی برابر

بہتی ہوئی آنکھوں میں ہرینک کی فضا  
یہ آنکھوں کا دیباہ ہے وہ کوئی اور ہے

(۱۱۱) شمشیر کی تقدیر چمک جائے انہی  
بہوئے تھے بھڑک کے درجہ تو مزا ہے

انسان کرے دو کام جو کام ابتدا کرے  
ہجر بنی کے حصے میں گناہ نکالے

وہ بدار یا پر ہے اگر حصہ زندگی  
ہے دل کی آرزو کو نکلنے کی آرزو

آئے ادھر ہوا سے مدینہ اگر گھسی  
لے دل خچر ہو وہاں سے چوبیس

دل کے مرض کی فکر مٹا چکا ہے  
دنیا و دین کی فکر میں اُلٹا ہوا ہوں

کھل جائے اس کپڑے کی طرف نگاہ  
اے عشق تیری راہ بڑی پیچیدہ ہے

تعریف معنی کی خدا کی شاکر ہے  
بیچین ان کن میں نہیں ہو کیا کرے

پھر کیا کرے تباہی وہ کیا دوا کرے  
اس پر کرم کرے تو شہر انبیا کرے

تسکین دل پر آئینہ مجھ کو دے کرے  
وہ فات پاک ہے کہ شے کو بھدا کرے

یہ درد بڑھتا جائے ہیئت خدا کرے  
حل میری مشکلیں مر شعل کشا کرے

اتھا ہے وہ جو آئینہ دل کا صفا کرے  
چکر میں خضر بھی : اگر آئے کیا کرے

(۱۱۲) شمشیر مجھ کو سیر عرب کا خال ہے  
کعبہ کو جاؤں وہاں سے مدینہ خدا کرے

عرشیاں تابع فرمانِ رسولِ عربی  
جبرئیل آمدہ دربانِ رسولِ عربی

دل فدائے رخ تابان رسولِ عربی دست من باشد و دامانِ رسولِ عربی ہمہ سرورِ احسانِ رسولِ محمدی مہ تثارِ رخ تابانِ رسولِ عربی ہست این کثرتِ احسانِ رسولِ عربی دل من بندہٴ فرمانِ رسولِ عربی	از ازل جانِ حزنِ محوِ تنجلی باشد من سیکام و این نیک بود و بخت چون زیم گر نظر بے برین میکنی نہ قند بر توے یافتہ از حسن و جمالش جو شد نورِ ایمان بر دلِ عالمیان پیدا شد حکیم حق حکمِ رسولِ عربی میسر دادم
--	--

(۱۱۴)	درد لم خواہش لطیفی است مدام کے شمشیر دل و جانم ہمہ قربانِ رسولِ عربی	(۱۱۵)
-------	---	-------

سخن در محرابِ حبیب اللہ سلطان اللہ عطا رسولِ فخرِ اجہ خواجگانِ بنو النبیؐ

فضائے گلشنِ عرفانِ معین الدینِ اجیری تو ہر دستانِ کل سلطانِ معین الدینِ اجیری ترے سب تلخِ فغانِ معین الدینِ اجیری ترے صدقے ترے قربانِ معین الدینِ اجیری پلا دے بادِ عرفانِ معین الدینِ اجیری دلِ محزونِ سرکشِ نادانِ معین الدینِ اجیری تہمین ہو جلوۂ یزدانِ معین الدینِ اجیری	فضائے گلشنِ عرفانِ معین الدینِ اجیری تو والی ہر ولی کا ہے تو تختِ نعلِ علی کا ہے ولایت تھے گم کی ہر کرامتِ تیر در کی اکمانِ گلشنِ اجیری کی تو نے فضا جھکو بنا دے جھکو متوالا بھلا کو رنج ہستی کو مے پر غم سے آزادی ترے نعلِ عنایتین تہمین ہو بادشہٴ رحمتِ تہمین ہو گوہرِ عظمت
---	---



تمہیں کو ساقیِ خنخار توحید کہتے ہیں	سرورِ دل سرورِ جان معینِ الدین اجمیری
دمِ آخر دکھا دینا جمالِ حق نامحب کو	کڑو کل میری آسان معینِ الدین اجمیری

(۱۱۵)	رکھو تم سرخ روشنی شیر کو اللہ کے آگے نہو اسکو غمِ عصیان معینِ الدین اجمیری	(۹)
-------	---	-----

### درمناقبِ شیخ سلسلہ خویش سے سراپد

بو اللہائی رنگ پرتا تیر ہے جسکو ہاتھ آئی تو نگہ بنگیا کوئی اس گہر میں نظر آتا نہیں ہر طرف پھرتا ہوں کسکے طے یا ربے پردہ نظر آنے لگا دل میں چُپ کہہ پھل کتا نہیں وہ بھی اب میری خبر لینے لگے حشر میں یہ کب سے تو طاسِ عمل	آگرہ میں ہر طرف تنویر ہے خاک اوس بیز کی اکیر ہے دل ہمارا جلوہ گاہ پیر ہے ہائے کسا عشق دامنگیر ہے ہر طرف پھیلی ہوئی تنویر ہے ہائے یہ کسکی نظر کا تیر ہے نالہِ شبگیر کی تاثیر ہے ہاتھ میں معشوق کی تصویر ہے
---	--

(۱۱۶)	چاہئے اس پر عنایت کی نظر خاموشی میں آپ کے شمشیر ہے	(۱۰)
-------	---	------

معروضہ بجا ب پیر دستگیر

	ہوں بحر عصیان مین مین توڑو با سب نہا لو آغا ابو العلامی
ہوس کے اندر نہا ہوں	بجاس نہا لو آغا ابو العلامی
	مے ہو مہر مے ہو پیر مے ہو ہادی مے ہو سہر
لگا دو کشتی کو میری	برجاس نہا لو آغا ابو العلامی
	خودی مین خود بخودی مین ہیچو یہ کیسی حالت یہ کیسی صورت
دکھا دو یہ رمز چمکوا پنا	سب نہا لو آغا ابو العلامی
	رہ طریقت رہ شریعت جدا ہین مگر ہین وہ اک
قدم چا دو انہین پہ میرا	سب نہا لو آغا ابو العلامی
	شرابے خان کے نشے سے ہو سرور دل اور داغ روشن
یہ کر دو پوری مری	تس نہا لو آغا ابو العلامی
	خیال دین آرزوئے دنیا غضب کی مشکل غضب کا جگر ا
پڑا ہے اک دل پہ بار دو کا	سب نہا لو آغا ابو العلامی
	نمال کا دیوان ہے نذر کا کہ آج ہے یہ توکل نہیں ہے
دلا دو دولت رہے جو یکجا	سب نہا لو آغا ابو العلامی
	ہماری جہولی مین ڈال دینا تم اپنے خوان کرم سے ٹکڑا
سخی تمہیں ہو تمہیں ہو	آتا سب نہا لو آغا ابو العلامی
	غریب ہوں مین فقیر ہوں مین بلاد غم مین اسیر ہوں مین

بچا لوصدقہ ابوالعلا کا سبنا لوانا ابوالعلائی

جو آپ محمد و م خادمان ہیں جہان میں جاری ہو فیض ہر دم (۸)

(۱۱۷) اکڑا ہے شمشیر در پہ مولیٰ سبنا لوانا ابوالعلائی

## در منقبت حضرت غوث الثقلین میلید

ہو راحت جان مجبوران یا عبد القادر جیلانی  
لا ریب ہو محبوب جان یا عبد القادر جیلانی  
میں تم سے سجا کر قربان یا عبد القادر جیلانی  
ستے تو ہو ہر دم ہر آن یا عبد القادر جیلانی  
ہو تاج شرفان جان یا عبد القادر جیلانی  
رتبہ و رتبات کی شان یا عبد القادر جیلانی  
تم شاہ مریض خان یا عبد القادر جیلانی

ہو مرہم زخم مظلومان یا عبد القادر جیلانی  
تصویریں تویر حسین حیدر کے تمیں بن نور العین  
مردان کو کیا تم سے زندہ ہو خوب یا عبد القادر جیلانی  
ہو جاؤ گے خوش جہنم لید و کجانب نہ تو کرو  
پاتے ہیں کویش و لکڑا جو کسے تم سے صبح و سوا  
جتنے ہیں لی اس دنیا میں سب کونہ ہیں تیرے  
تم رحمت حق مجبوران تم غوث کاکہ ہر دو جان

(۹) شمشیر حریف خستہ جگر ہوئے کرم کی بے نظر  
ہے تیری عنایت کا خوابان یا عبد القادر جیلانی

(۱۱۸)

غوث کے دیکھنے والوں کو خدا ملتا ہے  
طالب دید کو ہر گھر میں خدا ملتا ہے  
لطف اس فکر میں ہر وقت خدا ملتا ہے

یون تو مجھ سے گنگار کو کیا ملتا ہے  
دلین آنکھوں میں جگر میں ترا جلاؤ پاک  
مدحت غوث میں ہر نازگی جان محل

مست کرتی ہو مجھے غوث کی خوشبو ہر جا ہر مڑا ٹرول اڑ کے چلا ہے بغداد سرگرائی ہے زمانہ سے مجھے اے محبوب ہر جگہ آپ کے دیدار کے پیا سے دیکھے	ہر گلستان میں اُس گل کا پتا ملتا ہے مجمکوا اُس بلغمین حبت کا مڑا ملتا ہے حطرت دیکھتا ہوں رنج سوا ملتا ہے ہر طرف آپکا مشتاق تقا ملتا ہے
--	---

(۹)

دردِ بہرِ پرنے سے حال ہے تجھے کیا شمشیر  
غوثِ اعظم سا جو محبوبِ خدا ملتا ہے

(۱۱۹)

### سازِ محبت در شوقِ پیروستگیرِ مے نوازِ د

دل شیفترِ جلوہ پیرِ حسنیٰ ہے ساغرِ مجھے ملتا ہے مے سے بخیری کا ہم رنگی رخسار کا دعویٰ نہیں گل کو کیا چیز ہے کیا چیز ہے اللہ کے محبت محتاج تے در کا ہوں میں آنسہ خوبان تیرے لب و دندان پہ تصدیقِ دل جان دیوارِ ابھی پہاڑ کے گہر میں کر پہنچوں ہر دم نگہ یار کا رہتا ہے تصور	رگِ رگِ بینِ مکر رنگِ بیںِ ترنی ہے ساقی مراد انا ہے مری خوب بنی ہے بڑھ کر تے قامت سے سرِ چین بنی ہے دیتا ہوں جگہ دل میں کہ یہ دشتی ہے پر و امجھے کس بات کیل میرا غمی ہے یہ گوہرِ غلطان وہ عقیقِ بیتی ہے دربان جو مجھے رو کی پیل میں نہیں ہے دل میں کر ٹوٹی ہوئی برجی کی کی ہے
---	--

شمشیرِ مجھے پیشِ محشر کا نہیں غم

اللہ کا محبوب شفاعت کا دہنی ہے

(۹)

فی العشق والشوق

(۱۲۰)

حمانی اعینار سے فرصت نہیں ملتی  
سچ کہتے ہیں مزدور کو رحت نہیں ملتی  
صورت سے تری حور کی صورت نہیں ملتی  
شب کو کبھی نالوں کی اجازت نہیں ملتی  
یوں نصرت ملے غنیمت محبت نہیں ملتی  
ناہل کو اس خزانہ نعمت نہیں ملتی  
مجبور تری دیدار کی دولت نہیں ملتی  
کافر کوئی مرجائے تو جنت نہیں ملتی

اون کو ادھر آنے کی اجازت نہیں ملتی  
ناز سکا اٹھتا ہوں مگر چین نہیں ہے  
ڈھلا ہے تجھے نور کے سانچے میں خدا  
میں کو چھ معشوق میں خاموش بڑا ہوں  
شاید رقم صبر و توان پہ کمین ہاتھ آئے  
راز دل آگاہ کو سمجھانہ کوئی غمیر  
پہتا ہوں فقیروں کی طرح اوشہ خوبان  
غیر اسکی گلی میں ہنواؤں دفن بس مرگ

(۷)

شعور سخن اپنا یہ سمجھتا ہوں غنیمت  
شمشیر کروں کیا مجھے فرصت نہیں ملتی

(۱۲۱)

نظارہ باز جمع ہیں دیدار عام ہے  
خط کی ہوئی نمود تو تڑکی تام ہے  
بے یار کے شراب کا پینا حرام ہے  
کہتے ہیں جبکہ عرش سے گہ کا نام ہے

محشر میں بہرہ یاب ہر کشتہ کام ہے  
اے ترک اپنے حسن پہ اتنا نگر غور  
آجائے فصل گل ہی تو ساغر کو تو بدو  
اللہ نے کیا ہے ترا مرتبہ بلند

یونہی تری سکون سگے بان کو کیا کروں کیا کروں توں میں رات مری بہور ہو گئی	سرکار ڈیوڑھی پہ عجب انتظام ہے سیمین تنوں کی یاد میں ہونا حرام ہے
--	---

(۱۲۲)	ستمشیر موہ پر ڈال کے آئے ہیں نقاب یا پردہ سحاب میں ماہ تمام ہے	(۱)
-------	---	-----

جس کی رات بھی ہے وہ بت مغرب کی پارہ جگر عاشق بنجو رہی ہے شعبہ گروانی زاہد سے میں گہرا ہوں آگے بے پردہ لب بام وہ فراتے ہیں قرب ہشیار کو غافل کے لئے کاوش بعد دل کو لیکر کبھی بوجھا ہی نہیں تھے حضو بند کین آنکھیں تو دیکھی رخ روشن کی انکے رخسارہ تابان پہ ہے گھمے یہ میں فقیر اور وہ سلطان جینان ٹھہرا ذکر اغیار سے خوش ہو وہ ستم گاہت	مئے گل رنگ بھی ہے ساغر بلور بھی ہے کوچہ یار میں قبر دل مغنور بھی ہے انہیں سودا نوں میں کچھ مکر بھی ہے دیکھئے چاند کی صورت پہ کہیں نور بھی ہے کہیں نزدیک تو رہتا ہے کیں دور بھی ہے یہ تو فرمائیے ایسا کین دستور بھی ہے گوشہ دل میں مے روشنی طہر بھی ہے روز روشن بھی ہے پیدائش بجور بھی ہے خصل یا دین پنجون مرا مقدور بھی ہے یار کی برزم میں میر اکین مذکور بھی ہے
---	---

(۱۲۳)	جان پر کیل چکے عشق بتان میں تمشیر دل میں اک زخم بھی موجود ہے ناسور بھی ہے	(۹)
-------	--	-----

جان و دل شوق سے قربان ہیں کنگے انکے	میرے سر کیڑوں احسان ہیں کنگے انکے
-------------------------------------	-----------------------------------

ہم تو حیران پریشان ہیں کنگے انکے  
عشق میں چاک گریبان ہیں کنگے انکے  
غیر سب بزم میں مہن ہیں کنگے انکے  
باعلی آپ نگہبان ہیں کنگے انکے  
جمع سب صل کے سامان ہیں کنگے انکے  
دلمین پیدا کی اراں ہیں کنگے انکے  
ہم گنہ کر کے پشیمان ہیں کنگے انکے

یا کے رخ پہ کبھی ہے کبھی گیسو پہ نظر  
قیس و فرزا ہوئے خوب جہان میں ہوا  
ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ نہ آنے پائین  
جلد لے حضرت دل کو چھ قاتل کھیت  
مے ہی ہے جام بھی پہنچا ہوا رات بھی  
پاس آئے ہی نہیں اور نہ لی میری خبر  
زلزلت کو ہاتھ لگانے سے بگڑ جاتے ہیں

(۱۰)

حال ہے حضرت شمشیر کا صورت عیان  
کیسبجا عشق میں اوسان ہیں کنگے انکے

(۱۲۴)

کہ دل میں ڈوب کر نکلا جگر سے  
لکھا ہے سینے آنا آب زور سے  
تو اس کو کہیں چلا لایا کہ ہر سے  
نظر اپنی ملاتے ہیں نظر سے  
پڑا ہے کام کس بیدا گر سے  
وضو پہلے کیا آب گھر سے  
وہ میرے گھر میں آہو بچے کہ ہے  
بے گاہ ایک دریا چشم تر سے

مزا پایا ترے تیر نظر سے  
نہیں کہیں تنوں سے چشم امید  
تے قربان لے جذب محبت  
وہ اپنے عکس سے کرتے ہیں باتیں  
نہیں سنتا مرے دل کا فسانہ  
سنا یا جب دردندان کا مضمون  
بتا ملتا نہیں نقش قدم کا  
رہے گا نوح کا طوفان برپا

کڑی ہے شمش کی منزل الہی	جہاؤن شل مجھے چلتا ہوں سر
(۱۲۵)	(۹)
پتہ دل کا نپایا ہے شمشیر چڑایا کس نے دزدیدہ نظر	سرخ مفلس کا شاہ کیا جانے وہ زینچ کی چاہ کیا جانے زاہد بیگناہ کیا جانے طالب عز و جاہ کیا جانے آپ کا نب جزاہ کیا جانے کوئی ظلمت کی راہ کیا جانے عشق بازی کی راہ کیا جانے اُسکی ترجیٰ نگاہ کیا جانے
یا رساں تباہ کیا جانے محسن بہی ملی ہے یوسف کو ہے گنگار کے لئے رحمت دولت فقر میں مزا کیا ہے شراب کتنا قریب کے دل میں خضر نے آبِ زندگی پایا زہر کے رستہ پر ہے زاہد کون بسمل ہے جان بیسے کون	
(۱۲۶)	(۷)
شب کٹی میری کسطح شمشیر وہ بت رشاک ماہ کیا جانے	تری گلی کی ہے آبِ ہوا بہت اچھی کہ ناز ہے بہت اچھا دوا بہت اچھی شراب تو مجھے ساتی پلا بہت اچھی طبیب کے بہت اچھا دوا بہت اچھی
ملی ہے کیا مجھے رہنے کو جا بہت اچھی جہان میں کیون نہ بین سیکڑوں کے مفتون تمام عمر رہوں خمیبہ درد و عالم سے ملی ہے عمر ابدان کے لب ہلانے سے	



تراست بہت اچھا جنت بہت اچھی  
ترا کر بہت اچھا عطا بہت اچھی

کیا ہے عاشقِ خاںِ خراب کو تر خاک  
دیا ہے بوسہ اپنے مجھے مڑہ شب وصل

(۱۸) جھمکے بین کعبہ ابرو کو دیکھ کر شمشیر  
نمسا زہو لگی اپنی دو بہت اچھی

(۱۲۶)

تماشا بہت کہ تو مجھے بہت باخسان رہا  
کوئی بتا ہے دیدادہ کوئی انجان رہا  
خیال کٹو بخ پر دہ پوش کل ہر آن رہا  
تراخ دیکھتا ہوں سامنے قرآن رہا  
تسے در پر ہمیشہ تاک میں دبان رہا  
پریر ادون کا گھر میں جگہ شاہزاد رہا  
لٹکے ساتھ کتنا عشق کا سامان رہا

دل ناشاد میں ہر دم ترا ارمان رہا ہے  
نظر ٹپتی ہے جلی آپ کے رخسار و گیسو پر  
جھکا کر اپنا سر مٹھا ہوا ہوں گنجِ عروبت میں  
نظر میں لفظ و معنی ایک سمجھا فہم کامل نے  
بدل کر کونسی صورت میں سیر گھر میں چاہے جو  
سُنیان نخت ہوں سب پریشان سیرِ قضا میں  
مری آنکھوں میں نہیں تھیری لب پہن کا

(۹) سنا جب نام اسکا بزم میں شمشیر ہے مضطرب  
خاپنا بوش رہتا ہے نہ اپنا وہ بیان رہتا ہے

(۱۲۸)

جمع بین پاس تھے غیر ٹپڑانے والے  
ایک میں اور ہزاروں میں تلانے والے  
دو تھمکے میں جو میں بات بنانے والے  
فکر کردو مری مجھ کو نہانے والے

ہم ترستے ہیں تیری بزم میں آنے والے  
ان حسینوں کا تقاضا ہے کہ دل سے ڈالو  
کب ہو یارب تر افضل اور میں کب تک  
مضطرب نخت پریشان متردد ہوں میں ام

مین ہوں ناچیز غریب اور فقیر و مسکین راستہ بول کے پرتا ہوں ہنگامتا ہوں کوئی فکرمین حیران ہو ہو کیا مت کو سیکڑوں پاکے اس در عروج اور تیرے	صبر دیدے مجھے صبر دلا دالے راہ سید ہی تو بتا راہ بتائے پوچھتے ہیں مجھے سبناہ کے جانے والے سخت خفتہ کو جگلا دے او جگانے والے
--	--

(۱۲۹)	زیر بارمی نے کیا بست طبیعت شمشیر مالک آغا ہیں ترے راہ بتانے والے	(۸)
-------	---	-----

ایک سے دو تو دو سے چار ہوئے نہ خبر تو نے لی کہی ظالم کب بلوگے کہو تو اے دلبر میرے سر کی قسم ذرا تو سنو گل فشانہ لحد پہ غیر کے ساتھ جتنے تھے راز دل کے اور ظالم شکوہ غیروں سے کچھ نہیں اپنا	تیرے وعدے تو بیشمار ہوئے مفت ہم تجھ پہ جان نثار ہوئے اب تو ہم اور مقیم ار ہوئے کیون یہ پیکان جگر کے پار ہوئے میرے حق میں وہ خار خار ہوئے سب زمانہ میں آشکار ہوئے ہم تری وجہ سنگسار ہوئے
--	---

(۱۳۰)	تاب و طاقت انہیں تھی شمشیر وصل سے تیرے جو فرار ہوئے	(۱۱)
-------	--	------

مین روؤں اور ہنسی اُنکو بڑھی ہے سمجھتے عشق کو کیا ہو مری جان	مجھے اپنی انہیں اپنی پڑی ہے رہ پر خوف ہے منزل کو ہی ہے
---	---

لب رنگین پستی کی دھڑی ہے  
کسی کی آنکھ کیا تجھے لڑی ہے  
اونین جسے محبت بھی بڑی ہے  
یکایک غیب سے بجلی پڑی ہے  
ستانا اُنکی عادت ہرگز ہی ہے  
یہ آنسو ہیں کہ سادوں کی جڑی ہے  
عجب دونوں پہ اکافت پڑی ہے  
بشر سمجھے اجل سر پر کھڑی ہے

جڑے ہیں نیلم و یاقوت یکجا  
دلِ نادران ٹڑپا کیوں ہے ہر بار  
کیا کرتے ہیں مہس کو یاد ہر دم  
جو اُن کا یاد آیا مسکرا نا  
کئی رونے میں مجھ کو صل کی بات  
تمہاری یاد میں جاری ہیں آنسو  
ادھر میں اور اُدھر تم ہو پریشان  
جہان تک ہو سکے ہوں خیر کے کام

(۹)

کہ ہر ہو ڈھونڈتے شمشیر اُنکو  
سواری اُن کی وہ اگر کھڑی ہے

(۱۳۱)

اب کوئی دم صبح کی ہو تو چلتے کیلئے  
آپ کی حرکت بُری ہے دل مچتے کیلئے  
کیا دیا تھا ہمنے دل تھکوا سنے کیلئے  
مشغلہ اچھا نکالادل بھلنے کیلئے  
ایک مدت چاہے مجھ کو سنبھلنے کیلئے  
جان آخر ہے کبھی تن سے نکلنے کیلئے  
وہ نکلتے ہیں اگر باہر ٹھلنے کیلئے

دیر کیوں ہے وصل کی حیرت نکلنے کیلئے  
مستعد ہو کس خطا پر دل کچلنے کیلئے  
نا تو ان پہلے سے تھا اب وہ کم طاقت ہوا  
راہ چلتا چنگیان لیتا ہو کیوں زمین مے  
تیر مژگان نے کسی کے ہتھ رگما ل کیا  
یاد میں اُس بے مرناد سے ہو مجھ کو قبول  
کوئی مڑتا ہے تو کوئی دیکھ کر سکتے میں ہے

نرا پرو کیا کر رہے ہو کس کا روزہ کیا نماز  
عالم ہو کا سفر آگے ہے چلنے کیلئے

(۱۳۲) بارہ کیون شمشیر کو دیتے ہو مطلب سے کیا  
(۱۸) کچھ وہ نادان تو نہیں ناگہ مچلنے کیلئے

تمہی کسی کبھی میں شہادت نہ آئیگی  
کیا اُسکا فضل ہو تو صدارت نہ آئیگی  
جتنا ہمیں ستانا ہو پیار سے ساؤ تم  
مانا کہ تم ہی اپنی جگہ ماہتاب ہو  
بہنے دیا تہا دل کہ وہ خوشحال ہو رہے  
اتنا غور حسن پہ اچھا نہیں جناب  
نازان ہے حاسد اپنی ہی گویائی پر ٹکویا  
ظلم و ستم جو کرنے پہ آمادہ ہوتے ہیں  
ذکر الہی وہ بھی اگر صد قل سے ہو  
کرتا ہوں میں جو انکو نصیحت علی اللہ و ہم  
ظاہر میں اور کچھ ہو تو باطن میں اور کچھ  
رسوا مجھے وہ کرتے ہیں کر لینے دوا میں  
تم اپنی ناز کی پہ چوڑا لے جاتے ہو  
محفل میں تیری لطف جو کون نصیب ہے

بیشک تمہاری مثل حرارت نہ آئیگی  
کیا اُسکا حکم ہو تو امارت نہ آئیگی  
دل میں ہمارے تم سے عداوت نہ آئیگی  
خط سے گن کی طرح کثافت نہ آئیگی  
صد مے اٹھا اٹھا کے مخافت نہ آئیگی  
یوسف کے رخ کی تم میں صباحت نہ آئیگی  
برون میں انکو مہسی فصاحت نہ آئیگی  
کیا انکو یاد ہائے قیامت نہ آئیگی  
ذاکر کو رفتہ رفتہ کرامت نہ آئیگی  
انکو پسند میری ہدایت نہ آئیگی  
ہم سے تو گاہ ایسی رفاقت نہ آئیگی  
میرے لبوں تک انکی نکایت نہ آئیگی  
شیرین کے حبیبی تمکو نزاکت نہ آئیگی  
اتہ ایسی ہر جگہ میں لطافت نہ آئیگی

بگڑے رہو نہ ہمے ہمیشہ تو بات ہے	اسمین کی طرح کی قباحت نہ آئیگی
قانون عشق میں کوئی ایسی ہی دھڑک	بوسن کی چوری ہو تو خجانت نہ آئیگی
ایدل نہ ہو کہو کو چہ قاتل میں لیکے چل	جان اپنی بھروا جس سے سلامت نہ آئیگی

(۱۳۳)	شتم شیر فضل حق ہی ریاضت کے ساتھ ہے	(۹)
	گھر بیٹھے تم کو ہاتھ دلائی نہ آئیگی	

ساقیا دورِ شرابِ ارغوانی چاہئے	بادہ نوشون پر لگا ہر بانی چاہئے
مے ہی بر مینا ہی بوسانی ہی گھونٹی	وصل کی تدبیر ہی لے یا جانی چاہئے
جان اپنی دی ہو تہنے اکسے سرے بگڑے	غسل میت کیلئے سونے کا پانی چاہئے
غیر کو بخشی ہے در بانی کی خدمت کیلئے	آپکے در پر چارہی با سبانی چاہئے
خود کو کھودینے سے بجاتا ہے اُس گل کا پتا	بے نشان کے ڈھونڈنے کو بے نشان چاہئے
میرا فسانہ کسی پہلو سے کھدو بار کو	سائے یسائی کے محنون کی کمانی چاہئے
عشق کے آگے رکھا ہو خونِ لبِ سختِ جگر	میسان کیواسے کچھ میزبانی چاہئے
کیون نہ ہو یہ ساختہ ظاہرِ سخنور سے کلام	مثل دریا کے طبیعت میں روانی چاہئے

(۱۳۴)	نشاہ عثمان کیلئے شمشیر ہے اپنی دعا	(۹)
	ہفت کشور کی ہمیشہ حکمرانی چاہئے	

غیر حبِ محفل سے نکلا کام اپنے بنگلے	اُنکا میں ہدم ہو اوہ میرے یاد بنگلے
چشمِ رحمت سے جو دیکھا اپنے اچھا کیا	کام جو بگڑے گئے تھے بندہ پرور بنگلے

<p>اُسکے زیر پا جگہ ملنے کی حسرت گہری سیکڑوں کو کر دیا ہے اُنکی جنس نے ملا کیا رلاتی ہے مجھے یا وہ زندان یار ہے دکن کے شاہ کا جود و کرم بے انتہا کیفیت مے کی اُٹھائی خوب چاہی اور طفلی سے جوانی نے اُسے چمکا دیا</p>	<p>ہائے ہم دہلیزِ جہان کے نہ پتھر بنگے ابر وے جہانِ خمیدہ ہر کے خنجر بنگے اشکِ نکمون سے گرتے ہی گوہر بنگے جو فقیر بنوا تے وہ تو انگر بنگے محبِ بندن کی محض میں مقرر بنگے ہو گیا جاندا سکا چہرہ خال اختر بنگے</p>
--	--

۹

(۱۳۵)

زہد و تقویٰ اکیانِ باقی رہا شمشیر کا  
پڑ گئے ساقی کے پالے مستِ ساغر بنگے

<p>میری یون ہی رات ساری جاگی میکشی تو ہی پکاری جاگی عشق کی بازی نہاری جاگی حورِ صدقے میں اُٹھاری جاگی بلعین میں اُنکی سواری جاگی جنسِ قیمت میں ہاری جاگی جانے جاتے بھاری جاگی دور تک شہرت ملاری جاگی</p>	<p>اُنکی کیونکر انتظاری جاگی پارسی کہتے ہم زندوں کے پاس ہم کھلاڑی ہیں بڑے سفاک ہر اُنکے خال کا سراپا دیکھ کر بے بس ہیں پناہیگی پہلوں کے مار لینے والادل کا مٹا ہی نہیں آتے آتے آگیا صبر و سکون باندہ لو عاشقِ نوازی پر کمر</p>
--	--

ہم وہی شمشیر نکلتے بے نیام

(۱۳۹)

## کب ہماری آبداری جائیگی

(۹)

عنایت میرے حال پر یار کی ہے  
 رنج یار کا عکس ہے جامِ مین  
 مزہ محبو دیتی ہے شرکان کی چاہت  
 میرے دل میں پیدا ہے جلوہ کیسا  
 وہ کہتے ہیں میرا خطِ شوق پڑھ کر  
 رکھو دل کو پابند زنجیر گیسو  
 حرم میں رہا دیر میں جا کے پہونچا  
 مدد مہر و نرات روشن ہیں دونوں

محبت کی باتیں نظر پیار کی ہے  
 مگر چاشنیِ اہمن دیدار کی ہے  
 عجب دلمین پیدا خلشِ خار کی ہے  
 میرے گھر میں تصویرِ دلدار کی ہے  
 کہانی کسی عاشق زار کی ہے  
 سزا یہ تمہارے گنہگار کی ہے  
 یہ حالت تمہارے طلبگار کی ہے  
 جھلک اہمن پیدا رنج یار کی ہے

(۱۴۰)

مین پاتا ہوں شمشیرِ قدرت کا جلوہ  
 یہ دل ہے مرا یا گلی یار کی ہے

(۱۱)

مے اور یار کے پردہ نہ کوئی دربان ٹھیرے  
 مقیم لامکان تجھے آ کے پابند مکان ٹھیرے  
 مجھے طائرِ دل کو کرینگے وہ شکارِ آخر  
 رنجِ زمین کی حرکت ہے ہم میلِ نشان  
 تمہارے عشق نے کیا ہے ٹھکانے کر دیا ہو  
 تھامے دستِ جنوں باقی رکھنا مارِ جوشِ زمین

مین گلِ زمین بوٹھیرے مین تن ٹھیرے جان ٹھیرے  
 نئے ہم صورتِ انسان نشانِ نشان ٹھیرے  
 ٹھکانے میں تیر ٹھیرے اونکے دوا بر مکان ٹھیرے  
 لکھا جب خال کا مضمون تو کو یا کتہ دان ٹھیرے  
 نہ خاکِ راہ نکلے ہم نہ سنگِ تان ٹھیرے  
 جو پئے پئے مہمن ہو گریبان مہجبان ٹھیرے

تلاشِ یارین کعبہ کو آئے دیرین پونچے سد ہارا عہد طفلی آگیا موسمِ جوانی کا میان کھے جانان آہ و نالہ میں گذری ہے	ادھر دیکھے اُدھر دیکھی بیانِ تیرے وہاں ٹھہرے دو پہلے اتانِ شہر تھے اب حالتانِ ٹھہرے چمن میں ہم بھی پہل کی طرح مست فغانِ ٹھہرے
---	---

(۱۳۸)	پیمبر سے کرین گے عرض حق سے بخشو این گے مے شمشیر حامی حشر میں آغا میاں ٹھہرے	(۷)
-------	--	-----

کافر عشق ہوں کعبہ میں مری بات سے کچھ نہیں انجمنِ عام میں ملنے کا مزا میری کیا بود بے میں کون ہوں بچت ہوئی دیر میں رہنے صنم دیکھ لیا اے وعظ بہجدیتا ہے غریب آپ کو اپنا دل بڑا بزمِ زندان کو کیا ایک نظر نے پہون	کچھ تصویرِ صنم ہاتھ میں دیرات ہے لطفِ توجہ ہے کہ خلوت میں ملاقات ہے کلا جو ہو جاؤں تو بات ہی اٹھا ہے آپ کعبہ میں یوں ہی قبلہ حاجات ہے پاس سرکار کے اتنی مری سونا ہے یوں ہی جا ہی مرے ساتی کی کراہا ہے
---	--

گر وہ سفاک ملے دام میں لاؤ شمشیر بات کن بات کہو گہات کی بھر گہات ہے
--

## محرمات

محرم برغزال مولانا جامی علیہ الرحمۃ

کے شود خود اقدائے حب لولا کم	نقد جانِ دل نہار مالکِ دہا کم
------------------------------	-------------------------------



سہ پہلے اقدس آن موروثہ کنم	کے بودیارب کہ رودر شیربے بطنی کنم
گم بکھ منسزل و گم در مدینہ جا کنم	
نے مرا کیم بغیر از پائے بوس تو قرار	لیک ستم سخت عاجز نیست نجم سار کا
آرزویم از پئے ال عماروزے برآر	کہ سے باب السلام آیم بکرم زار زار
کہ باب جبرئیل از شوق وادیا کنم	
روئے رشک مہر خود بہر خدا گھسے نما	از قدم بوس سرم راحتا چاہے نما
در رہ پاکت دو امانا از دلم آہے نما	یا رسول اللہ بوسے خود مرا رہے نما
تا زرق خود قدم سازم ز دیدہ پاکنم	
گاہ از ناکے گلو آمردن صد غلغلہ	دار و از بہر تصدق گشتنت سرولولہ
خوش بینی آید دلم را غیر بویت نخللہ	بر کنار زمزم از دل بر کشم یک زمزمہ
وز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دیا کنم	
درفراقت جان مولی اللہ بلا اندوز شد	نشت بر دست بنے ناوک لدوز شد
حیث از بنجم کہ کارے دشتستان بوز شد	صد ہزاران نبی دین سودا مرا ہروز شد
نیست صبرم بعد ازین کاموز زافروا کنم	
درہو نفس شوم رفت عمر در فضول	اشتیاق روضہ است گرد و مہدال از حصول
بہر مطین قبول بن التماسم کن قبول	گرد صحرا سے مدینہ بویت آید رسول
جان خود را من فدا سے خاک آن صحر کنم	

سرخداسازم ہیایت لیک ہستم با بگل	از شقاوت گشت تمام قاض خطایم را بہل
سایہ نعلین پاکست بر سرم آنگن چو غزل	آرزوئے جنت الما و برون کر دم زول

جنتم این بس کہ برخاک درت ما و اکتم

در غلامان خودم محسوب کن کہی ان	تا خزا بد آبرویم پیش اخوان زمان
از شر و نفس و شیطان عاجز ہم با صغیان	خوابم از سودائے پاہوت ہم سرد جہا

یا ہیایت سرنہم یا سردرین سود اکتم

از شراب عشق پاک تو عطا کن قطرہ	اے زخوان جو دتو شمشیر را دہ بہرہ
از سر و دشنام سرایم ہیچو جامی نغمہ	ہر دم از شوق تو معذورم مگر ہر لحظہ

جامی آسانمہ شوق دگرانش اکتم

ولہ فی النعت علی غزل کافی

ظہر واکہ کے ہم اک شور جاتے جاتے	دیکھتے آپ کو مگر جب جو بڑا تے جاتے
خاک اس راہ کی آنکھوں میں لگاتے جاتے	دیکھتے حبوہ دیدار کو آتے جاتے

گل نظارہ کو آنکھوں سے لگاتے جاتے

راستہ سے خرم غمناک ہٹاتے جاتے	خاک نعلین کو آنکھوں سے لگاتے جاتے
موجیل فرق مبارک پہ اڑاتے جاتے	دیکھتے آپ کی فست اکو آتے جاتے

خاک پا آپ کی پلکوں سے اُٹاتے جاتے

سُنکے گشتار کو ہم کب سعادت کرتے	حاصل ارشاد مبارک سے ہیایت کئے
---------------------------------	-------------------------------

لطف سے وہ بھی اور خیر عمارتیں  
ہر سحر وے بہار کی زیارت کرتے

دارغ حرمان دل محزون مٹاتے جاتے

مہ نواب کی ابرو پہ تصدق کرتے  
سر و کفایت و نحو پہ تصدق کرتے  
عطر گل جامہ کی خوشبو پہ تصدق کرتے  
سر و ثوبہ کو گیسو پہ تصدق کرتے

دل دیوانہ کو زنجیر نہاتے جاتے

صدمہ عشق اٹھائیں نہیں طاقت اتو  
کو ج چھیرے کین اس جگہ اور چھیرے  
ہند سے شہر مدینہ میں ہلا کر دیکھو  
پائے اقدس سے ہٹانے نہ کبھی انگلی

روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے

خاک میری تے قدموں کے تلے گراتی  
اس من زار کو افلاک کے اوپر لاتی  
عرش وادوں کو بھی کچھ رشک و لولائی  
قدم پاک کی گر خاک بھی ہاتھ آجاتی

چشم مشتاق میں بہرہ کے لگاتے جاتے

جان لیتی ہے تپ ہجر رسول عربی  
جانہیں سکتے ہیں ناچار میں گمراہی  
حیف یہ ہے کہ زمانہ نے کچھ مہلت دی  
منہی گر خواب میں وہ دولت پیدا کر ہی

بخت خوابیدہ کو بھوکے سے جگاتے جاتے

کم ہوئے تیری نجات چھٹا کے منے  
دل لے کیوں نون یوسف کو تیری چوہے  
قیس دیلے جوتے عہد میں نہ نہرتے  
دشت شرب میں تے ناتو کے مجھے پیسے

دھیان جیب و گریبان کی اڑاتے جاتے

اپنے شمشیر لنگار کو زندہ کرتے کشتہ حسرت گفتار کو زندہ کرتے	بندہ بیکس و ناجار کو زندہ کرتے کافی نشہ دیدار کو زندہ کرتے
لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	
مسکس بریت سعدی	
کل چستان میں دیکھ کے جوش بہار جوم کے ہر شاخ پر بدل شفقت کا	پھول پہ ہونے لگا گوہر شبنم نثار سر حقیقت یہی کہنے لگی بار بار
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار	
جوش جنون میں ہوا جانب صحران گذار محرم اسرار دوست ایک خجستہ دار	سایہ میں ایک پیر کے بیٹھ گئے بقیار ہم سے یہ کہنے لگا ذوق میں بے اختیار
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار	
کیا طرب افزا ہوئی دکان چمن کی بہار سہ کھجکائے نگاہ ہر شجر میوہ دار	ہم ہی تھے اور یار شبا و ہم بے شمار تاڑنے والے ہی ستاڑ گئے ایک بار
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار	

سعدی شیراز پر حجت پروردگار جا کے پڑھوں بغین چار حجت باریا	یہ دل یزدان طلب کتا ہو بے اختیار شعر گلستان ہے یہ ایک چمن کی بہار
	برگ درختان سبز و نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار
تیرے بتائے ہوئے رنگ سب کچھ کیا جو مٹا ہوں وجد میں کیسے یہ بے اختیار	مرشد حق آشنا جان ہر پہچانہ نثار صورت شمشیر ہوں آٹھ ہر بقیرا
	برگ درختان سبز و نظر ہوشیار ہر ورقے دفتر لیست معرفت کردگار
قطعہ معروضہ منظومہ	
زندگی مجھ پہ ہو گئی دشوار ایک بینے نصیب کماؤں کیا آپ ہوتے ہوئے مے سرکار مشکل آسان ہو یہ ہے دشوار کروں کس پرین قحط کا انظار نظر آتے ہیں یوں مجھے آثار پر مصارف سے ہوں بہت ناچار گرد و گار ہوں مے سرکار	کثرت فکر قرض سے ہر بار نقد ماتوں سے تھے سب کو ملے در بدر کیا ہوں کد ہر جاؤں ہوگی جب تک نہ آپ کی یاری نظر لطف ہو تو سب کچھ ہے حاسدوں نے حسد پہ باندھی کر اپنی مہمت کو ہارتا تو نہیں حاسدوں کے حسد کی آگ بجھے

تہی دستی سے کیا ادا ہو قرض	گم پہ موجود روز سا ہو کار
میری کشتی کے ناخذ ہنواؤ	تاہین لگھاؤن گھاٹے اکبار
اب کرواک نظر کراست کی	تم ہو محبوب احمد مختار
ہے یہ شیر آپ کا مخزون	
شاد کیجے کہی اسے اکبار	
رباعی	
پادشاہی بر سر بدلی	خندگان خوشن را بنگری
از پے عثمان مراد ما بدہ	یا معین الدین جشتی سنجری
نظم متفرق	
عشق کا تھے ناگمان لہ میں مقام ہو چکا	عقل پکار چلی اب مرا کام ہو چکا
ولہ	
سامنے آنکھوں کے جیتک تورہ	دل مرا سینہ میں بے قابو رہا
خوب ہی چکے جہان میں جن و عشق	ذکر میرا آپ کا ہر روز رہا
ولہ	
دل مرا جو دے میری جان مست	ہوں شراب عشق سے ہر آن مست
سیکدہ میں آگیا ہوں دور سے	مے سے ہوساتی ترا مہمان مست
ولہ	

کی ہے کسے قتل کی تدبیر آج کیوں تھے قبضہ میں ہو تم شیر آج

ولہ

بلا کے بھیج میں آجائے گا دل نظر آتے ہیں گیسو بھیج در تہج

ولہ

حور چہدرا ہو گئی میرے لئے جب لیا میں نے اٹ کر نام روح

ولہ

دل لے گئی آن میں جن سزاؤں اُس شوخ کی ہے ہر ایک اور شوخ

ولہ

دم بین نغمہ سرد و عالم ہو جائے دل بنے یادِ خدا کا تعویذ

ولہ

ہے بنوں پر آئیر لاقطو ا ہے نظر کے سامنے تصویرِ یاس

ولہ

مل کے آرام یہ ممکن نہیں ہے جد آرام کا ایک ایک حرف

ولہ

پہنان شر عشق سے پتر میں لگی آگ کیا سوزِ درون ہے کہ مے گہر میں لگی آگ

ولہ

نظر آجائے گا عکس رخِ دوست اگر بے رنگ سے آئینہ دل

ولہ

کیسا قیام اور رکوع اور قعود لے امام گریہوا جضو قلب ایسی نماز کو سلام

ولہ

نگ سے اس راہ میں پئے خیال پاسکے حادث نہ اسرار قدیم

ولہ

غیر کو ہے رشک میں خوشنودہون شکر ہے حاسر نہیں محسودہون

ولہ

سب چلے حشر میں حبت کی طوف میں لی کو چہ دلدار کی راہ

ولہ

کام کر لے جو آج کرنا ہے تجھ کو غافل نہیں خبر کل کی

ولہ

کیفیت کا رنگ پیمانہ میں ہے میسگون کی صبر ڈیجنا میں ہے

ولہ

کس لئے رہتا ہے خطرون کا ہجوم کیا تماشا دل کے ویرانہ میں ہے

—————

قطبہ تالیخ ترتیب دیوان از صاحبہا سلمہ اللہ تعالیٰ

سحر گاہ ازل انجود و الطاف  
نہشتم زان مسلم دیوان چو امروند  
سلم در قبضہ شمشیر داوند  
متاع المعرفت نامش نماوند

۱۳۳۲ھ

—————



# مجموعہ قطعات تاریخ دیوان شمشیر

قطعة تاریخ من نتائج افکار نکتہ دان بدیع البیان فصیح اللسان گوئی  
قاسم کوثر و مالک سبیل حلیل القدر جلیل الشان حافظ جلیل حسن صنابیل  
سلمہ اللہ اکبر

بارک اللہ چپکے جب نکلا سخن شمشیر کا	کتنے بسمل کتنے صفحے کتنے قربان ہو گئے
مصراع تاریخ ابھی خوب موزوں جلیل	آج کیا شمشیر کے جوہر نمایاں ہو گئے

۱۳۵۳ھ

رنجشہ کلک گوہر سناقت سخن فرید الزمن جناب مولوی لطیف احمد صاحب  
مینائی متخلص و متحرر کا بیوم سکرری سرکار عالی خلف الرشید امیر الشعرا  
حضرت امیر مینائی

واہ کیا دیوان چپا شمشیر کا	صفحہ صفحہ روش گلزار ہے
کیسے کیسے بین مضامین آبدار	نقطہ نقطہ گوہر شہوار ہے
کوئی کہتا ہے کہ یہ دیوان نہیں	نسخہ درد دل بیمار ہے
کوئی کہتا ہے کہ یہ روشن کلام	جلوہ آئینہ اسرار ہے
ایک نے بڑھ کر یہ اختر سے کہا	شعر جو بانکا ہے وہ تلوار ہے

۱۳۵۳ھ

ریختہ طبع عالی فکر بحر بیان شیرین سخن شیرین بان جناب حکیم الیتمان  
صاحب فرزند اکبر مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ

چپ گیا ہے قبلہ گاہی کا کلام طبع کی تاریخ کھدے لے حکیم	ہے پسندِ خاطر بربر ناو پیر آج یہ کہنا ہے دیوان بے نظیر ۱۳۳۱ھ
--	--

من نتائج افکار گہر باشاعر جادو بیان منشا گوہر فشان محبِ اہل بیت  
رسول الثقلین جناب لواء بنیتر حرمین صاحب منصب اور تحصیلدار کا نظام خلد اللہ

خامہ شمشیرِ چم دیوانِ نوشت خواستم از دل بنِ فصلی آن	آنکہ بود گلبنِ گلزارِ قدس گفت بنِ حزن اسرارِ قدس ۱۳۳۱ھ
--	--

انجانبی لوی سید فرید الدین صاحبِ کلیلِ تخلص بہ بیکتا	طَبَعَ دِيْوَانِ شَمَشِير قَلْتُ عَامَ طِبَاعَتِ ۱۳۳۱ھ
--	---

انجانب حکیم امتیاز حسین صاحب شمسِ المخاص بہ وقت	چپہا خان بہادر کا بہت سخن ہے مضمون رنگین اچھوتا خیال
تخلص ہے شمشیر چم سخن عروسِ طبیعت کا زیور سخن	

دل آرا دل افروز و دل سحر  
کہ شمشیر کا ہے منور سخن  
یہ آئی نثار روح پرور سخن  
۱۳۳۲

نہ دیکھنا نہ سنا سطح  
(جراغ سخن) ہے سن عیوی  
مجھے سال سحری کی واقف تی فکر

از جناب حاجی ماحسن عباس صاحب قیصر

ہے ہر لفظ جس کا باغیت کاموتی  
پرویا ہے ایک ایک نصاحت کا پوتی  
۱۳۳۲

چہاں شاعر کنتہ دان کا وہ دیوان  
جکتی ہوئی ہے یہ تاج قیصر

ولہ

بندش درت صاف زبان ہر غزل  
(ہے نظم و نفوز) و (زہے لکش و نقیص)  
۱۳۳۲

شمشیر ذی وقار کا دیوان چپ گیا  
قیصر نے لکھیا سن سحری عیوی

از جناب حکیم قاسم حسن صاحب بشیر ابو العالی

مطبوع طبع ابن صفا کلام ہے  
شستہ کلام صاف زبان بلفظ نام  
۱۳۳۲

کیا دل کشا ہے حضرت شمشیر کا کلام  
یہ سال طبع عرض کیا میں اور بشیر

از جناب میر عیسیٰ صاحب ہمدوی

نام چمکا جا بجا شمشیر کا

خوب دیوان چپ گیا شمشیر کا

ہر غزل میں ہے حقیقت کی بنا | رنگِ عرفان جگیا شمشیر کا

مندرجہ ذیل کا خوب ہے تاجِ طبع  
ہے کلام دلکش شمشیر کا

۱۳۴۲

از جناب کیم خواجہ شفیق حسن صاحب مقرر

حضرت شمشیر کا بمثل دیوانِ چپکلا  
اے مقرر بے ساختہ بیٹے کی تاجِ طبع  
ہر غزل ہے عارفانہ عشقِ بطن کی دلیل  
واہ کیا مضمون اس دیوانِ کیم حیدر

۱۳۴۲

از طبع گوہر نشان معجز بیان جناب کیم حیدر  
فاشاگر و صاحبِ جلیلِ قلم

چونکہ طبع دیوانِ شمشیر خوشگوار  
روان شد ز ہر شعر سحرِ تصوف  
مذاہرِ کلام تو سحرِ آسمانی  
چگونہ گریزِ دفتر اک مضمون  
چہ مضمون نگاری چہ جدتِ طرازی  
بیالے و فاسال طبعش رقم کُن  
رسید از زمین تا بہ افلاک شہرت  
نہایان زہدِ لفظ سیرِ حقیقت  
بفکر تو قربانِ فصاحتِ بلاغت  
سلاست - تنانت - لطافتِ نزات  
جوابے نثارِ ولایت و کادوت  
پری چہرہ دیوانِ عیش و محبت

۱۳۴۲

ولہ عیسیٰ

تقریب کیا کہیں ہم دیوان کی تمنا ہے | بس دل سے داؤد کی جس شر پڑھ کر

ہر طبع منور تصویر ہے قلم کی  
ہر شے کے کتارے لی ہے خبرِ گرگی  
گوہرِ نشانِ زبان ہے شمشیرِ نامور کی

۶۱۹۱۲

روشن ہو نام نامی کیونکر نہ ہر تمہارا  
نشتِ ترکیطِ دل میں ہر لفظ چھپ گیا  
لکھی وفا نے نگینِ تاریخِ طبعِ دیوان

## ولہ ایضاً فصلی

بائے اللہ خوب یہ دیوان چسپا  
آرزو بولی نکل کر مرچسا  
جانِ فزا مضمون ہے شہرِ سد کا  
یا عروسِ فقیہ ہے جلوہ دنا  
معرفت کا آج دستِ کھل گیا  
صوفیانہ رنگ ہے شہرِ سد کا

۱۳۳۲

جان آئی شاعری میں ہے وفا  
شوق نے آواز دی صدا آفرین  
ہر غزل کے دلکش اشعار ہیں  
رنگ میں ڈوبا ہوا دیوان ہے  
عارفانِ دھر آکر لین سبق  
مصرعِ تاریخ ہی بمثل ہے

من نتائج قلم زرین رقم جنابِ مولیٰ غلام محمد خاں صنّاع عرف محمد جاناگیر خاں صنّاع  
واصف آغالی تلمیذ حضرت ہاتف ابو العالی

بینظیر و سبیل و بشیال لاجواب  
سالِ طبعش سیزدہ صدیست ہم سہ ہجرت

۱۳۳۲ھ

ولہ

طبعِ دیوان کرد چون شمشیرِ بشارتِ تاب  
فصلی و ہجری است اصفِ صوری ہم

خوب دیوان چپاواہ شمشیر کا شور ہے جابجا کھدرا جھل

نیک نامی ہوئی بے نیامی ہوئی صاف چمکا دیا جو ہر بے بدل

کیسا دیوان حسن کی شان ہے عشق کی جان ہے دلکا اراں ہے

جب نظر جاڑی تھی مضع بڑی موتیوں کی لڑی ہر غزل کی غزل

ایک مصرع میں ہر چار سن طبع کے سینے اے وصف ہاتھی لکھد

نظم سوز درون - نظم طبع سرا - نظم روح سخن - نظم خیر العمل

۱۹۷۱ء

۱۹۷۱ء

۱۳۵۳ھ

۱۳۵۳ھ

از کلک گہر سلک جناب محمد فیاض الدین حسنا کیفی

مضمون ہر اک ہے گنج اسرار  
دیوان ہے معرفت کا گلزار  
گلدستہ معنوی ہین اشعار

۳۶ ہجری ۱۳

کیا طبع ہوا کلام شمشیر  
عرفان کی ہے ہر غزل میں خوشبو  
فیضی نے کہا سن اشاعت

ریختہ طبع جناب مولوی زین العابدین حسنا ساقی سلمہ اللہ الباقی

مست اسرار حق یگانہ عشق  
باتھ میں آگیا خزانہ عشق  
واہ کیا خوب ہے ہسانہ عشق

۲۲ ص ۱۳

یہی شمشیر ہین زمانے میں  
ان کا دیوان مل گیا چپسکر  
عرض کربال طبع اساقی

از قلم رنگین رقم جناب محمد عمر خان صاحب یاسا

جلوہ عشق ہے اللہ اللہ  
نفس عشق ہے اللہ اللہ

۱۳۵۲

خوب شمشیر کا دیوان چپ  
پارسا طبع کی تاریخ کہو

قلعہ تاریخ بہ صنعت تخریجہ ریختہ کلک گہر سلک زبدہ الصلحا  
جناب مولوی دوست محمد صاحب صاحبزادہ استاد عالیہ حضرت غریب نواز رحمت اللہ علیہ

اور فصاحت کی اچھی ہے شمشیر  
اور تصوف کی ہے کتاب نمبر  
اور کلام انکس ہے کلام پیر  
ہر سخن باغ معنی جوئے شیر  
بیدل اچھا ہے نامہ تنخیر

۳۴ ۶۶ ۱۳

۳۴

۱۳۵۲

حسن معنی کی خوب ہے تصویر  
دست عشق کی کہانی ہے  
شاعر بہ مذاق بہن شمشیر  
سارا دیوان پر معانی ہے  
نسر تاریخ کی تو آئی ندا

از طبع گوہر نشان حصا العالم والیقین حضرت سیدین العابدین حصا غلام  
صاحبزادہ روضہ منور غریب نواز رضی اللہ عنہ

مخلص خاص اولیائے کرام  
قدوسی جان نثار شاہ نظام  
سخن روح پرور آبدام

تازہ دیوان مولس الغربا  
یعنی عبدالکریم خان شمشیر  
یافت ترتیب و درول عابد

من صاحبِ کرطیف و طبعِ نریف حضرت سید محمد حنیف صاحبِ السلام  
تعالیٰ صاحبِ زوہ آستانہ متبرکہ سلطان اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

تازہ دیوان حضرت شمشیر جامِ وحدت ہے ہر غزلِ جس میں منکر تارِ سخنِ حقِ حنیف مجھے	روئے لیلیٰ ہے یاد دلِ مجنون نشد ہے تازہ لطفِ گوناگون آئی آوازِ سناغزِ جیون
--	--

۱۳۲۲ھ

صاحبِ کمرِ ساوا قفِ سرِ خفی و جلی حضرت سید وزیر علی صاحبِ بیہ مجید  
صاحبِ زوہ درگاہِ معلیٰ عزیزِ نوارِ رضی اللہ عنہ

حضرت شمشیر کے دیوان کو باتِ حقیقت کی ہی ہے وزیر	عشقِ کہون یا گلِ وحدتِ کہون نیسے تابانِ حقیقتِ کہون
--	--

۱۳۲۲ھ

ریختہ کلک گہرِ سلک فصیح اللسان جنابِ محمد عبدالحی خان صاحب  
چشتی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ

شمشیر کے دیوان کو زیبا ہو خود آئی	جو آپ تماشا ہے اور آپ تماشا
-----------------------------------	-----------------------------



ہر شعر میں پنهان ہے صد جہان کی تائی  
آغا کا تصدق ہے سب خوبی و خیرائی  
گردون صد آئی "زنگ گل آغائی"

یہ عشق کا دیوان ہے یاد قرعہ خان ہے  
کچھ دلا تعلق ہے کچھ جذب عشق ہو  
جب دل کے گما لئے تلخ مجید اس کی

## قطعة تاریخ تراشعار معرفت شمار

من نتائج طبع مفید و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان جناب  
مولوی سید محمد عبدالمعبود صاحب معینی صاحبزادہ روضہ منورہ جمشید پور  
و مداح صاحب اقدس الشہرہ العزیز

ہر اک غزل میں کیا کیا شیریں مقالبات  
طوبی کے زیر سایہ کوثر کی نالیان میں  
حرفوں کے دائرے سب معنی کی جالیان میں  
توحید کے بین گجرے عرفان کی ڈالیان میں

ہے باغِ خلد دیوان شمشیر معرفت کا  
دامن میں شعر تر کے بین السطور گویا  
ہر لفظ میں ہے اس کے نظائر حقیقت  
ہر شعر کی دامن نے پنهان ہے تازہ زیور

تاریخ کہ معینی اس باغ معرفت کی  
مصراع شعر کیا کیا بولوں کی ڈالیان میں

سلسلہ ۳۲۳

ان مطبع النوار طریقت ہے یہ	ان مطبع اسرار شریعت ہے یہ
کتابت کے دفتر حقیقت ہے یہ	تاریخ صحیفہ جناب شمشیر

## ایضاً

سعی شمشیر چون تماش کرد	پدبہاران ریاض عالم قدس
باغ سبز سال تماش کرد	باتف از غیب باہران شوق

## والہ علی کلام النعت

اب نفث میں ہو چکا ہے تیار	دیوان فرید عصر شمشیر
گنجینہ شوق اس کے اشعار	آئینہ صدق اس کی غزلین

مجھ کو ہوئی فکر تمام تاریخ  
باتف نے کہا کہ نصیب اجناس

۱۸ ۳۹۶

۲۵۱ ج

فہرست

تہذیب

ابوالعالی اسلم پریش اگرہ میں چھاپا گیا



# ابوالحلائی اسٹیم پریس گزہ



غیر اس کے فضل و کرم سے ہر قسم کی کتابیں عربی - فارسی - اردو ہندی  
 انگریزی خوشخط صحیح کفایت طبع ہوتی ہیں اس پریس کی چھپائی  
 کو مشتمل ہوتا ہے اور اس کی قیمت نہ ہوتی ہے ملاحظہ فرمائیے۔  
 نسخ - تعلیق - ہندی - انگریزی اور ہر قسم کی مصوری اور میلان کا کام  
 حسب خواہ چھپ سکتا ہے اگر یہ چھپائی پسند ہے تو بسم اللہ  
 پریس آپ کے احکام پر جانے کے لئے حاضر ہے فرائض کی تعمیل  
 جد و دیانت داری اور بہت کفایت ہوتی ہے چھپائی کا نرخ اور  
 شرائط حسب ذیل پتہ پر خط بھیج کر دریافت فرمائیے۔

المشہر

## مینجرا ابوالحلائی اسٹیم پریس گزہ